ایک محدثانہ تحقیق ٭ ایک تحریری مناظرہ

علامہ مفتی محمد اشرف القادری

ایک محدثانہ تحقیق

ایک تحریری مناظرہ

حدیث شربِ بولِ نبوی

: تالیف :

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مولانا مفتی محمد اشرف القادری

مکتبہ قادریہ عالمیہ نیک آباد، گجرات

(پاکستان)

سلسلہ اشاعت نمبر 10

نام کتاب .... حدیث شرب بول نبوی

تصنیف .... مفتی محمد اشرف القادری

سن تصنیف .... ۱۴۱۳ھ / 1992م

تاریخ اشاعت .... محرم الحرام ۱۴۲۱ھ / اپریل 2000م

بار .... اول

کمپوزنگ .... محمد عثمان علی قادری

پروف ریڈنگ .... مفتی محمد اشرف القادری

پیشکش .... اہل سنت اکیڈمی، نیک آباد

ناشر .... مکتبہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد

قیمت ....

﴿ملنے کے پتے﴾

☆ مکتبہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد بائی پاس روڈ گجرات ☆ شبیر برادرز، اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور ☆ کاظمی پبلی کیشنز، ملتان

☆ مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ لاہور ☆ مکتبہ ضیاء الدین پبلی کیشنز، کھارادر کراچی

☆ مکتبہ عرفات، بوچڑ خان روڈ سیالکوٹ ☆ قادری کتب خانہ، 90 سیٹھی پلازہ سیالکوٹ

☆ مکتبہ ضیائیہ رضویہ، بوہڑ بازار گلی تار گھر والی راولپنڈی ☆ مکتبہ اویسیہ رضویہ، بہاولپور

☆ مکتبہ نوریہ رضویہ، وکٹوریہ مارکیٹ سکھر ☆ مکتبہ نوریہ رضویہ، گلبرگ اے۔ فیصل آباد

☆ مکتبہ رضویہ، آرام باغ کراچی

الاہداء

بندۂ ناچیز اپنی اس ناچیز تالیف کو

حضورِ

رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمین، سَیِّدُ المحبُوبین، شفیعُ المُذنِبین،

امامُ الانبیاءِ والمرسلین، سیّدنا احمد مجتبٰی، حضرتِ

مُحَمَّدِ مُصْطَفٰی[1]

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کی بارگاہِ مقدّس و منوّر، و معطّر و معنبر میں انتہائی

جذباتِ عقیدت و ادب و عجز و انکساری کے ساتھ

"ھدیہ"

کرتا ہے۔

جن کے وجودِ اقدس واطہر کو حق تعالٰی نے، شدّتِ لطافت

وسُطوعِ انوار سے، تمام بشری کثافتوں اور ناپاکیوں سے منزّہ

ومبرّا فرمایا۔

وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ

وَاَکْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّءًا مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ

کَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ[2]

اور جن کے فضلاتِ طیّبہ مبارکہ کو ان کے خالق جَلَّ مَجدہٗ نے لوگوں کے لئے چشمۂ شفاء، وذریعۂ برکات، اور جہنّم سے بچنے کے لیے وسیلۂ نجات ٹھہرایا۔

سوئے دریا آوردہ اَم تحفہ صدف
گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

ع:
شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

طالبِ شفاء
راجیٔ برکات
جویائے رحمت
متمنّیٔ نظرِ عنایت
اُمیدوارِ عفوو مغفرت
طلبگارِ شفاعت
فقیرِ پُر تقصیر
کمترین امتی

محمد اشرف القادری

کَانَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ لَہٗ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا اَحْمَدَ، النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ، وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔

الانتساب

میں اپنی اس تالیف کو

اپنے استاذِ مشفق

شمسُ الافاضِل، بدرُ الاماثِل، مرجع الفقہاء،

قدوۃ الاصفیاء، زبدۃ الاتقیاء، دلیلُ العاشِقین،

رئیسُ المُدقِقین، امام المفسِّرین، مِقدامُ المحدِّثین،

محسنِ اہلِ سُنّت

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خاں صاحب قبلہ

قادری، نعیمی، اشرفی

کے اسمِ گرامی سے

"منسوب"

کر کے اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں میں سکون اور مسّرت محسوس کرتا ہوں۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی رَحْمَۃً وَّاسِعَۃً!

ع:

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

تلمیذِ حضرت المرحوم

نیاز کیش:

ابوعبداللہ و ابو عبدالرحمن

محمد اشرف القادری

عفاعنہ ربہ القوی

فہرست مضامین

(ختم شد)

تقدیم

از

مد ظلہ العالی

حضرت مولانا علامہ محمد رضاءُ الدین صدیقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انگریزی استعمار نے عالم اسلام پر اپنے غلبہ کے بعد اپنے اقتدار کے استحکام اور دوام کے لئے مختلف تدبیریں اور ہتھکنڈے آزمانے شروع کیے۔ ان میں سے اہم ترین سازش یہ تھی کہ مسلمانوں کو اپنے مرکزِ محبت سے دور کر دیا جائے۔ یہ مرکزِ محبت جناب رسولُ اللہ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے مستشرقین نے تحقیق کے نام پر کن کن مغالطہ آفرینیوں سے کام لیا؟ یہ ایک علیحدہ داستان ہے۔ اس تمام سلسلۂ شنیعہ کا سب سے الم ناک پہلو یہ ہے کہ انہیں اُمتِ مسلمہ میں سے ایسے افراد میسّر آگئے جو دانستہ یا نادانستہ ان کے آلۂ کار بن گئے۔

ان صاحبانِ کج اندیشہ کو غلط فہمی یہ ہو گئی کہ وہ اپنے تئیں عقیدۂ توحید کا تحفّظ فرما رہے ہیں۔ انہیں کمالاتِ رسالت مآب کا اعتراف اور اس کا اعلان اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمتوں کے منافی محسوس ہونے لگا۔ حالانکہ حضورِ اکرم ﷺ کے کمالات اللہ تبارک و تعالیٰ کے عرفان کی

منزل کا حجاب ہر گز نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے ذریعے تو اس خداوند قیوم و قادر کی بے پایاں قدرتوں کا اور اس کی شانِ خلّاقیت کی نادر کاریوں کا (اپنے اپنے ذوق اور نظر کے مطابق) ادراک ہوتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنھیں اللہ ربّ العزت نے اپنے محبوب ﷺ کی صحبت سے مشرف فرمایا، ان کے دیدۂ بیدار اور چشمِ حقیقت کشاء کا فیصلہ تو ان نام نہاد مُدّعیانِ علم و دانش کے بالکل برعکس تھا۔ انھوں نے جنابِ رسالت پناہ ﷺ کو کبھی بھی بشریت کے محدود ظاہری پیمانوں سے پرکھنے کی کوشش نہیں کی۔ صحابہ کرام نے اپنے پیارے اور من موہنے محبوب ﷺ کے لُعابِ مبارک کو جان لیوا بیماریوں کے لئے، اذیت ناک آبلوں کے لئے تریاق سمجھا۔ بڑے شوق اور سعادت سے آپ کے جانفزا پسینہ کو حاصل کیا اور اپنے مشامِ جاں کو معطّر کیا۔ آپ کے جسم معطّر و معنبر سے مس ہو کر آنے والے پانی کے لئے ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ آپ کے موئے مبارک کو حرزِ جاں بنایا۔ ان سے شفایاب ہوئے اور انہیں توشۂ آخرت قرار دیتے ہوئے اپنی قبروں میں رکھنے کی وصیت کی۔ آپ کے فضلاتِ طاہرہ کو نوشِ جاں کیا، ان کے طیّب و طاہر اور نظیف و لطیف ہونے کا اعلان و اقرار بھی کیا اور کسی احساسِ کمتری کا شکار نہیں ہوئے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس حوالے سے کسی احساسِ کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ یا کسی کج نظر اور کم فہم کے طعنۂ ملامت سے خوف زدہ کیوں ہوا جائے؟ شہد کے ذائقے، اس کی افادیت اور شفا بخشیوں کا کسے ادراک نہیں؟ کیا یہ ایک ننھے سے کیڑے کا فضلہ نہیں ہے؟ قدرت نے اس کے جسم میں وہ نظام رکھ دیا ہے کہ جو کچھ اس کے مرحلۂ انہضام سے گزر جاتا ہے انسانیت کے لئے فیض بخش و فیض رساں ہو جاتا ہے! ریشم کی ملائمت اور حسن سے متاثر ہونے والوں نے اور اس کی بے ساختہ تحسین کرنے والوں نے کبھی سوچا ہے کہ قدرت نے اس معجز نظامی کا ذریعہ بھی ایک ننھے سے کیڑے کو بنایا ہے۔ اور یہ پھلدار درخت اور قوت بخش خوراک کا ذریعہ بننے والے پودے زمین سے جو کچھ کشید کرتے ہیں اسے خوش ذائقہ اور خوشبودار پھلوں کی صورت میں ہمارے حوالے کر دیتے ہیں۔ اگر کسی کا فہم رسا اللہ کی سب سے ارفع و اعلیٰ اور طیب و طاہر تخلیق کے جسدِ ناز سے وابستہ ہونے والے اور مرحلۂ انہضام سے گزر کر آنے والے تبرکات کو شہد سے زیادہ شفا بخش، پھلوں سے زیادہ مفید اور پھولوں سے زیادہ سامان فرحت و طراوت سمجھے تو اس میں حیرت کی کون سی بات ہے؟ اس حقیقت کے اظہار سے اس درجہ نفور و گریزاں ہونے کی کیا ضرورت ہے؟

زیرِ نظر کتاب ہمارے دَور کے مستند اور معتبر عالم دین حضرت علامہ مفتی محمد اشرف القادری صاحب کے تبحرِ علمی، تحقیق اَنِیق اور ژرف نگاہی کا شاہکار ہے۔ کتاب کے مقدّمہ اور تقریظات کے مطالعہ سے آپ اس تالیف کے پس منظر سے اور اس تمام واقعہ سے آشنا ہوں گے، جس کے تناظُر میں یہ تحقیق منظرِ عام پر آئی ہے۔

جن احباب کو حدیث شریف، اُصولِ حدیث، اور فنِ اَسماءُ الرّجال سے ذرا بھی واقفیت ہے، وہ اس مختصر شہ پارے کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں۔ حضرتِ علّامہ نے موضوع کو بڑی خوبصورتی سے نبھایا ہے اور موضوع سے تعلق رکھنے والی تمام گتھیوں کو علٰیحدہ علٰیحدہ اس طرح سُلجھادیا ہے کہ مجالِ انکار نہیں رہتی۔ مولانا نے صحابۂ کرام سے شُربِ بَولِ نبوی کا اِثبات کیا ہے، اور اَحادیثِ مبارکہ کی صحت کے دلائل فراہم کیے ہیں۔ ان کے رِجال کے متعلق مُحدِّثانہ اُسلوب میں گفتگو فرمائی ہے۔ اس حقیقتِ ظاہرہ کا انکار کرنے والوں کی ناقابلِ رُستگاری گرفت کی ہے اور ان کی مغالطہ آفرینیوں کو سب کے سامنے ہُوَیدا کر دیا ہے۔ حضرتِ نقّاد نے شوقِ تحقیق میں جن روایات کو خلط ملط کر دیا تھا، مفتی صاحب نے انہیں علٰیحدہ علٰیحدہ بیان فرمادیا ہے، اور اس کی توضیح بھی کر دی ہے کہ محدّثین کرام بسا اوقات حدیثِ پاک کا صرف ایک ٹکڑا کیوں بیان فرماتے ہیں۔ آخر میں وہ

تمام احادیثِ مبارکہ یکجا کر دی گئیں، جن سے نفسِ مسئلہ کی بخوبی وضاحت ہو جاتی ہے اور مزید کسی دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

اِس کتاب میں حضرت علامہ کا موضوع "حدیثِ شُربِ بَول کا اِثبات" ہے۔ طہارت یا عدمِ طہارت اِس کا موضوع نہیں، لیکن تمام احادیثِ مبارکہ کے یکجا ہو جانے سے مصنّفِ موصوف کا نقطۂ نظر اور اہلسُنّت کا مسلک و موقّف خود بخود واضح ہو جاتا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے علماء اور طلبہ کو بہت سے ایسے نادر نکات یکجا میسّر آجائیں گے، جو بہت سی کتابوں کی ورق گردانی کے بعد بھی ہاتھ نہیں آتے۔ راقم الحروف کی رائے یہ ہے کہ فی زمانہ جس طرح کی غلط فہمیاں پھیلائی جارہی ہیں، اور جانتے بوجھتے ہوئے حقائق کو جس طرح چھپایا جارہا ہے، ہمارے اُدَباء اور خطباء کو عوام النّاس کو بھی یہ نکات سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اس مرحلہ پر خاکسار کا جی چاہ رہا ہے کہ وہ اہلِ نظر کے سامنے، اور عوام و خواص کے سامنے ذرا شدّومد سے یہ سوال ضرور اٹھائے کہ آخر مسلمان کہلانے والے کچھ لوگوں کو جنابِ رسولُ اللہ ﷺ کے کمالات اور فضائل کے ذکر سے اس درجہ اِباء کیوں پیدا ہو گیا ہے؟ اس تالیف کے مطالعہ سے آپ دیکھیں گے کہ ایک پڑھے لکھے ہونے کا دعویٰ کرنے والے اور ایک مشہور و معروف ادارہ کے شعبۂ اِفتاء کی صدر نشینی کا اعزاز

رکھنے والے کس درجہ خیانتِ علمی سے کام لے رہے ہیں؟ اس دور کا المیہ بن چکا ہے کہ کچھ لوگوں نے خود ساختہ عقیدوں کے بُت تراش لیے ہیں۔ قرآن و حدیث اقوالِ صحابہ اور تعامُلِ اَسلاف سے کتنے ہی روشن اور نا قابلِ تردید دلائل میسر آجائیں، وہ اپنی ہٹ پر اڑے رہیں گے۔ ہم اپنے ارد گرد بہت سے مَسالک کو دیکھ رہے ہیں، جن کا نشانِ امتیاز ہی حضورِ رسالت مآب ﷺ کی شان میں گستاخی اور دریدہ دہنی بن چکا ہے۔

ایسے میں اہلِ سنّت کے علماء، محققین اور اصحابِ تحریر و تقریر کی ذِمّہ داریوں میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔ نیک آباد شریف کا خاندانِ قادریہ لِلّٰہِ الحمد غیرت مندوں کا خاندان ہے۔ جنہوں نے ہمیشہ اپنے فرائض کو کما حقہٗ ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ ربّ العزت اِن کی ہمہ جہت کاوشوں اور خدمات کو قبول فرمائے! اور قسّامِ اَزل سے ہم سب کو ان کی تقلید کی توفیق ارزانی ہو!

زاویہ نشین
محمد رضاءُ الدّین صدّیقی
۸، سی دربار مارکیٹ لاہور۔

۳۰ ماہ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۰ھ / ۶ اپریل ۲۰۰۰ء

﴿ تقریظ ﴾

(۱)

مدظلہ العالی

حضرت شیخ الحدیث علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بول شریف کو پینے کے بارے ایک سوال کے جواب میں مفتیٔ اہلسنت مولانا مفتی محمد اشرف القادری (دارالافتاء جامعہ قادریہ نیک آباد گجرات) نے اصولِ فتویٰ کے مطابق جواب دیا، اور واقعہ کے اثبات میں امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے طبرانی اور بیہقی کی حدیث نقل فرمائی۔

اس پر جہلم کے ایک غیر مقلد وہابی مولوی صاحب نے چند کتبِ حدیث کا ذکر کر کے مفتی صاحب کے جواب کی تغلیط کرتے ہوئے واقعہ کا انکار کیا۔

غیر مقلد مولوی صاحب کو یہ غلط فہمی تھی کہ اہلسنت کے علماء کتبِ حدیث سے علاقہ نہیں رکھتے، اور صرف فقہ پر نظر رکھتے ہیں۔ اسی لئے انہوں نے چند کتب کو ذکر کر کے اپنی حدیث دانی کا مظاہرہ کیا۔ لیکن ان کو یہ معلوم نہیں کہ قرآن وحدیث کے معانی کا فہم تفقہ فی الدین کے

بغیر ممکن نہیں ورنہ امام المفسّرین والمحدِّثین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کیلئے "اَللّٰھُمَّ فَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ" کے الفاظ سے دُعا نہ فرمائی جاتی۔ اور نہ ہی امام ابُو عیسیٰ ترمذی رَحِمَہُ اللہ تعالیٰ جیسے عظیم محدّث کو "اَلْفُقَھَاءُ وَھُمْ اَعْلَمُ بِمَعَانِی الْحَدِیْثِ" کے اعتراف کی مجبوری ہوتی۔

درحقیقت تفقُّہ فِی الدِّین ہی ایک ایسا مرتبہ ہے جو متعدّد عُلوم کی تحصیل کے بعد اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے حاصل ہوتا ہے۔ اسی مرتبہ سے قرآن یا حدیث کا فہم نصیب ہوتا ہے۔ اور جو قوم علوم کی تحصیل سے بے بہرہ، دین میں فقہ کی مخالف اور تفقُّہ فی الدّین کو شرک وبدعت قرار دے اس سے حدیث فہمی کی توقُّع ہی عبث ہے۔

اِس حقیقت کی صَداقت کا ہی یہ کرشمہ ہے کہ غیر مقلّد مولوی صاحب نے متعدّد کُتُب کو دیکھا اور پڑھا، مگر اس کے باوجود وہ زیرِ بحث مسئلہ کے متعلّق حدیث کے فہم سے عاری رہے اور اپنی نافہمی کی بناء پر واقعہ کی نفی کردی۔ جبکہ مفتیِ اہل سُنّت نے فقہ میں خداداد صلاحیت کی بناء پر مولوی صاحب کی ذِکر کردہ کُتُب میں سے ہی اس مسئلہ کا اثبات کردیا۔

(مفتی) محمد عبدُ القیوّم ہزاروی

جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

تقریظ

(۲)

مدظلہ العالی

حضرت شیخ الحدیث علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

محبت ایک عالمگیر جذبہ ہے، اس کے وُجود سے بڑے سے بڑا دہریہ بھی انکار نہیں کر سکتا، یہ جذبۂ لطیف جن لوگوں کو عطا کیا جاتا ہے وہ اپنے محبوب کے عُیوب و نقائص پر نظر نہیں رکھتے، اس میں پایا جانے والا عیب انہیں دکھائی ہی نہیں دیتا، پھر اگر وہ محبوب ایسا ہو جس پر انسان ایمان لا چکا ہو، جسے خالقِ کائنات جَلَّ شَانُہٗ نے ہر عیب اور نقص سے منزّہ پیدا کیا ہو اس میں کسی عیب کے دیکھنے یا تلاش کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

نبیّ اکرم سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک محبِّ صادق، علامہ شرف الدّین بُوصیری رَحِمَہُ اللہِ تَعَالٰی فرماتے ہیں ؎

۱: دَعْ مَا ادَّعَتْہُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّہِمٖ
وَاحْکُمْ بِمَاشِئْتَ مَدْحًا فِیْہِ وَاحْتَکِمٖ

۲ : فَإِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ
حَدٌّ فَيُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ ؕ بِفَمِ

۱ : عیسائیوں نے اپنے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو بات کہی (کہ وہ خدا ہیں، یا خدا کے بیٹے ہیں) اسے چھوڑ کر نبیِ اکرم ﷺ کی تعریف میں جو چاہو کہو اور مان لو۔

۲ : کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کے فضل و کمال کی کوئی ایسی حد نہیں ہے جسے انسانی زبان بیان کر سکے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے سب سے عظیم شاہکار، حبیبِ پروردگار ﷺ کے فضائل و کمالات اور آپ کے حیران کُن اِمتیازی اوصاف بیان کئے جائیں تو اہلِ محبت سن کر سُبْحَانَ اللّٰہِ! مَاشَآءَ اللّٰہُ! کا ورد کرنے لگتے ہیں، لیکن عقلِ محض بڑی حیلہ جُو ہے، تسلیم و قبول کے راستے پر چلنے کی بجائے دلیل مانگتی ہے، دلیل پیش کی جائے تو بحث مباحثہ بعد کٹ حجتی پر اتر آتی ہے۔

ضلع گجرات کے ایک مولوی صاحب نے بارگاہِ رسالت میں گلہائے عقیدت پیش کرتے ہوئے تقریر میں بیان کر دیا کہ نبیِ اکرم ﷺ

کا بابرکت پیشاب بعض صحابہ نے پیا ہے، اس پر ایک دیوبندی مولوی نے اعتراض کیا کہ اس کا حدیث میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔

انہوں نے جامعہ قادریہ عالمیہ، گجرات کے مفتی اور فاضل جلیل مناظرِ اہلِ سُنّت مولانا مفتی محمد اشرف القادری مُدَّظِلُّہٗ سے استفتاء کیا، مفتی صاحب نے امامِ اجلّ امام سُیوطی رَحِمَہُ اللّٰہُ تعالیٰ کی کتابِ مبارک "خصائصِ کبریٰ" کے حوالے سے دو حدیثوں سے اس امر کا ثبوت پیش کیا کہ دو صحابیہ خواتین نے نبیِ اکرم ﷺ کا پیشابِ مبارک پیا اور دونوں کو نبیِ رحمت سراپا برکت ﷺ نے بشارت عطا فرمائی۔

اس فتوے پر جہلم کے ایک غیر مقلد مولوی صاحب نے طبع آزمائی کرتے ہوئے تنقید کی اور کہا کہ اوّل تو احادیث میں اس امر کا تذکرہ نہیں ہے، اور جن احادیث میں یہ تذکرہ ہے وہ ضعیف ہیں، کیونکہ ان احادیث کی سند میں ابو مالک نخعی ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔

حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد اشرف القادری زِیدَ مَجدُہٗ نے اس تنقید پر محدّثانہ انداز میں گفتگو کی ہے اور تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ امام طَبرانی اِس سلسلے میں تین حدیثیں لائے ہیں، جن میں سے ایک حدیث کی سند میں ابو مالک نخعی راوی ہیں، باقی دو حدیثیں کیسے ضعیف ہو گئیں؟ امام نَوَوی نے حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کی حدیث کو صحیح قرار دیا، دیگر ائمۂ محدثین کی تصحیح بھی پیش کی ہے۔ غرض یہ کہ انہوں نے معترض ناقد کے ایک ایک اعتراض کا مُسکِت جواب دیا، جو ان کے محدّثانہ تبحّر کی واضح دلیل ہے۔ اِس مقالہ کے پڑھنے سے اہل سنت و جماعت کا اندازِ فکر اور ساتھ ہی دیوبندی اور غیر مقلّد علماء کا رحجانِ طبع کُھل کر سامنے آجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ محبِ مکرّم فاضل علاّمہ مولانا مفتی محمد اشرف القادری مُدّ ظِلُّہٗ، کے علم و فضل صحت و تندرستی اور فیض و برکت میں مزید برکتیں عطا فرمائے! آمین!

محمد عبدالحکیم شرؔف قادری نقشبندی

جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

۱۴ رجب ۱۴۱۴ھ / ۲۸ دسمبر ۱۹۹۳ء

مقدمہ:

احوال واقعی

بِسْمِ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلٰی سَیِّدِ رُسُلِہٖ الْحَبِیْبِ الْکَرِیْمِ، وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اَمَّا بَعْدُ:

ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۱۲ھ کے پہلے عشرے کا واقعہ ہے کہ امام مسجد اہلسنت وجماعت، موضع بندووال، نزد لالہ موسیٰ، ضلع گجرات محبّی و مخلصی فی اللہ تعالیٰ مولوی باقر حسین صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ عدہ کے پاس آئے، اور بتایا کہ میں نے اپنی مسجد میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ:

"بعض صحابہ نے پیشاب مبارکِ نبوی، نوش کرلیا تھا۔"

سبحان اللہ! اس فضیلتِ نبوی کو سُن کر اہلِ محبت کے ایمان تازہ اور دل باغ باغ ہوگئے۔ مگر گاؤں کے دیوبندی حضرات حضورِ اکرم ﷺ کی اس فضیلت کو برداشت نہ کرپائے۔ خصوصاً ان کے مولوی صاحب تو اس قدر سیخ پا ہوئے کہ جوش میں آکر چیلنج کردیا کہ:

"کسی صحابی نے حضور کا پیشاب پیا ہو، اس بات کا
حدیثِ پاک میں کوئی ثبوت نہیں۔ اگر کہیں ہو تو دکھاؤ!"

مولوی باقر حسین صاحب نے مزید بتلایا کہ دیوبندی بہت شور مچا رہے ہیں کہ ایسی کوئی حدیث نہیں ہے، یہ سُنّی مولویوں کا گھڑا ہوا ڈھکوسلا ہے۔ اِس وجہ سے گاؤں کے لوگوں میں بے چینی پائی جاتی ہے۔

سلسلۂ گفتگو جاری رکھتے ہوئے مولوی باقر حسین صاحب نے احقر سے کہا کہ اہلسُنّت کی نظر آپ پر تھی، لہٰذا آپ کے پاس حاضر ہوگئے ہیں۔ ازراہِ کرم اِس مسئلے کا حوالہ تحریر فرما دیجئے! اور ساتھ ہی ایک تحریری اِستفتاء بھی پیش کر دیا، جس کا پورا مضمون پیشِ نظر کتاب کے آغاز میں مُندرج ہے۔

دیوبندیوں کے حکیمُ الاُمّت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے ۱۳۲۹ھ میں "صحیح روایات" سے سیرتِ نبوی کے موضوع پہ ایک کتاب لکھی تھی۔ تھانوی صاحب اس کتاب کے حصّۂ شمائل میں، حدیثِ پاک کے دو واقعے نقل کرتے ہیں:

"وَشَرِبَتْ بَرَكَةُ بَوْلَهُ، وَاُمُّ اَيْمَنَ خَادِمَةُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تَجِدَاهُ اِلَّا
كَمَآءٍ عَذْبٍ طَيِّبٍ۔"

ترجمۂ تھانوی: "اور برکت رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اور آپ کی خادمہ اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آپ کا بول پی لیا تھا، سو اُن کو ایسا معلوم ہوا جیسا شیریں نفیس پانی ہوتا ہے" (۱)

اِستفتاء کے جواب میں بندہ اگر تھانوی صاحب کی کتاب کا یہ ایک اِقتباس نقل کر دیتا تو منکرین کا منہ بند کرنے کے لئے بفضلہٖ تعالیٰ اتنا ہی کافی ووافی ہوتا۔ لیکن کسے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ کو اِس گنہگار ہیچمداں سے اس عظیم فضیلتِ نبوی کی حدیث کی تحقیق کے سلسلے میں ایک خدمت لینا منظور تھا۔ بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کا اس ناتواں پر بہت بڑا فضل ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ہوا یُوں کہ بندہ کی نظر یکایک امام جلالُ الدّین السُّیُوطی رَحِمَہُ اللہُ تعالیٰ کی کتاب "اَلْخَصَائِصُ الْکُبْرٰی" پہ پڑی۔ کتاب کو کھولا تو ۲/ ۲۵۲ پہ متعدد اکابر ائمۂ محدّثین کے حوالے سے ۲ دو حدیثیں موجود تھیں۔ جن

(۱) "نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب": اشرف علی تھانوی "فصل اکتیسویں، شمائل، قریبا آخر وصل چہارم" (ص: ۱۹۲)، طبع تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور۔

میں دو صحابیہ خاتونوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بولِ مبارکِ نبویؐ کو پینے کا واضح تذکرہ موجود تھا۔ بندہ نے استفتاء کے جواب میں یہی دونوں حدیثیں مع ترجمہ و تفصیلِ حوالہ نقل کر دیں، اور جواب مولوی باقر حسین صاحب کے سپرد کر دیا۔ مولوی صاحب یہ جواب لے کر گاؤں پہنچ گئے۔ جہاں انہوں نے جاتے ہی معززینِ دیہہ کی موجودگی میں دیوبندی مولوی صاحب کو یہ جواب دکھایا۔ انہوں نے بغور دونوں حدیثوں کو پڑھا اور خاموش ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تَعَالیٰ کہ ایک شاندار، اور ائمۂ دین کے نزدیک مسلّمہ فضیلتِ نبوی کے خلاف منکرین کا شور و غوغا ختم ہوا، اور ایک بار فتنہ فرو ہو گیا۔ دیوبندیوں کو سخت خجالت اٹھانا پڑی۔

مولوی باقر حسین صاحب نے بتایا کہ اس جواب کے ردّ، اور فضیلتِ سیّد الرسل ﷺ کی حدیثوں پہ تنقید کی غرض سے دیوبندی مولوی صاحب نے گجرات اور نواح میں اپنے علمی مراکز کی طرف خوب دوڑ بھاگ کی، کہیں سے مطلب کا جواب نہ ملا۔ وہ بیچارے تھک ہار کر بیٹھ گئے۔

اسی اثناء میں بھیں کے ایک صاحب جو اہلحدیث کہلاتے تھے، دیوبندی مولوی صاحب کے پاس آ کر کہنے لگے کہ آپ کے فرقے کے علماء نے اس جواب کا ردّ نہیں کیا تو کوئی بات نہیں۔ ہم اہلحدیثوں کے علماء

اس کی تردید لکھیں گے۔ چنانچہ بندہ کی تحریر جس میں درج بالا دو حدیثیں لکھی ہوئی تھیں، لے کر یہ صاحب غیر مقلدین وہابیہ کے بین الاقوامی شہرت یافتہ مرکز "جامعہ اثریہ" جہلم کے مفتی صاحب کے پاس پہنچے، اور ہر قیمت پر جواب کے طلب گار ہوئے۔ غیر مقلدین وہابیہ حدیث اور فنّ حدیث پہ اپنی اجارہ داری سمجھتے ہیں۔ اسی زُعم میں ان کے مفتی صاحب نے جواب الجواب لکھا، اور دونوں حدیثوں پہ خواہ مخواہ زبردست تنقید کر ڈالی، اور کچھ کتُبِ حدیث کے حوالوں کے اُلٹ پھیر سے ان حدیثوں کا بہر حال ضعیف ہونا ثابت کر دکھایا۔ فَيَالَلْعَجَبْ! ؎

خِرَد کا نام جنُوں رکھ دیا، جنُوں کا خِرَد
جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے

مولوی باقر حسین صاحب کا کہنا ہے کہ جونہی وہابی مفتی صاحب کا جواب الجواب یا تنقیدی فتویٰ گاؤں پہنچا، منکرین بڑے خوش ہوئے، انہوں نے پھر سر اٹھایا، اور اس تنقیدی فتویٰ کے جواب کا اہلسنّت وجماعت سے پُرزور مطالبہ شروع کر دیا۔

بندہ کے فتویٰ لکھنے کے بعد کوئی پونے تین یا تین ماہ بیت چکے ہوں گے کہ ایک دن مولوی باقر حسین صاحب یہ تنقیدی فتویٰ ساتھ لئے ہوئے بندہ کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے جب سے وہابیوں کا یہ تنقیدی فتویٰ

آیا ہے، منکرین نے بڑا اُودھم مچا رکھا ہے۔ لہٰذا اس کا مضبوط و مبسوط جواب درکار ہے اور ساتھ ہی اس کا استفتاء پیش کر دیا۔

اس صورتحال پہ غور فرمایئے! تو گویا یہ ایک تحریری مناظرے کی شکل بن چکی تھی۔ چنانچہ بندہ نے اللہ کا نام لے کر اس کا تفصیلی جواب لکھا جس میں "صحابہ کے بولِ مبارکِ نبوی کو پینے" کی احادیث پہ بفضلہٖ تعالیٰ محدثانہ اُصولوں کی روشنی میں، سیر حاصل بحث کر کے، ان کے مفتی ناقد کی ایک ایک تنقید اور ایک ایک اعتراض کے متعدد و مُسکِت جواب دے کر، ان اَحادیث کی صحت و حُجّیت کا بے غبار ہونا واضح کیا۔ اور جہلم کے اہلحدیث کہلانے والے مُفتیِ خائن کا ہر مرحلے پہ تعاقب کر کے، ان کے فضائلِ نبویّہ کے ساتھ تعصُّب، حق پوشی، مغالطہ آفرینی، خلطِ مبحث، اور کِذب بیانی وغیرہا سے پردہ اٹھا دیا۔ چنانچہ ملاحظہ فرمانے سے ناظرین و قارئین کو انشاءَ اللہُ تعالیٰ خود پتہ چل جائے گا۔

فتویٰ کا مضمون تکمیلِ تحریر کے بعد مولوی باقر حسین صاحب کے سپُرد کر دیا گیا۔ جس کے بعد اِن کے گاؤں میں سے بِحمدہٖ تعالیٰ اس فتنہ کا خاتمہ ہو گیا۔ مولوی صاحب سَلَّمَہُ اللہُ تعالیٰ نے اس کی متعدد فوٹو کاپیاں تیار کروائیں، اور ضرورت مند اَصحاب کی نذر کیں۔ ایک کاپی گاؤں کے مذکورُ الصّدر اہلحدیث صاحب کو بھی دی، تاکہ وہ اسے اپنے جامعہ اثریہ

جہلم کے غیر مقلِد مفتیِ نَاقِد صاحب کی خدمت میں پیش کریں۔ کہ ان کے پاس کوئی جواب ہو تو اسے صفحۂ قرطاس پہ لائیں۔ خدا شاہد ہے کہ آج سات برس سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، مگر اہلحدیث کہلانے والے مفتیِ نَاقِد صاحب بِالْقَابِہٖ نے ابھی تک کوئی جواب دیا، نہ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تعالیٰ آئندہ کبھی دیں گے۔

یہ رضا کے نیزے کی مار ہے، کہ عَدُوّ کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے، کہ یہ وار وار سے پار ہے

اس فتویٰ کی فوٹو کاپیاں کاپی سے کاپی ہوتے ہوئے، دور دراز تک پہنچیں۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے ناظم اعلیٰ حضرت علامہ مفتی محمد عبدُالقیوم ہزاروی مُدّ ظِلُّہٗ، اور شیخ الحدیث علامہ حضرت مولانا عبدُالحکیم شرف قادری مُدّ ظِلُّہٗ نے اس پر تقریظیں لکھیں۔ بندہ نے اس پہ نظر ثانی کر کے جابجا اہما عنوان قائم کر دیئے۔ اور گرامی قدر احباب کا مطالبہ ہوا کہ اسے اِفادۂ خواص و عوام کے لئے کتابی شکل میں شائع کیا جائے مگر "کُلُّ اَمْرٍ مَرْھُوْنٌ بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی وَتَقَدَّسَ۔" طویل عرصے تک یہ کام بوجوہ ملتوی ہوتا رہا، اور یہ فتویٰ بندہ کے دیگر فتووں کی طرح، غیر مطبوعہ "فتاویٰ" کی فائلوں میں پڑا رہا، یا فوٹو کاپیوں کی شکل میں احباب کے پاس گردش کرتا رہا۔

آخر کار برادرِ عزیزُ القدر صاحبزادہ محمد مسعود قادری بَارَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ عِلْمِہٖ وَعَمَلِہٖ مُدیر اعلیٰ ماہنامہ ''اہلسنّت'' نیک آباد، گجرات نے اس کی کتابت وطباعت اور اشاعت کا دشوار گذار کام اپنے ذمہ لیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو اس سعیِ جمیل پہ میری طرف سے اور جملہ اہلِ ایمان کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے! آمِیْن! بِجَاہِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلَوٰتِ وَالْبَرَکَاتِ وَالتَّسْلِیْمِ!

ترتیبِ کتاب

کتاب کی ترتیب یوں ہو گی:

- اَوّلاً: ''حدیثِ شُربِ بَولِ مُبارَک'' کے ثبوت کی بابت اِستفتاء: ۱

اور

- بندہ کی طرف سے بصُورتِ فتویٰ اس کا جواب
- پھر: اہلحدیث مفتی صاحب کی طرف سے فتویٰ میں مندرجہ حدیثوں پر تنقیدات واعتراضات
- پھر: ان تنقیدات واعتراضات پہ جواب کی غرض سے، استفتاء: ۲
- اور پھر: بندہ کی طرف سے مدلّل ومفصّل فتویٰ کی صورت میں جواب

اور آخر میں

"جُزْءٌ فِیْ اَحَادِیْثِ شُرْبِ الْبَوْلِ النَّبَوِیِّ" ﷺ

درج بالا فتویٰ لکھنے کے زمانہ میں بحمدہٖ تعالیٰ بندہ کو اکابر محدثین کی بہت سی اَسانید و تخریجات سے "شُربِ بَولِ مُبارکِ نبوی" کی متعدد حدیثیں کُتُبِ اَئمّہ میں دستیاب ہوئیں۔ بندہ نے ان سب کو علیحدہ ایک رسالہ کی شکل میں جمع و مُرتّب کر کے اس کا نام "جُزْءٌ فِیْ اَحَادِیْثِ شُرْبِ الْبَوْلِ النَّبَوِیِّ" رکھا تھا۔ اس رسالہ کو بھی "پیشِ نظر کتاب" کے آخر میں شاملِ اشاعت کیا جارہا ہے۔ تاکہ کتاب اپنے موضوع پہ ہر طرح مکمّل و مفید تر ہو جائے۔

آخر میں دعا ہے کہ ربِّ رحیم وکریم اس کتاب کو بندہ کے لئے صدقۂ جاریہ وذخیرۂ آخرت و کفّارۂ سیّئات، اور مُحبّینِ سرکارِ نبوی کے لئے باعثِ ترقیِ عقیدت و موجبِ ازدیادِ محبّت، اور منکرین کے لئے سُرمۂ چشمِ بصیرت بنائے! آمین! یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ! بِجَاهِ سَیِّدِ الْمَحْبُوْبِیْنَ۔ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی وَبَارَكَ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

عبدہٗ الاضعف
اَبُوالْمَعَالِیْ وَاَبُوالْمَحَاسِنِ
محمد اشرف القادری
عَفَا عَنْهُ رَبُّهُ الْحَفِیُّ

جمادی الاخریٰ ۱۴۲۰ھ / ۱۵ ستمبر ۱۹۹۹ء

اَلْاِسْتِفْتَـــــــــــــــــــاءُ:١

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بحضورِ اقدس حضرت شیخُ التفسیر والحدیث، عالمی مبلغِ اسلام، استاذ العلماء، علّامہ مفتی محمد اشرف القادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ!

بعد از سلام مسنون!

قبلہ ہمارے یہاں آج کل ایک مسئلے پہ بحث چل نکلی ہے۔ بات یہ ہے کہ میں نے اپنی مسجد میں وعظ کرتے ہوئے بیان کیا کہ:

"بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضورِ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا پیشاب شریف پی لیا تھا۔"

اس پر گاؤں کے دیوبندی مولوی صاحب نے بڑے زور سے چیلنج کیا کہ:

"اس بات کا کسی حدیث میں ثبوت نہیں ہے، اگر کہیں ہو تو دکھاؤ!"

حضورِ والا کی خدمت میں مؤدّبانہ گزارش ہے کہ درجِ بالا واقعہ کا

ثبوت حدیثِ پاک کے حوالے سے تحریر فرما کر اہلسنّت کو سُرخرُو فرمائیں!
بہت مہربانی ہوگی۔ فقط والسّلام

نیاز کیش:

مولوی باقر حسین

امام مسجد اہلسنّت، برنڈووال، نزدلالہ موسیٰ، ضلع گجرات

اَلْجَوَابُ ـــــ بِعَوْنِ الْعَلَّامِ الْمِنْعَامِ الْوَهَّابِ

بِسْمِ اللّٰهِ، نَحْمَدُهٗ، وَنُصَلِّيْ، وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْحَبِيْبِ الْكَرِيْمِ.

لیجئے! ملاحظہ کیجئے!

۱: امامِ اَجل، حافظ، جلالُ الدّین عبدُالرحمٰن بن ابُوبکر السُّیُوطی فرماتے ہیں:

"اَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ اُمَيْمَةَ، عَنْ اُمِّهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عَيْدَانٍ يَبُوْلُ فِيْهِ وَيَضَعُهٗ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ، فَقَامَ

فَطَلَبَهُ فَلَمْ يَجِدْهُ، فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ: أَيْنَ الْقَدَحُ؟ قَالُوْا شَرِبَتْهُ بَرَّةُ خَادِمُ أُمِّ سَلَمَةَ الَّتِيْ قَدِمَتْ مَعَهَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: لَقَدِ احْتَظَرَتْ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ۔" (۱)

"طَبرانی اور بیہقی نے سند صحیح کے ساتھ حُکیمہ بنتِ اُمیمہ سے تخریج کیا، حُکیمہ نے اپنی والدہ حضرت اُمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، فرماتی ہیں کہ:

نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے یہاں لکڑی کا ایک پیالہ تھا، جس میں حضور پیشاب فرماتے اور اسے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیتے۔ تو ایک بار آپ اُٹھے اور اس پیالے کو طلب فرمایا تو اسے وہاں نہ پایا، تو اس کے بارے میں دریافت فرمایا۔ فرمایا وہ پیالہ کہاں ہے؟ (گھر والوں نے) عرض کیا کہ اسے اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خادمہ "بَرَّہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے، جو ان کے ساتھ سرزمینِ حبشہ سے آئی ہوئی تھیں، پی لیا ہے۔ تو

---

(۱) "الخصائص الكبرى": السيوطي "ذكر الخصائص التي اختص بها عن أمته الخ، قسم الكرامات، باب اختصاصه صلى الله تعالى عليه وآله وسلم بطهارة دمه وبوله وغائطه" (۲/۲۵۲)، طبع مطبعة دائرة المعارف، حيدر آباد، دكن.

نبیِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ یقیناً اس نے ایک مضبوط حِصار کے ساتھ اپنے آپ کو دوزخ سے محفوظ کر لیا ہے۔"

۲۔ یہی امام سُیوطی مزید فرماتے ہیں:

"اَخْرَجَ اَبُوْیَعْلٰی، وَالْحَاکِمُ، وَالدَّارَ قُطْنِیُّ، وَالطَّبْرَانِیُّ، وَاَبُوْنُعَیْمٍ عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا، قَالَتْ:

قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ اِلٰی فَخَّارَۃٍ فَبَالَ فِیْھَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا عَطْشَانَۃٌ، فَشَرِبْتُ مَافِیْھَا۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَخْبَرْتُہٗ فَضَحِکَ وَقَالَ: اَمَا اِنَّکِ لَایَتَّجِعَنَّ بَطْنُکِ اَبَدًا۔ وَلَفْظُ اَبِیْ یَعْلٰی ——اِنَّکِ لَنْ تَشْتَکِیَ بَطْنَکِ بَعْدَ یَوْمِکِ ھٰذَا اَبَدًا۔" (۱)

"ابو یَعْلیٰ، حاکم، دارِ قُطنی، طَبرانی اور ابو نُعَیم نے اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تخریج کیا، وُہ فرماتی

(۱) "الخصائص الکبری": السیوطی "ذکر الخصائص التی اختص بھا عن امتہ الخ، قسم الکرامات، باب اختصاصہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم بطھارۃ دمہ وبولہ وغائطہ" (۲/۲۵۲)، طبع مطبعۃ دائرۃ المعارف، حیدر آباد، دکن۔

ہیں کہ :

نبیِّ اکرم صلّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رات کو اُٹھ کر مٹّی کے ایک ٹھیکرے کی طرف تشریف لائے پھر اس میں پیشاب کیا۔ تو اُسی رات کے دوران میں اُٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو جو کچھ اس میں تھا میں نے پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے حضور کو یہ واقعہ بتایا تو حضور ہنس پڑے، اور فرمایا: سنو! تمہارے پیٹ میں کبھی درد (بیماری) نہ ہوگی۔

اور اَبُو یعلیٰ کے الفاظ یہ ہیں: کہ تم آج کے بعد کبھی بھی اپنے پیٹ میں تکلیف محسوس نہ کروگی۔"

فَقَطْ۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

كَتَبَـــــــــــــــــهٗ

(المفتی) محمد اشرف القادری

دارالافتاء

الجامعة القادريّة العالميّة

خانقاہِ نیک آباد، بائی پاس روڈ، گجرات

۱۰ ذوالقعدۃِ الحرام ۱۴۱۲ھ

جامعہ اثریہ جہلم کے وہابی مفتی صاحب کے اعتراضات

(اصل کی کمپوزنگ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد!

طبرانی میں یہ روایت موجود ہے جس میں آپ کے پیشاب کرنے اور ام ایمن کے غلطی سے پی لینے کا ذکر ہے لیکن اس کی سند میں ''ابو مالک نخعی'' راوی ضعیف ہے۔ (معجم الکبیر للطبرانی۔ صفحہ ۸۹ جلد ۲۵)

بیہقی میں یہ روایت تو موجود ہے لیکن اس میں ام ایمن کے پیشاب کے پینے کا ذکر موجود نہیں۔ اس میں صرف اتنے الفاظ موجود ہیں:

''عن حکیمة بنت امیمة بنت رقیقة عن امها قالت کان للنبی صلی الله علیه وسلم قدح من عیدانٍ تحت سریرہٖ یبول فیه باللیل''

(سنن الکبریٰ للبیہقی۔ کتاب الطہارۃ جلد اول صفحہ ۹۹)

نسائی شریف میں بھی یہ ہی الفاظ موجود ہیں اور اس میں بھی پیشاب پینے کا ذکر نہیں۔ (سنن النسائی بشرح السیوطی جلد اول صفحہ ۳۰)

ابو داؤد میں بھی یہی الفاظ ہیں اور اس میں بھی پیشاب کے پینے کا

ذکر نہیں۔

حاکم میں یہ روایت موجود ہے جس میں پیشاب کے پینے کا ذکر بھی موجود ہے لیکن اس سند میں وہ ہی مخدوش اور ضعیف راوی ابو مالک نخعی موجود ہے۔ (مستدرک حاکم۔ جلد ۴ صفحہ ۶۳)

امام حاکم اس روایت کو اس کتاب میں ایک دوسری جگہ بھی لائے ہیں لیکن وہاں پیشاب کے پینے کے الفاظ موجود نہیں بلکہ صرف رات کو آپ کے پیشاب کرنے کا ذکر موجود ہے۔ امام حاکم اور امام ذہبی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ (مستدرک حاکم جلد اول صفحہ ۹۹)

لہذا صحیح صورت جو سامنے آئی وہ یہ ہے کہ صحیح روایات میں آپ کے رات کے وقت پیشاب کرنے کا ذکر تو صحیح ہے لیکن اسے پینے کا ذکر صحیح نہیں اس کی تمام تر ذمہ داری ابو مالک نخعی پر عائد ہوتی ہے جو کہ ایک ضعیف انسان ہیں۔ ھٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محمد یعقوب قریشی

جامعۃ العلوم الاثریہ

جہلم

مہر

۱۶-۷-۹۲

الاستفتاء: ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحضور، حضرت قبلہ شیخ التفسیر والحدیث، استاذ العلماء، قبلہ مفتی محمد اشرف القادری صاحب، دامت برکاتہم العالیہ!

بعد از سلام و آداب!

جناب نے اپنے فتوے میں بعض صحابہ کے "بَولِ مبارکِ نبوی" کو پی لینے کا ثبوت حدیث پاک سے تحریر فرمایا تھا۔ اس پہ جہلم سے "جامعہ اثریہ" کے اہلحدیث مفتی محمد یعقوب قریشی نے سخت تنقید کرتے ہوئے یہ اعتراض کیا ہے کہ جن حدیثوں میں پیشاب پینے کا تذکرہ ہے، وہ سب "ابو مالک نخعی" ضعیف راوی کی بیان کردہ ہیں، لہٰذا ایسی تمام حدیثیں ضعیف ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ ان کا اعتراض کہاں تک درست ہے؟ یا حقیقتِ حال کیا ہے؟

قبلہ ہمیں ان کی تمام باتوں کا تفصیل سے جواب درکار ہے؟

ہم آپ کے مُدلّل جواب کے شدت سے منتظر رہیں گے۔ یہ آپ

کا دیہہ کے اہلسنت پہ بڑا احسان ہوگا۔ اہلحدیث مفتی کا تنقیدی فتویٰ حاضرِ خدمت ہے۔ فقط والسّلام

نیاز مند :

مولوی باقر حسین

امام مسجد اہلسنت وجماعت، ہندووال، نزد لالہ موسیٰ، ضلع گجرات

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْعَلَّامِ الْمِنْعَامِ الْوَهَّابِ

بِسْمِ اللّٰہِ، نَحْمَدُہٗ، وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْحَبِیْبِ الْکَرِیْمِ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

اَمَّابَعْدُ:

بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے پیشابِ مبارکِ نبوی کو پینے کے واقعہ سے متعلق امام حافظ جلالُ الدین السُّیُوطی کی کتاب "اَلْخَصَائِصُ الْکُبْرٰی" سے ہم نے دوؔ حدیثیں بترتیبِ ذیل نقل کی تھیں :

١. "حدیثِ اُمَیْمَۃَ بِنْتِ رُقَیْقَۃَ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

٢. حَدِیثِ اُمِّ اَیْمَن" رضی اللہُ تعالیٰ عنہا۔

پہلی حدیث کو امامِ موصوف نے طَبرانی اور بیہقی کے حوالے سے

بیان کیا، اور اس کی سند کو صحیح قرار دیا۔ (۱)

دوسری حدیث کو آپ نے ابو یَعْلیٰ، حاکم، دارَ قطنی، طَبرانی اور ابو نُعَیْمْ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے نقل کیا، اور اس کی سند کے بارے میں سُکوت فرمایا۔ (۲)

"جامعہ اثریہ" جہلم کے دارُ الافتاء کی طرف سے ان پر جو تنقید کی گئی، سطورِ آئندہ میں اس تنقید کے جواب کے سلسلے میں چند گذارشات سپُردِ قلم کی جاتی ہیں۔ جن کا ملاحظہ کرنے سے انشاءَ اللہُ تعالیٰ مہرِ نیمروز و ماہِ نیم ماہ کی طرح واضح ہو جائے گا کہ یہ تنقیدات واعتراضات سراسر خلافِ واقعہ ہیں، جو کہ ناقدِ اہلحدیث مفتی صاحب کی محض جہالت، یا خیانت، وبغضِ شانِ رسالت پر مبنی ہیں۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ، وَبِیَدِہٖ اَزِمَّۃُ التَّحْقِیْقِ۔ بِہٖ اَصُوْلُ وَبِہٖ اَجُوْلُ۔

---

(۱) "الخصائص الکبری": السیوطی "ذکر الخصائص التی اختص بها عن امته الخ، قسم الکرامات، باب اختصاصه صلی اللہ تعالی علیه وآله وسلم بطهارة دمه وبوله وغائطه" (۲/۲۵۲)، طبع مطبعة دائرة المعارف، حیدر آباد، دکن۔

(۲) ایضـــــــــاً

احادیثِ نبویہ پر وہابی اعتراضات

(کا تفصیلی)

احادیث طبرانی پہ وہابی جرح اور اس کا جواب

آغازِ تنقید، بے اصُولی اور اُلٹی روش

جاننا چاہیئے کہ امام سُیُوطی نے طبرانی کے حوالے سے دوؔ حدیثوں کو بیان کیا تھا، اور پہلی کو "صحیحُ الاِسناد" بھی قرار دیا تھا، جیسا کہ اُوپر تفصیلاً بتایا جاچکا ہے۔ ناقِد صاحب کو چاہئے تھا کہ ترتیب وار اَوّلاً ہماری پیش کردہ طَبرانی کی پہلی حدیث پر گفتگو کر کے اس کے ردّو قبول کے بارے میں اپنی رائے کا اِظہار کرتے، پھر اس کے بعد رُوئے سخن دوسری حدیث کی طرف کرتے۔ مگر جنابِ ناقِد کی اُلٹی روش ملاحظہ فرمایئے! کہ طبرانی کی پہلی وقَوِیُّ الْاِسناد حدیث کا تو پورے تنقیدی مضمون میں کہیں نام تک نہ لیا، اور ہاتھ میں قلم پکڑتے ہی طبرانی کی دوسری حدیث "حدیثِ اُمِّ اَیمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جرح شروع کردی۔

اَحادیثِ طَبرانی پر وہابی مفتی صاحب کی جَرح

چنانچہ آغاز ہی میں موصوف رقمطراز ہیں :

> بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
>
> نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد!
>
> طبرانی میں یہ روایت موجود ہے جس میں آپ کے پیشاب کرنے اور ام ایمن کے غلطی سے پی لینے کا ذکر ہے۔ لیکن

اس کی سند میں "ابو مالک نخعی" راوی ضعیف ہے۔

(معجم الکبیر للطبرانی۔ صفحہ ۸۹ جلد ۲۵)

جواب

دھوکہ دہی وحق پوشی

اِس پُر اَسرار روش سے جنابِ ناقِد نے ناواقف لوگوں کو یہ تاثُر دیا ہے کہ گویا پیشابِ مبارک پینے سے متعلِّق طبرانی کے یہاں صرف ایک ہی حدیث ہے، اور وہ "حدیثِ اُمِّ اَیمن" رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہا ہے، جوکہ "ابو مالک نخعی" کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اور یہ سراسر دھوکہ دہی اور حق پوشی ہے۔

مُعجَمِ طَبَرانی میں ایسی تین حدیثیں ہیں

حقیقتِ حال یہ ہے کہ "مُعْجَمِ کَبِیْر طَبَرَانِی" میں پیشاب مبارک کے پینے کے بارے میں تین الگ الگ حدیثیں موجود ہیں، جوکہ تین علیٰحدہ علیٰحدہ واقعات پر مشتمل ہیں۔ پہلی دو حضرت اُمیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہیں۔ اِن میں پہلی حدیث میں اُمُّ المؤمنین اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ بی بی "بَرَکَۃ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا نامی خاتون کے "پیشابِ مبارکِ نبوی" کو پینے کا قصّہ

مذکور ہے (۱)۔ اور دوسری حدیث میں اُمُّ المُؤمِنِین اُمِّ سَلَمَہ رضی اللہُ تعالیٰ عنہا کی خادمہ بی بی "بَرَّۃ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا نام کی خاتون کے "پیشابِ مبارکِ نبوی" کو پی لینے کا واقعہ موجود ہے (۲)، اور تیسری حدیث حضرت اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے منقول ہے، جس میں وہ "پیشابِ مبارک" کو پینے کا خود اپنا واقعہ بیان کرتی ہیں۔ (۳)

اِن میں سے صرف تیسری حدیث کی سند میں "ابو مالک نخعی" راوی پایا جاتا ہے، جبکہ پہلی دونوں حدیثیں ثقہ راویوں اور قوی اَسانید کے ساتھ طَبرانی کے یہاں "اَلمُعْجَمُ الْکَبِیْر" میں موجود ہیں، اور ان کی سندوں میں "ابو مالک نخعی" نام کا کوئی ضعیف راوی نہیں پایا جاتا۔

امام سُیُوطی نے "اَلْخَصَائِصُ الْکُبْرٰی" میں ان میں سے صرف آخری دو حدیثوں کو نقل کیا ہے۔ اور ان دو میں سے پہلی کو "صَحِیْحُ الْاِسْنَاد" بھی قرار دیا ہے۔ جسے ہمارے ناقد نے اپنی ساری تنقید میں چھوا تک نہیں۔ ذیل میں اسے ہم طبرانی کی اصل کتاب سے پیش کرتے ہیں:

---

(۱) "المعجم الكبير" : الطبراني "مسند النساء، من اسمه اميمة، اميمة بنت رقيقة بنت صيفي، حديث: ٤٧٧" (٢٣/١٨٩)، طبع مكتبة ابن تيمية، القاهرة.

(۲) "المعجم الكبير" : الطبراني "مسند النساء، برة خادم أم سلمة، حديث: ٥٢٧" (٢٣/٢٠٥،٢٠٦)، طبع مكتبة ابن تيمية، القاهرة.

(۳) "المعجم الكبير" : الطبراني "مسند النساء، أم أيمن، ما اسندت أم أيمن، حديث: ٢٣٠" (٢٥/٨٩،٩٠)، طبع مكتبة ابن تيمية، القاهرة.

"حدیثِ اُمیمہ" بہ سندِ صحیح اصل "مُعجمِ طبرانی" سے

ملاحظہ فرمائیے! امام طبرانی فرماتے ہیں:

"حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا يَحْيَى ابْنُ مُعِيْنٍ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ اُمَيْمَةَ، عَنْ اُمِّهَا اُمَيْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عَيْدَانٍ يَبُوْلُ فِيْهِ وَيَضَعُهُ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ۔ فَقَامَ فَطَلَبَ فَلَمْ يَجِدْهُ۔ فَسَاَلَ فَقَالَ: اَيْنَ الْقَدَحُ؟ قَالُوْا شَرِبَتْهُ بَرَّةُ خَادِمُ اُمِّ سَلَمَةَ الَّتِيْ قَدِمَتْ مَعَهَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "لَقَدِ احْتَظَرَتْ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ۔" (۱)

"ہم سے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ ہم سے یحییٰ بن مُعین نے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ ہم سے حجّاج بن محمد نے بیان کیا، وہ ابن جُریج سے راوی، وہ حُکیمہ بنتِ اُمیمہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں

(۱) "المعجم الکبیر": الطبرانی "مسند النساء، برة خادم أم سلمة، حدیث ۵۲۷" (۲۰۲،۲۰۵/۲۴)، طبع مکتبة ابن تیمیة، القاهرة.

نے اپنی والدہ اُمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا، وہ فرماتی ہیں کہ :

نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہاں لکڑی کا پیالہ تھا، جس میں آپ پیشاب فرماتے اور اسے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیتے۔ تو ایک مرتبہ حضورؐ اُٹھے اور اسے طلب فرمایا، مگر اسے موجود نہ پایا۔ تو دریافت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وہ پیالہ کہاں ہے؟ (اہلِ خانہ نے) عرض کیا کہ اسے اُمِّ سَلَمہ رضی اللہُ تعالیٰ عنہا کی خادمہ "بَرَّہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پی لیا ہے، جو ان کے ہمراہ سرزمینِ حَبشہ سے آئی ہوئی تھیں۔ تو نبیِ اکرم صلی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "یقیناً اس نے ایک مضبوط حِصار کے ساتھ اپنے آپ کو دوزخ سے محفوظ کرلیا ہے۔"

راویوں کی توثیق، امام نُورُ الدّین الھَیثمی سے

اِس حدیث کی اِسنادی حیثیت پر گفتگو کرتے ہوئے امام حافظ نورُ الدین الھیثمی لکھتے ہیں :

"رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ، وَرِجَالُہٗ رِجَالُ الصَّحِیحِ غَیْرَ

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، وَ حُكَيْمَةَ وَكِلَاهُمَا ثِقَةٌ" (١)

"اِسے طَبرانی نے روایت کیا۔ اور اس کے راوی "صحیح (بخاری)" کے راوی ہیں، سوائے عبداللہ بن احمد بن حنبل اور حُکَیمَہ کے، اور یہ دونوں بھی ثِقہ ہیں۔"

تمام راویوں کی فرداً فرداً توثیق ائمۂ حدیث واکابرِ وہابیہ سے

اَقُوْلُ: امام ابو القاسم الطّبرانی کی اِس حدیث کی سند میں کُل چھ راوی ہیں:

1. "عبدُ اللہ" یہ اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نامور شاگرد و صاحبزادے، جلیلُ الشّان محدِّث، حدیث کی عظیم کتاب "مُسنَد امام احمد" کے مُرتِّب و راوی، اور "سُنَنِ نَسَائی" کے رِجال میں سے ہیں(۲)۔ خطیبِ بغدادی نے آپ کے بارے میں کہا "كَانَ ثِقَةً، ثَبْتًا، فَهِمًا" یعنی

---

(١) "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد": الهيثمي "كتاب علامات النبوة، باب منه في الخصائص، باب منه" (٢٤٠/٨، ٢٤١)، طبع دار الكتاب العربي، بيروت.

(٢) "تهذيب التهذيب": العسقلاني "حرف العين المهملة، من اسمه عبدالله، عبدالله بن احمد بن محمد بن حنبل، ترجمة: ٢٣٦" (١٤١/٥، ١٤٢)، طبع مطبعة مجلس دائرة المعارف، حيدر آباد، دكن.

آپ ثقہ، نہایت پختہ اور سریع الفہم محدّث تھے۔ (۱)

۲. ''یحیٰی بن معین'' یہ نہایت مشہور، بلند پایہ محدّث وامام جرح و تعدیل اور ''صحاحِ ستّہ'' کی احادیث کے مرکزی راویوں میں سے ہیں۔ (۲)

۳. ''حجّاج بن محمّد'' ان کا شمار ثقاتِ اَثبات میں ہوتا ہے، نیز یہ صحاحِ ستّہ کے راویوں میں سے ہیں۔ (۳)

٤. ''ابنِ جُرَیج'' یہ بھی حدیث کے اَئمّۂ اَعلام میں سے ہیں، اور حدیث کی چھ مشہور ترین کتابوں ''صحاحِ ستّہ'' کے معزّز راویوں میں سے ہیں۔ (٤)

۵. ''حُکَیمہ بنتِ اُمَیمہ'' یہ خاتون کبارِ تابعیات میں

---

(۱) ''تاریخ بغداد'': الخطیب ''باب العین، من اسمه عبدالله و ابتداء اسم ابیه حرف الكاف، عبدالله بن احمد بن محمد بن حنبل، ترجمة: ۵۱۹۱'' (۹/۳۷۵)، طبع المكتبة السلفية، المدينة المنورة.

(۲) ''تہذیب التہذیب'': العسقلانی ''حرف الیاء، من اسمه یحیی، یحیی بن معین بن عون، ترجمة: ۵۶۱'' (۱۱/۲۸۰ تا ۲۸۸)، طبع مطبعة مجلس دائرة المعارف، حیدر آباد، دکن.

(۳) ''تقریب التہذیب'': العسقلانی ''حرف الحاء المهملة، حجاج بن محمد المصیصی'' (ص: ۱۵)، طبع دار نشر الكتب الاسلامیة، گوجرانواله.

(٤) ''خلاصة تذہیب تہذیب الكمال'': الخزرجی ''حرف العین المهملة، من اسمه عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج'' (ص: ۲۴۳)، طبع مكتب المطبوعات الاسلامیة، بیروت.

سے ہیں۔ ابُو داؤد (۱)، نسائی (۲)، بیہقی (۳)، اور محیی السّنۃ البغوی (٤) وغیرہم نے ان کی حدیث کو حجت مانا۔ ابنِ حبّان (٥)، حافظ ابنِ حجر، وملّا علی القاری (٦)، نورالدین الہیثمی (٧)،

---

(۱) "السنن" : ابو داؤد "کتاب الطہارۃ، باب فی الرجل یبول باللیل فی الاناء الخ" (۱/۳، ٥)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

(۲) "المجتبیٰ من السنن" : النسائی "کتاب الطہارۃ، باب البول فی الاناء" (۱/۱۳)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

(۳) "السنن الکبریٰ" : البیہقی "کتاب الطہارۃ، باب البول فی الطست" (۱/۹۹)، طبع مطبعۃ مجلس دائرۃ المعارف، حیدر آباد، دکن۔

و "السنن الکبریٰ" : البیہقی "کتاب النکاح، باب ترکہ الانکار علی من شرب بولہ و دمہ" (۷/٦۷)، طبع مطبعۃ مجلس دائرۃ المعارف، حیدر آباد، دکن

(٤) "شرح السنۃ" : البغوی "کتاب الطہارۃ، باب البول فی الاناء" (۱/۳۸۸)، طبع، بیروت۔

(٥) "کتاب الثقات" : ابن حبان "کتاب التابعین، باب الحاء، ومن النساء، حکیمۃ بنت امیمۃ" (۳/۱۹٥)، طبع مطبعۃ مجلس دائرۃ المعارف، حیدر آباد، دکن۔

(٦) "تہذیب التہذیب" : العسقلانی "کتاب النساء، حرف الحاء، حکیمۃ بنت امیمۃ" (۱۲/۴۱۱)، طبع مطبعۃ مجلس دائرۃ المعارف، حیدر آباد، دکن۔

و "مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح" : القاری "کتاب الطہارۃ، باب آداب الخلاء، الفصل الثانی، حدیث امیمۃ بنت رقیقۃ" (۱/۳۹۳)، طبع المکتبۃ الامدادیۃ، ملتان۔

(٧) "مجمع الزوائد و منبع الفوائد" : الہیثمی "کتاب علامات النبوۃ، باب منہ فی الخصائص، باب منہ" (۸/۲۷۱)، طبع دار الکتاب العربی، بیروت۔

مَناوی (۱)، نَوَوِی (۲)، اور "اَلتَّعْلِیقَاتُ السَّلَفِیَّةُ عَلٰی سُنَنِ النَّسَائِی" کے غیر مقلِد معنّف بھوجیانی (۳)، اور مشہُور غیر مقلِد محدّث احمد حسن دہلوی (٤)، وغیرُہُم نے ان کی توثیق کی۔ نیز ابنِ حبّان (٥)، حاکم، وذَہَبِی (٦)، اور

(۱) "فیض القدیر شرح الجامع الصغیر": المناوی "حرف الکاف، باب کان، حدیث: ٦٩٥٨" (٥/١٤٤،٥٨)، طبع دارالمعرفة للطباعة والنشر، بیروت.

(۲) "فیض القدیر شرح الجامع الصغیر": المناوی "حرف الکاف، باب کان، حدیث ٦٩٥٨" (٥/، ٥٩ا)، طبع دارالمعرفة للطباعة والنشر، بیروت.

(۳) "التعلیقات السلفیة علی سنن النسائی": غیر مقلد عالم عطاء الله حنیف بھوجیانی "کتاب الطهارة، باب البول فی الاناء، زیر حدیث: ۳۲، حاشیه: ۱۳" (۱/۷)، طبع المکتبة السلفیة، لاهور.

(٤) "تنقیح الرواة فی تخریج احادیث المشکوة": غیر مقلد محدث احمد حسن دہلوی "کتاب الطهارة، باب آداب الخلاء، الفصل الثانی، حدیث امیمة" (۱/۷۱)، طبع دارالدعوة السلفیة، لاہور.

(٥) "موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان": الهیثمی "کتاب الطهارة، باب: ٤ البول فی القدح، حدیث: ۱۳۱" (ص: ۲۵)، طبع دارالکتب العلمیة، بیروت.

و "التعلیق علی شرح السنة للبغوی" ...... "کتاب الطهارة، باب البول فی الاناء، تعلیق: ۱" (۱/۳۸۸)، طبع بیروت.

و "الصحیح": ابن حبان، المرتّب "باب الاستطابة، ذکر الخبر الدال علی صحة ماتأولنا قوله صلی الله تعالی علیه وآله وسلم، حدیث: ۱۴۲۳" (۳/۲۹۳)، طبع مؤسسة الرسالة، بیروت.

(٦) "الصحیح المستدرك علی الصحیحین": الحاکم، وبذیله "تلخیص المستدرك": الذهبی "کتاب الطهارة، البول فی القدح" (۱/۱٦٧، ۸)، طبع دارالکتاب العربی، بیروت.

حَسْبَ مَا يُفْهَمُ مِنْ كَلَامِ ابْنِ حَجَرٍ "تِلْمِیْذِ دَار قطنی، حافظ اَبُو ذَر الھَرَوی" (۱)، اور حافظ سُیُوطی (۲)، وغیرہم بہت سے محدّثینِ کِبار نے، نیز غیر مقلّدین کے مایۂ فخر و ناز محدّثِ اَلبانی نے (۳)، بلکہ خود ناقِد نے اپنے تنقیدی مضمون میں (٤) اِن کی حدیث کو "صحیح" بتایا ہے، بلکہ امامِ غیر مقلّدین محدّثِ اَلبانی نے یہ نعرۂ حق بھی بلند کیا ہے: "قَدْ صَحَّحَهٗ

---

(۱) "تلخیص الحبیر فی تخریج الرافعی الکبیر": العسقلانی "کتاب الطهارة، باب بیان النجاسات والماء النجس، حدیث: ۲۰" (۳۲/۱)، طبع المکتبة الاثرية، سانگله هل.

(۲) "الجامع الصغیر من احادیث البشیر والنذیر": السیوطی "حرف الکاف، باب کان" (۱۱۱/۲)، طبع المکتبة الاسلامیة، سمندری.

و "الخصائص الکبری": لسیوطی "ذکر الخصائص التی اختص بها عن امته الخ، قسم الکرامات، باب اختصاصه صلی الله تعالی علیه وسلم بطهارة دمه وبوله وغائطه" (۲۵۲/۲)، طبع مطبعة مجلس دائرة المعارف، حیدر آباد، دکن.

(۳) "صحیح سنن ابی داؤد": البانی "کتاب الطهارة، باب فی الرجل یبول باللیل فی الاناء الخ، باب: ۱۳، حدیث: ۱۹-۲۴" (۸/۱)، طبع مکتب التربية العربی لدول الخلیج، الریاض.

و "صحیح سنن النسائی": البانی "کتاب الطهارة، باب البول فی الاناء، باب: ۲۹، حدیث: ۳۲" (۹/۱)، طبع مکتب التربية العربی لدول الخلیج، الریاض.

و "صحیح الجامع الصغیر وزیادته الفتح الکبیر": السیوطی "حرف الکاف، باب کان، حدیث: ۲۸۳۲" (۸۲۳/۲)، طبع المکتب الاسلامی، بیروت.

(٤) "تنقیدی مضمون": غیر مقلد مفتی جامعه اثریه، جهلم، محمد یعقوب قریشی (سطر: ۱۸، ۱۹)، جاری کرده از دارالافتاء، جامعه اثریه جهلم.

جَمَاعَةٌ۔ اسے جماعتِ محدّثین نے صحیح قرار دیا ہے۔" (۱)

۶۔ "اُمَیمَہ بنتِ رُقَیقَہ" حسبِ تصریحِ محدّثین یہ خاتون سرکارِ دوعالم صلّی اللہُ تعالیٰ علیہِ وآلہٖ وسلّم کی قرابتدار اور صحابیہ ہیں۔ اور صحابہ سبھی عادل ہیں۔ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وَعَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ۔

یہ ہے بحی طبرانی کی "حدیث اُمَیمَہ بنتِ رُقَیقَہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا! جسے امام سُیُوطی نے "اَلْخَصَائِصُ الْکُبْرٰی" میں نقل فرمایا تھا، جس کی سند نہایت قوی اور اس کے تمام راوی ثقہ وبلند پایہ محدّثین میں سے ہیں۔ اس میں حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے پیشابِ مبارک کو صحابیہ کے پینے کا واقعہ بھی موجود ہے۔ نہ تو اس کی سند میں "ابو مالک نخعی" نام کا کوئی ضعیف راوی ہے، اور نہ یہاں غلطی سے پی لینے کا کہیں ذکر ہے۔ خوب غور سے دیکھ کر اطمینان فرمالیجیے!

ایک ضعیف سند کو لے کر حدیث کی دیگر قوی اَسانید کو بھی ضعیف کر دکھانا، کہاں کا اِنصاف ہے؟

طبرانی کی درجِ بالا "حدیثِ اُمَیمَہ" کی تصحیح اور اس کے رِجال کی توثیق کے مُتَّصلاً بعد حافظ الھیثمی نے طبرانی کی ایک اور حدیث کو بیان کیا

(۱) "التحقيق لمشكوة المصابيح": الالباني "كتاب الطهارة، باب آداب الخلاء، الفصل الثاني، حديث: ۳۶۲، حاشيه: ۲" (۱/۱۱۶)، طبع المكتب الاسلامي، بيروت ودمشق.

ہے۔ جسے ہم "حدیثِ اُمِّ اَیمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام سے ذکر کرتے آئے ہیں۔ اِسی میں اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پیشابِ مبارکِ نبوی کو پینے کا واقعہ مذکور ہے۔ اسے ہی ناقد صاحب نے اپنی تنقید میں "اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْرُ" لِلطّبرانی (۲۵/۸۹) سے نقل کیا ہے۔ اسے ہی بنیاد بنا کر موصوف نے بَولِ مُبارکِ نبوی کو پینے کی تمام روایات کو ضعیف بنا کر انہیں یکسر مسترد کر دیا ہے۔ فَیَا لَلْعَجَب! اِسی روایت کے آخر میں حافظ الھیثمی نے یہ ریمارک دیا: "فِیْہِ اَبُوْ مَالِكٍ النَّخْعِيُّ وَھُوَ ضَعِیْفٌ۔" یعنی اس روایت کی سند میں ابو مالک نخعی ہے، اور وہ ضعیف ہے۔ (۱)

خدارا انصاف! حدیث اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سند میں ابُو مالک نخعی کے پائے جانے کی وجہ سے طبرانی کی مذکورہ بالا قَوِیُّ الإسناد حدیثِ اُمَیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیوں کر ضعیف ہو جائے گی؟

اَحادیث وفضائلِ نبوی کے ساتھ مجرمانہ لا پرواہی و تعصُّب کا سُلوک کیوں؟

یہاں یہ بات بھی قابلِ توجُّہ ہے کہ "اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْرُ لِلطَّبْرَانِی" میں جہاں جلد: ۲۵ میں یہ "حدیثِ اُمِّ اَیمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہا ضعیف سند کے ساتھ موجود ہے، وہاں اس سے قبل جلد: ۲۴ میں پیشاب

---

(۱) "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد": الهيثمي "كتاب علامات النبوة، باب منه في الخصائص، باب منه" (۲۷۱/۸)، طبع دار الكتاب العربي، بيروت.

مبارک کے پینے سے متعلق دو مختلف حدیثیں بروایتِ "اُمَیْمَہ بنتِ رُقَیْقَہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا قوی سندوں کے ساتھ بھی موجود تھیں(۱)۔ ہمارے ناقِد نے اپنی دُوررَس نگاہوں سے جلد: ۲۵ میں اُمّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ضعیف روایت کو تو تاڑلیا، اوراس پہ تنقید کرڈالی، مگراس سے پہلی جلد میں حضرتِ اُمَیْمَہ کی دو قوِیُّ الْاِسْنَاد حدیثوں کو یکسر نظرانداز کردیا۔ شوقِ تنقید میں احادیثِ مُبارکہ وفضائلِ نَبَوِی کے ساتھ یہ مجرمانہ لاپرواہی وتعصُّب کاسُلوک، آخر کیوں؟ ــــ وَاللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔

(۱) دونوں حدیثوں کا تفصیلی حوالہ گزر چکا ہے۔ ۱۲ القادری

”حدیث ام ایمن“ کی تضعیف کا جواب

رہا حدیثِ اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طَبرانی کی سند میں ضعیف راوی ”ابو مالک نخعی“ کا پایا جانا، تو یہ ہمیں اَصلاً مُضِر نہیں ہے۔ بناء بر وُجوہِ ذیل:

پہلا جواب

اَوّلاً اِس لئے کہ عظیم و جلیل اَئِمَّۂ حدیث نے ”حدیثِ اُمِّ ایمن“ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنہا کو صحیح قرار دیا ہے۔ چنانچہ دارَ قطنی نے اِسے بخاری و مسلم کی شرائط کے مِعیار پر صحیح فرمایا، امام قاضی عیاض المالکی نے بھی اِسے ڈنکے کی چوٹ پر صحیح ٹھہرایا، اور امام مُحْیِ الدِّین النَّواوی نے اپنی کتاب ”شَرحُ المُہَذَّب“ میں اس کے صحیح ہونے کا اعلان فرمایا۔

قاضی عیاض اور امام دارَ قطنی کی تصحیح

چنانچہ امام قاضی عیاض رَحِمَہُ اللّٰہُ تعالیٰ لکھتے ہیں:

”وَحَدِیْثُ ھٰذِہِ الْمَرْأَۃِ الَّتِیْ شَرِبَتْ بَوْلَہٗ صَحِیْحٌ، اَلْزَمَ الدَّارَ قُطْنِیُّ مُسْلِماً وَّالْبُخَارِیَّ اِخْرَاجَہٗ فِی الصَّحِیْحِ۔“ (۱)

(۱) ”الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ“: القاضی عیاض ”القسم الاول، الباب الثانی فی تکمیل محاسنہ، فصل واما نظافۃ جسمہ ﷺ“ (۱/۶۱)، طبع مطبعۃ رستم مصطفی الحلبی، القاھرۃ.

"اور جس عورت نے حضور ﷺ کا بولِ مبارک

پیا اس کی حدیث صحیح ہے۔ (شرطِ بخاری و مسلم پر

ہونے کی بناء پر) دارقطنی نے مسلم و بخاری پر "صحیح"

میں، اس کی تخریج (نہ کرنے) کا الزام دیا ہے۔"

اس کے بعد قاضی صاحب نے فرمایا کہ اس عورت کا نام بی بی "برکۃ" ہے، اور اس کی کنیت اُمِّ ایمن بتائی گئی ہے۔ پھر اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے آخرِ حدیث میں کہا:

"فَقَالَتْ قُمْتُ وَاَنَا عَطْشَانَةٌ، فَشَرِبْتُهٗ وَاَنَا لَا

اَعْلَمُ۔"

"اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں

اُٹھی، اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو میں نے بے خبری

میں آپ کا پیشابِ مبارک پی لیا۔"

امام قسطلانی کا اس پر صاد

امام احمد القسطلانی اور امام محمد الزُّرقانی، امام نووی کی تصحیح نقل کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"(قَالَ النَّوَوِيُّ فِیْ شَرْحِ الْمُهَذَّبِ.......

حَدِیْثُ شُرْبِ الْمَرْاَةِ الْبَوْلَ صَحِیْحٌ) یَعْنِیْ اُمَّ اَیْمَنَ

رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، لِاَنَّهَا الَّتِيْ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيْ) اَنَّهَا شَرِبَتْ بَوْلَهٗ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، كَمَا مَرَّ قَرِيْبًا (قَالَ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)۔ ... (كَافٍ فِي الْاِحْتِجَاجِ)۔ "مُلَخَّصاً (۱)

''امام نووی نے ''شَرْحُ الْمُهَذَّب'' میں کہا کہ صحابیہؓ کے بولِ مُبارک پی لینے کی حدیث صحیح ہے۔ اس صحابیہ سے مراد اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں، کیونکہ انہی کی حدیث کو دارقطنی نے روایت کیا کہ انہوں نے حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا پیشاب مبارک پی لیا تھا، جیسا کہ قریب ہی میں گزرا۔ انہوں (نووی) نے کہا کہ یہ حدیث ''حَسَن صحیح'' ہے، جو اِحتجاج و اِستدلال کے لئے کافی ہے۔''

امام احمد القسطلانی شارحِ ''صَحِیْحُ الْبُخَارِی'' نے امام نووی کی تصحیح و روایتِ دارقطنی کا تذکرہ کیا، لیکن اس پر ایک لفظ بھی تنقید و جرح کا نہ کہا، حتیٰ کہ حدیثِ مذکور سے امام نووی کے اِحتجاج و اِستدلال کا بھی ذکر

---

(۱) ''المواهب اللدنية''، القسطلاني، مع ''شرح الزرقاني''، ''المقصد الثالث (كتاب الشمائل النبوية)، الفصل الاول في كمال خلقته وجمال صورته، آخر الفصل'' (۴/۲۲۳)، طبع دار المعرفة، بيروت.

کیا، مگر اس پر اعتراض نہ کیا، بلکہ اس پہ سکوتِ رضا فرمایا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امام نووی کی تصحیح کے ساتھ یہ امام محدّث بھی متفق ہیں۔

امام نووی کی تصحیح

امام نووی نے "حدیثِ اُمِّ اَیمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو صحیح قرار دیا۔ ان کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے:

"وَحَدِيْثُ شُرْبِ الْمَرْاَةِ الْبَوْلَ صَحِيْحٌ، رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ، وَقَالَ هُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَهُوَ كَافٍ فِي الْاِحْتِجَاجِ۔" (١)

"اور صحابیہ کے بولِ مبارکِ نبوی کو پینے کی حدیث صحیح ہے، اسے دارَ قطنی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث "صحیح" ہے۔ (نووی فرماتے ہیں) اور دلیل پکڑنے کے لئے یہ کافی ہے۔"

دیکھئے! "حدیثِ اُمِّ اَیمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو امام دارَ قُطنی کے عَلَی الاِعلان صحیح فرمانے کا تذکرہ کرنے کے بعد، امام مُحیُّ الدِّین النَّوَوی نہ صرف اس کی تائید فرمارہے ہیں، بلکہ اسے احتجاج واستدلال کے لئے بھی درست و کافی قرار دے رہے ہیں۔ یقیناً یہ آپ کی طرف سے اس

---

(١) "المجموع شرح المهذب": النووي "كتاب ..." (١/٢٣٣).
طبع دار الفكر، بيروت.

حدیث کی تصحیح ہے۔

محدّثِ کبیر علی القاری نے بھی اسے صحیح ٹھہرایا

ایسے ہی امام محدّث مُلّا علی القاری نے بھی جو کہ دسویں، گیارھویں صدی ہجری میں مکۃ المکرمہ کے مفتیِ اعظم و محدّثِ اعظم ہوئے، "حدیثِ اُمِّ ایمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو واشگاف الفاظ میں "صحیح" ٹھہرایا۔ موصوف فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا بولِ مُبارک بی بی "بَرَکَۃ اُمِّ اَیمَن" رضی اللہُ تعالیٰ عنہا و بی بی "بَرَکَۃ اُمِّ یُوسُف" رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں نے پیا۔ تھوڑا سا آگے چل کر فرماتے ہیں:

"وَصَحَّ عَنْ بَرَکَۃَ الْاُوْلٰی، قَالَتْ:

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ لَیْلَۃٍ اِلٰی فَخَّارَۃٍ فِیْ جَانِبِ الْبَیْتِ فَبَالَ فِیْھَا فَقُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا عَطْشَانَۃٌ، فَشَرِبْتُ مَا فِیْھَا وَاَنَا لَا اَشْعُرُ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اُمَّ اَیْمَنَ! قُوْمِیْ! فَاَھْرِیْقِیْ مَا فِیْ تِلْکَ الْفَخَّارَۃِ! فَقُلْتُ وَاللّٰہِ شَرِبْتُ مَا فِیْھَا۔ فَضَحِکَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ۔ ثُمَّ قَالَ اَمَا وَاللّٰہِ

لَا يَتَّجِعَنَّ بَطْنُكِ اَبَدًا ا " (۱)

"اور اَوَّلُ الذِّکْر بی بی "بَرَکَۃ (اُمِّ اَیْمَن) " رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ حدیث صحیح ہے کہ انہوں نے کہا:

رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ایک رات اُٹھ کر گھر کے ایک کونے میں رکھے ہوئے مٹّی کے ایک برتن کے پاس تشریف لائے، پھر اس میں پیشاب فرمایا۔ رات کے کسی حصّے میں مَیں بیدار ہوئی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو جو کچھ برتن میں تھا مَیں بے خبری میں اسے پی گئی۔ صبح کے وقت رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اے اُمِّ اَیمن! اُٹھو! اور جو کچھ اس مٹّی کے برتن میں ہے اُسے بہادو! میں نے عرض کیا: خدا کی قسم جو کچھ اس میں تھا وہ تو میں نے پی لیا ہے۔ تو حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں کھل گئیں۔ پھر فرمایا: سُنو! قسم اللہ کی! تمہارے پیٹ میں کبھی تکلیف نہ ہوگی۔"

---

(۱) "جمع الوسائل فی شرح الشمائل": القاری "باب ماجاء فی عطر رسول ﷺ" (۲/۳)، طبع دار المعرفة للطباعة والنشر، بیروت.

اَئِمۂ محدِّثین کی جماعتِ کثیرہ کی طرف سے حدیث کی توثیق

امام و محدِّثِ شہیر علاّمہ علی القاری "حدیثِ اُمّ ایمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نقل و تصحیح فرمانے کے بعد، اَئِمۂ محدّثین کی جماعتِ کثیرہ کی طرف سے بھی اس کی توثیق و حُجیّت نقل فرماتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

"قَالَ ابْنُ حَجَرٍ وَبِهٰذَا اسْتَدَلَّ جَمْعٌ مِّنْ اَئِمَّتِنَا الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَغَيْرُهُمْ عَلٰى طَهَارَةِ فَضَلَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔"

"امام ابن حجر فرماتے ہیں اسی (حدیثِ اُمّ ایمن) رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہمارے اَئِمۂ متقدّمین کی عظیم جماعت اور دیگر فقہاءِ محدّثین نے، فضلاتِ نبوی علیٰ صاحبِہا الصلوٰۃ والسلام کے پاک ہونے پہ اِستدلال فرمایا ہے۔" (دیکھو! حوالۂ مذکورہ)

اور یہ اِستدلال و اِحتجاج یقیناً ان کثیر اَئِمۂ دین کی طرف سے اس حدیث کی واضح توثیق و تائید ہے۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْد

تصحیحِ اَئِمّہ کا مَدار ضعیف روایت نہیں، دیگر قوی اَسانید ہیں

امام دار قطنی، امام قاضی عیاض، امام مُحیِ الدِین النَّوَوِی اور امام مُلّا علی القاری رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعَالیٰ نہایت جلیلُ القدر اَئِمّۂ مُحَدِّثِین سے ہیں۔ یہ حضرات، بالخصوص دارَ قطنی اور علیّ القاری حدیثِ اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس روایت سے بھی واقف و مطّلِع ہیں جس کی سند میں "ابو مالک نخعی" ہے۔ نیز "ابُو مالک نخعی" کے ضعیف ہونے سے بھی بخوبی آگاہ ہیں، جیسا کہ دارَ قطنی کی "کِتَابُ الْعِلَل" اور عَلِیّ القاری کی "شَرحُ الشِّفَاء" کی عبارات سے واضح ہے۔ اِن ثِقاتِ ماہرین کا "حدیثِ اُمِّ اَیمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو زور و شور سے صحیح فرمانا، نیز امام ابنِ حَجَر کے ارشاد کے مطابق اَئِمّۂ مُحَدِّثِین کی کثیر جماعت کا پُورے وثوق کے ساتھ اس حدیث سے اِستدلال و احتجاج کرنا، اس بات کی دلیل ہے کہ اس حدیث کا مدار طَبرانی و حاکم وغیرہ کی اِن سندوں پر نہیں جن میں "ابو مالک نخعی" پایا جاتا ہے۔ بلکہ اس کی بعض ایسی سندیں بھی ہیں جو "ابو مالک نخعی" کے وجود سے پاک اور اعلیٰ معیار کی صحیح ہیں۔

چنانچہ امام علی القاری، امام قاضی عیاض کے کلام میں "اِلزَامُ دَارَقُطنِیْ لِلْبُخَارِیِّ وَمُسْلِم" کی وَجہ بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اِذْ رِجَالُہٗ کَرِجَالِہِمَا فِی الضَّبْطِ وَالْعَدَالَۃِ وَغَیْرِہِمَا........ وَالْحَاصِلُ اَنَّ ہٰذَا الْحَدِیْثَ فِیْ

مَرْتَبَةِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ اتَّفَقَ عَلَيْهِ الشَّيْخَانِ مِنْ كَمَالِ الصِّحَّةِ، وَإِنْ لَّمْ يُخْرِجَاهُ فِيْ جَامِعَيْهِمَا." (۱)

"کیونکہ اس (حدیثِ اُمِّ اَیمن) کے راوی ضبط وعدالت، ودیگر شرائطِ صحت میں بخاری ومسلم کے رِجال کی طرح ہیں۔ حاصل یہ کہ یہ حدیث کمالِ صحت کے لحاظ سے بخاری ومسلم کی مُتّفَقٌ عَلَیْہ حدیث کے مرتبے پر ہے، اگرچہ انہوں نے اپنی صَحِیْحَیْن میں اس کی تخریج نہیں کی۔"

"حدیثِ اُمِّ اَیمن" کی ایک اِسناد جو ابو مالک نخعی کے وُجود سے پاک ہے

حافظ ابنِ کثیر لکھتے ہیں:

"قَالَ الْحَافِظُ أَبُوْ يَعْلٰى ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ أَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ قُتَيْبَةَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، قَالَتْ:

كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ

(۱) "شرح الملا علي القاري علی الشفاء" بهامش "نسيم الرياض شرح شفاء القاضي عياض"، "القسم الاول، الباب الثاني في تكميل محاسنه، فصل وامانظافة جسمه ﷺ" (۱/۳۶۱)، طبع المطبعة الازهرية المصرية، القاهرة.

وَسَلَّمَ فَخَّارَةٌ يَبُوْلُ فِيْهَا۔ فَكَانَ إِذَا أَصْبَحَ يَقُوْلُ
يَا أُمَّ أَيْمَنَ! صُبِّيْ مَا فِي الْفَخَّارَةِ! فَقُمْتُ لَيْلَةً وَأَنَا
عَطْشٰى، فَشَرِبْتُ مَا فِيْهَا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا أُمَّ أَيْمَنَ! صُبِّيْ مَا فِي الْفَخَّارَةِ!
فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ!
قُمْتُ وَأَنَا عَطْشٰى، فَشَرِبْتُ مَا فِيْهَا۔ فَقَالَ: إِنَّكِ
لَنْ تَشْتَكِيَ بَطْنَكِ بَعْدَ يَوْمِكِ هٰذَا أَبَدًا! " (۱)

"حافظ ابو یعلیٰ نے کہا ہم سے محمد بن ابو بکر المُقدّمی
نے حدیث بیان کی، انہوں کہا ہم سے مسلم بن قُتَیبَہ نے
حدیث بیان کی، انہوں نے حُسین بن حَرب سے، اور
انہوں نے یعلیٰ بن عُطاء سے، پھر انہوں نے ولید بن
عبدالرحمٰن سے، انہوں نے اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت کیا، فرماتی ہیں کہ:
رَسُوْلُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے یہاں
ایک مٹی کا برتن ہوتا تھا جس میں آپ (رات کے وقت)
پیشاب فرماتے۔ جب صبح ہوتی تو فرماتے: اے اُمِّ اَیمن!

(۱) "البداية والنهاية": ابن كثير "ذكر عبيده ﷺ وامائه الخ، واما إماؤه، ومنهن بركة ام ايمن" (۳۲۲/۵)، طبع مكتبة المعارف، بيروت.

رَضی اللہ تعالیٰ عنہا مٹی کے برتن میں جو کچھ ہے اسے گرا دو! تو میں ایک رات اُٹھی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی، تو جو کچھ برتن میں تھا میں نے اسے پی لیا۔ تو رَسُولُ اللہ صلّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسَلَّم نے (بوقتِ صُبح) فرمایا: اے اُمِّ اَیمن! رضی اللہُ تعالیٰ عنہا جو کچھ مٹی کے برتن میں ہے اُسے بہادو! اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ (رات کو) میں اُٹھی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی، تو جو کچھ برتن میں تھا میں اسے پی گئی۔ تو آپ نے فرمایا: اِس میں شک نہیں کہ آج کے بعد تمہیں اپنے پیٹ میں بیماری کی شکایت ہرگز نہیں ہوگی۔"

دیکھ لیا آپ نے؟ یہ حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے۔ اِس کی سند عام سَندوں سے بالکل مختلف اور نئی ہے۔ اس میں دُور دُور تک "ابو مالک نخعی" ضعیف راوی کا کہیں نام ونشان موجود نہیں۔ اُمِّ اُیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بَولِ مُبارکِ نبوی کو پینے کا صراحتًا ومفصّلًا ذکر بھی ہے، بھُول کر پینے کا تذکرہ بھی نہیں۔ اور بعدَ ازاں بشارتِ نبوی کا ذکر بھی ہے۔

یوں ہی اگر انہماک اور محنت سے تلاش کی جائے تو اس کی مزید اسانید بھی دریافت ہونے کی امید ہے۔

عِلَلِ دارَقُطنی کے حوالے سے ایک شُبہ کا ازالہ

اور امامِ دارَقطنی کا اپنی "کِتَابُ الْعِلَل" میں کہنا کہ "یہ حدیث مضطرِب ہے، جو کہ ابو مالک سے مروی ہے، اور وہ ضعیف ہے" حدیث کی سندوں کے متعدِّد ہونے کے پیشِ نظر، اِس حدیث کو امام موصوف کے "صحیح" فرمانے کے خلاف نہیں ہے۔ چنانچہ "حَسَن، صحیح" کے الفاظ بھی تعددِ اسانید پر دلالت کر رہے ہیں۔ مضطرِب یا ضعیف کہنا صرف اس سند کے اعتبار سے ہے جس میں "ابو مالک نخعی" ہے جیسا کہ خود دارَ قطنی کے کلام سے ظاہر ہے، اور صحیح کہنا دیگر قوی اَسانید کی وجہ سے ہے جن میں "ابو مالک نخعی" نہیں پایا جاتا۔

الغرض طبرانی و حاکم وغیرہ کی بعض سندوں میں "ابو مالک نخعی" کے پائے جانے کی وجہ سے "حدیثِ اُمِّ اَیمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مطلقاً ضعیف قرار نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ دارَقطنی وغیرہ کِبارِ محدِّثین کے اِرشادات سے ثابت ہے کہ اس کی اور سندیں بھی ہیں جو "ابو مالک نخعی" کے وُجود سے پاک اور مرتبۂ صحیح کے اعلیٰ معیار کے مطابق ہیں، جن کی بناء پر انہوں نے اِسے "حَسَن، صحیح" فرمایا ہے۔

ائمہ کی قوی اسانید کا ہمارے سامنے نہ ہونا، صحتِ حدیث میں قادِح نہیں

ان ائمۂ کرام کی قوی اسانید کا بالتفصیل ہمارے، یا ہمارے ناقِد کے زیرِ نظر نہ ہونا بھی صحتِ حدیث میں قادِح نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ عدمِ علم عدمِ ثبوت کو مُستلزِم نہیں ہو سکتا، اور نہ ہی عدمِ وِجدان عدمِ وُجود کی دلیل ہو سکتا ہے۔

اور پھر غور فرمایئے! ان عظیم و جلیل ائمۂ حدیث کی مہارتِ فنّی، وُسعَتِ علمی، کثرتِ طُرُق وَاَسانید پر عبُور، اور کثرتِ معلومات کے سامنے ہماری اور ہمارے میاں ناقِد کی حیثیتِ علمی ہی آخر کیا ہے؟ کہ ان کی تصحیح کو بغیر دلیل وحجت کے ٹُھکرا دیں۔ ہم جیسے کم علم تو اِن کے سامنے طفلِ مکتب کہلانے کے قابل بھی نہیں۔ تو پھر کیوں نہ اِنْ اَئمّہ کی ماہرانہ رائے کو قبول، اور ان کی تصحیح کا اعتبار کیا جائے؟ خصوصاً جبکہ اس کے خلاف پر کوئی دلیل بھی موجود نہیں۔ وَاللّٰهُ الْهَادِیْ۔

دوسرا جواب

اصل دلیل حدیثِ اُمیمَۃ و حدیثِ اُمِّ اَیمَن کی قویُّ الْاِسْنَاد رِوایات ہیں، رِوایتِ نخعی محض مُتابِع ہے

ثانیاً اس لیئے کہ پیشابِ مبارکِ نَبَوی کے پینے کا ثُبوت طَبرانی

وحاکم کی اس ضعیف روایت میں منحصر نہیں جس کی سند میں "نخعی" مذکور ہے۔ بلکہ اس مسئلہ میں اصل اعتماد "اُمَیْمَہ بنت رُقَیْقَہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قوِیُّ الاِسناد حدیثوں اور "حدیثِ اُمّ ایمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قوی طریقوں پر ہے۔ اور طبرانی وحاکم کی روایتِ بالا اس کی مُتابِع ومُؤیّد ہے۔ اور مُتابَعَت میں ضعیف روایت پیش کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ کبارِ محدّثین کے قول وفعل سے ایسا ہی منقول ومروی ہے۔

تیسرا جواب

فضائل میں ضعیف حدیث بھی مقبول ہوتی ہے

ثالثاً اس لئے کہ مسئلہ زیرِ بحث کی قویُّ الاِسناد روایات کو الگ رکھ کر اگر صرف ابو مالک نخعی کی روایت کو سامنے رکھا جائے، تو ہمارا مقصد فقط اسی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ہمارا مقصود فقط ایک فضیلتِ نبوی کا اظہار ہے۔ اور بابِ فضائل میں حدیثِ ضعیف غیر موضوع بھی مقبول ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں کبارِ ائمۂ محدّثین کے ارشادات وتوسُّعات طلبۂ علمُ الحدیث پر مخفی نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ روایتِ ابو مالک صرف ضعیف ہی ہے، موضوع تو نہیں، بلکہ ضعیف بھی آخری اور شدید درجے میں نہیں ہے، کیونکہ ائمۂ جرح وتعدیل نے "ابو مالک نخعی" کو مُتّہم بالکذب تو نہیں ٹھہرایا ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

حدیث بیہقی پر تنقید اور اس کا جواب

وہابی تنقید

بیہقی کی حدیث پر تنقید فرماتے ہوئے جنابِ ناقد لکھتے ہیں:

> "بیہقی میں یہ روایت تو موجود ہے لیکن اس میں ام ایمن کے پیشاب کے پینے کا ذکر موجود نہیں"

جواب

خلطِ مبحث، حواس باختگی یا مکاری

ہماری گزارش یہ ہے کہ امام سیوطی نے بیہقی کے حوالے سے "حدیثِ اُمیمہ" رضی اللہ عنہا کو بیان کیا ہے، "حدیثِ اُمّ ایمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نہیں۔ "حدیثِ اُمّ ایمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہا، جس میں اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور کا پیشابِ مُبارک پینے کا خود اپنا واقعہ بیان کرتی ہیں، یہ "حدیثِ اُمیمہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بالکل مختلف ایک علٰحدہ حدیث ہے۔ اس کا "حدیثِ اُمیمہ" سے کوئی تعلق نہیں، نہ ہی یہ بیہقی کے حوالے سے مذکور ہے۔ تو اس کے باوجود "اُمّ ایمن (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پیشابِ مُبارک پینے کا ذکر" بیہقی کی "حدیثِ اُمَیمہ" کے

اندر تلاش کرنا، اور اس کے وہاں موجود نہ ہونے پر طعن کرنا بالکل ایسا ہی احمقانہ معاملہ ہے جیسے کسی شخص کو بتادیا گیا ہو کہ راقم الحروف گجرات، اور ناقد صاحب جہلم میں رہتے ہیں، اس کے باوجود وہ شخص راقم کا گھر جہلم میں یا ناقد کا گھر گجرات میں ڈھونڈتا پھرے، اور پھر نہ ملنے پر برہمی و ناراضگی کا اظہار کرنے لگے۔ ظاہر ہے کہ ایسا کام وہی شخص کر سکتا ہے جو خود حواس باختہ ہو، یا مکّار کہ دوسروں کو مغالطہ دے کر بے وقوف بنانا چاہتا ہو۔

بیہقی کی "حدیثِ اُمیمہ" میں "اُمِّ ایمن (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے پیشابِ مُبارک پینے کا ذِکر" موجود ہونے کا جب کسی نے دعویٰ ہی نہیں کیا تھا تو اس پر تنقید کیسی؟

بہر حال ناقد نے یہاں پہ جو خلطِ مُبحث کر کے دو علیحدہ علیحدہ حدیثوں کو ایک بنا دیا، پھر اس پہ خود ہی تنقید بھی کر ڈالی، یہ بات شانِ علم ودیانت کے خلاف ہے۔

تنقیدِ مزید

جنابِ ناقد مزید فرماتے ہیں:

> اس میں صرف اتنے الفاظ موجود ہیں:
>
> "عن حكيمة بنت اميمة بنت رقيقة عن

امها قالت كان للنبی صلی الله علیه وسلم قدح من عیدان تحت سریرہ یبول فیه باللیل۔" (سنن الکبری البیہقی۔ جلد اول کتاب الطہارۃ صفحہ ۹۹)

امام سُیوطی پر غلط بیانی کا الزام

امام سُیوطی نے بیہقی کے حوالے سے "حدیثِ اُمَیمہ" میں ایک صحابیہ خاتون کے پیشابِ مُبارک نبوی کو پینے کا واقعہ بیان کیا تھا۔ اس پر ناقد نے یہ اعتراض کیا ہے کہ: "بیہقی میں یہ حدیث موجود ہے، رات کو لکڑی کے برتن میں حضور کا پیشاب فرمانا بھی اس میں موجود ہے، لیکن صحابیہ کے اسے پینے کا ذکر اس میں موجود نہیں۔" نتیجہ یہ ہوا کہ حدیثِ زیرِبحث میں بیہقی کے حوالے سے علاّمہ سُیوطی کا صحابیہ کے بولِ مبارک کو پینے کو نقل کرنا، ناقد کے بقول غلط ہے، اور یہ کہ بولِ مُبارک پینے کا واقعہ بیہقی میں ہے ہی نہیں۔

جواباً گزارش ہے کہ یہ اعتراض جنابِ ناقد کی محض غلط فہمی یا غلط بیانی کا کرشمہ ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ صحابیہ کے پیشاب مبارک پینے کا واقعہ ناقد کے علی الرّغم بیہقی میں "حدیثِ اُمَیمہ" کے اندر موجود ہے۔ جسے ہم چند سُطُور کے بعد تفصیل سے پیش کرنے والے ہیں۔

امام سُیوطی کی عادت

"اَلْخَصَائِصُ الْکُبْرٰی" میں امام سُیوطی کی عادت یہ ہے کہ جہاں بیہقی کی "سنن" سے کسی حدیث کو نقل کرتے ہیں، وہاں علی العموم "اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ فِی السُّنَنِ" یا "اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ فِی السُّنَنِ الْکَبِیْرِ" یا ان کے ہم معنیٰ الفاظ استعمال کر کے واضح کر دیتے ہیں کہ یہ حدیث "سُنَنِ بیہقی" سے منقول ہے، اور جہاں بیہقی کی "دَلَائِلُ النُّبُوَّۃ" سے نقل کرتے ہیں، وہاں عموماً صرف "اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ" کے الفاظ فرماتے ہیں، اور ساتھ "فِی السُّنَنِ" وغیرہ کی قید ذکر نہیں کرتے۔

حدیث زیرِ بحث (حدیثِ اُمَیمہ) کو چونکہ آپ نے بیہقی سے بغیر قیدِ "سُنَن" کے نقل کیا ہے، اس لئے یہ حدیث بیہقی کی کتاب "سُنَنِ کُبریٰ" یا "سُنَنِ کبیر" سے نہیں بلکہ ان کی دوسری کتاب "دَلَائِلُ النُّبُوَّۃ" سے منقول ہونی چاہئے۔ اس کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ پیشابِ مُبارکِ نبوی کے پینے کی یہ حدیث فضائلِ نبوی کے موضوع سے تعلق رکھتی ہے، اور بیہقی کی اس موضوع کے ساتھ مختص کتاب "دَلَائِلُ النُّبُوَّۃ" ہی ہے۔ جبکہ ان کی "سُنَن" بیانِ احکام کے لئے مخصوص ہے۔

ناقد کے تَعاقُب میں "سُنَنِ بَیہقی" کی طرف پیش قدمی

لیکن چونکہ حدیث زیرِ بحث پہ گفتگو کو ہمارے ناقد صاحب خواہ مخواہ "سُنَنِ بَیْہَقِیْ" میں لے گئے ہیں، لہٰذا ہم بھی ان کے پیچھے پیچھے "سُنَن" ہی کی طرف چلتے ہیں۔ وَمَاتَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ تَعَالٰی

زیرِ گفتگو حدیث کا اصل محل اگرچہ بَیہقی کی "دَلَآئِلُ النُّبُوَّۃ" ہونی چاہیے، مگر جنابِ ناقِد کے پاسِ خاطِر سے ہم اس کا متبادل، بلکہ نِعْمَ الْبَدَل "سُنَنِ بَیْہَقِیْ" ہی سے پیش کرتے ہیں۔

ع:

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

"سُنَنِ بَیہقی" سے مکمل و صحیح حدیث

ملاحظہ فرمایئے!

"اَخْبَرَنَا اَبُوْنَصْرٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ قَتَادَۃَ، ثَنَا اَبُوالْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَامِدٍ الْعَطَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ حُکَیْمَۃُ بِنْتُ اُمَیْمَۃَ، عَنْ اُمَیْمَۃَ اُمِّھَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ فِيْ قَدَحٍ مِنْ عَيْدَانٍ، ثُمَّ وُضِعَ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ۔ فَبَالَ فَوَضَعَ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ۔ فَجَآءَ فَأَرَادَهٗ، فَإِذَا الْقَدَحُ لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ۔ فَقَالَ لِامْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بَرَكَةُ، كَانَتْ تَخْدُمُهٗ لِأُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُنَّ، جَآءَتْ مَعَهَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، أَيْنَ الْبَوْلُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ هٰذَا الْقَدَحِ؟ قَالَتْ شَرِبْتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ!" (۱)

"ہمیں ابو نصر عمر بن عبد العزیز بن عمر بن قتادہ نے بتایا، انہوں نے کہا کہ ہم سے ابو الحسن محمد بن احمد بن حامد العطار نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے احمد بن الحسن بن عبد الجبار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں یحییٰ بن معین نے بتایا، وہ حجاج سے، اور وہ ابن جُریج سے روایت کرتے ہیں، ابن جُریج نے کہا کہ مجھ کو حُکیمہ بنتِ اُمیمہ نے بتایا، وہ اپنی والدہ اُمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں

(۱) "السنن الکبری" : البیہقی "کتاب النکاح، جماع ابواب ماخص به رسول اللهﷺ دون غیرہ، باب ترکه الانکار علی من شرب بوله ودمه" (۶۷/۷)، طبع مطبعة مجلس دائرة المعارف، حیدر آباد، دکن.

کہ :

"نبی پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم لکڑی کے ایک برتن میں پیشاب فرماتے تھے ، پھر اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ تو ایک مرتبہ حضور نے (اس میں) پیشاب فرمایا، اور اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا گیا۔ پھر حضور تشریف لائے تو اس میں پیشاب کرنے کا ارادہ فرمایا، (دیکھا) تو برتن میں کچھ بھی نہ تھا۔ تو آپ نے ایک خاتون سے ارشاد فرمایا جس کا نام "بَرَکَۃ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا، جو اُمّ حَبِیبَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حبشے کے علاقے سے آئی ہوئی تھیں، اور ان کے یہاں حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت کرتی تھیں، اس پیالے میں جو پیشاب پڑا تھا وہ کہاں ہے ؟ اُنہوں نے عرض کیا : "یارسُولَ اللہ! صلّی اللہُ تعالیٰ علَیہ واٰلہٖ وسلّمَ میں نے اسے پی لیا ہے۔"

لیجئے! ثابت ہو گیا کہ پیشاب مبارک پینے کا واقعہ بفضلہٖ تعالیٰ بیہقی کی "حدیثِ اُمَیمَہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں موجود ہے۔ اور امام سُیوطی نے اسے نقل کر کے کوئی غلطی نہیں کی۔ بلکہ اس پر خواہ مخواہ اور بالکل بے جا

تنقید کر کے غلطی، غلط بیانی اور مغالطہ دہی کا ارتکاب خود جنابِ ناقد نے کیا ہے۔

نیز ملاحظہ فرمالیجئے! کہ اس کی سند میں "ابو مالک نخعی" بھی نہیں ہے، اور اس کے تمام رجال بھی قوی ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

حدیث کو کہیں مختصر اور کہیں مکمل بیان کرنا طریقۂ محدثین ہے

خیال رہے کہ ایک حدیث کو مختلف مناسبات کی بناء پر کتاب کے متعدد مقامات پہ، کہیں اختصار سے اور کہیں کامل بیان کرنا محدثین کی عادت اور طریقہ ہے۔ کتبِ احادیث میں بالخصوص "صَحِیْحُ الْبُخَارِیْ" میں اس کا مشاہدہ بے شمار مرتبہ کیا جاسکتا ہے۔

چونکہ "حدیثِ اُمَیْمَہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ابتدائی حصہ رات کے وقت برتن میں پیشاب کرنے کے مسئلے پر مشتمل ہے۔ اور آخری حصہ جس میں پیشابِ مبارک کے پینے کا بیان ہے، فضائلِ نبوی سے متعلق ہے۔ لہٰذا بیہقی نے جب اسے "کِتَابُ الطَّهَارَة" کے "اَبْوَابُ الْاِسْتِطَابَة" میں "برتنوں میں پیشاب کرنے کے باب" میں بیان کیا، تو اس مقام کی مناسبت سے حدیث کے صرف ابتدائی حصے کو بیان کرنے پر اکتفاء کیا، اور جب اسے "کِتَابُ النِّکَاح" کے ضمن میں خصائصِ نبوی

کے مبحث میں بیان کیا تو اس مقام کی مناسبت سے حدیث کو مع آخری حصے کے پورا بیان کر دیا۔

بیہقی کی پوری حدیث سے ناقدِ وہابی کی چشم پوشی

جنابِ ناقد نے دانستہ یا نادانستہ طور پر "سُنَنِ کُبریٰ" بیہقی کی "کِتَابُ الطَّہَارَۃ" سے آدھی حدیث کو لے کر اس پر تنقید کر ڈالی کہ اس میں پیشابِ مبارک پینے کا ذکر نہیں ہے۔ اور اسی کتاب کی "کِتَابُ النِّکَاح" میں موجود پوری حدیث کا نام تک نہ لیا۔ اور لیتے بھی کیوں؟ کہ اگر پوری حدیث کا نام لے لیتے تو ان کی تنقید کا بھانڈا پھوٹ جاتا۔ فَإِلَى اللہِ تَعَالٰی الْمُشْتَکٰی ـــــــــــــ وَاللہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔

حدیث "نسائی" وحدیث "ابوداؤد" پر گفتگو

وہابی تنقید

مسئلہ زیر بحث میں امام سیوطی نے جو دو حدیثیں نقل کی تھیں، اور جنہیں ہم نے اپنی تحریر میں نقل کیا تھا، ان میں سے کسی کو بھی امام موصوف نے نسائی یا ابوداؤد کے حوالے سے بیان نہیں کیا تھا۔ ناقد صاحب نے نہ جانے کس خیال میں "حدیثِ اُمیمہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا بحوالہ نسائی وابوداؤد پر بھی تنقید کر ڈالی، چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

> نسائی شریف میں بھی یہ ہی الفاظ موجود ہیں اور اس میں بھی پیشاب کے پینے کا ذکر نہیں (سنن نسائی بشرح السیوطی جلد اول صفحہ ۳۰)
>
> ابوداؤد میں بھی یہ ہی الفاظ ہیں اور اس میں بھی پیشاب کے پینے کا ذکر نہیں۔

جواب

لایعنی تنقید

اس سلسلے میں ہماری گزارش یہ ہے کہ یہ تو کسی نے دعویٰ ہی

نہیں کیا تھا کہ نسائی وابوداؤد کی "حدیثِ اُمیمہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں پیشاب مبارک کے پینے کا ذکر بھی موجود ہے۔ بلکہ مسئلۂ زیرِ بحث کے ضمن میں نسائی وابوداؤد کا نام ہی نہ لیا گیا تھا، تو اس پر تنقید کے کیا معنیٰ؟ شاید اس سے ہمارے صاحب ناقدِ حدیث میں اپنی ہمہ دانی و وُسعتِ مطالعہ کا رُعب جمانا چاہتے ہیں، جس کا بھرم بفضلہٖ تعالیٰ نصفُ النّہار کی روشنی میں کھل چکا ہے، اور ابھی مزید کھلتا رہے گا۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْقَوِيِّ الْعَظِيْمِ۔

نسائی وابوداؤد کے اختصار کی، اکابرِ محدّثین سے تکمیل

حقیقت حال یہ ہے کہ نسائی وابوداؤد نے پوری حدیث بیان نہیں کی، بلکہ نسائی نے "بَابُ الْبَوْلِ فِي الْإِنَاءِ" (۱) یعنی "برتن میں پیشاب کرنے کا بیان" میں، اور ابوداؤد نے "بَابُ الرَّجُلِ يَبُوْلُ بِاللَّيْلِ فِي الْإِنَاءِ" (۲) یعنی "بوقتِ شب آدمی کے برتن میں پیشاب کرنے کا بیان" میں حسبِ عادتِ محدّثین، باب ومقام کی مناسبت سے حدیث کے صرف

(۱) "المجتبیٰ من السنن": النسائي "كتاب الطهارة، باب البول في الاناء" (۱۲/۱)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

(۲) "السنن": ابو داؤد "كتاب الطهارة، باب في الرجل يبول بالليل في الاناء الخ" (۵/۱)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

ابتدائی حصّے پر اکتفاء کرتے ہوئے اسے مختصراً بیان کر دیا ہے، جبکہ دیگر محدّثین نے مناسب مقامات پہ اسے پورا بھی بیان کیا ہے۔ اور ان کے یہاں پیشابِ مُبارک کو پینے کا ذکر بھی موجود ہے۔

امام سُیوطی سے حدیث کی تکمیل

چنانچہ "سُنَنِ نَسائی" کی وہی شرح دیکھ لیجئے! جس کا ذکر ناقد صاحب نے "بِشَرْحِ السُّیُوطِیْ" کے الفاظ سے کیا ہے۔ نسائی کی "حدیثِ اُمَیمَہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شرح کرتے ہوئے امام سُیوطی فرماتے ہیں:

"هٰذَا مُخْتَصَرٌ، وَقَدْ أَتَمَّهُ ابْنُ عَبْدِالْبَرِّ فِي "الْاِسْتِيْعَابِ"، فَقَالَ:

فَبَالَ لَيْلَةً فَوُضِعَ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ۔ فَجَاءَ فَإِذَا بِالْقَدَحِ لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ۔ فَسَأَلَ الْمَرْأَةَ يُقَالُ لَهَا بَرَكَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، كَانَتْ تَخْدِمُ أُمَّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، جَاءَتْ مَعَهَا مِنَ الْحَبَشَةِ، فَقَالَ: أَيْنَ الْبَوْلُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ هٰذَا الْقَدَحِ؟ فَقَالَتْ شَرِبْتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ" (۱)

"یہ حدیث (یہاں سُنَن نسائی میں) مختصر کر دی

---

(۱) "زهر الربى شرح المجتبى": السيوطى "مقام مذكور" (۱/۳۲)، طبع اصح المطابع، كراچى۔

گئی ہے، اور ابنِ عبدُ البرّ نے ''اَلْاِسْتِیْعَاب'' میں اسے پورا بیان کیا ہے۔ وہ (اس کا بقیہ حصہ بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں:

تو حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ایک بار اس برتن میں پیشاب فرمایا، پھر اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد جب آپ برتن کے پاس تشریف لائے تو اس میں کچھ بھی موجود نہ تھا۔ تو آپ نے ایک خاتون سے پوچھا جسے ''بَرَکَۃ'' رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، وہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ تھیں، جو حبشے سے ان کے ہمراہ آئی ہوئی تھیں، تو آپ نے فرمایا: کہ اس پیالے میں جو پیشاب پڑا ہوا تھا، کہاں ہے؟ خاتون نے عرض کیا یارسُولَ اللہ! صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم! میں نے اسے پی لیا ہے۔''

لیجئے! ہم نے ناقد کی خود آپ حوالہ دی ہوئی کتاب ''سُنَنِ نَسَائی بِشَرحِ السُّیُوطِی'' میں ''شَرحُ السُّیُوطِی'' سے ''سُنَنِ نَسَائِی'' کی ''حدیثِ اُمَیمہ'' رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا باقی ماندہ حصہ بھی بیان کر دیا ہے، جس میں پیشابِ مُبارک کے پینے کا ذکر بھی واضح طور پہ موجود ہے۔

وہابی ناقد کی انتہائی سنگدلی و بدترین حق پوشی

لیکن یہاں ایک بات خصوصاً قابلِ توجہ ہے، کہ جنابِ ناقد نے حدیث کو چونکہ "سُنَنِ نَسَائِی" کے اس نسخے سے نقل کیا تھا، جس کے ساتھ ساتھ "شَرحِ سُیُوطِی" بھی چھپی ہوئی ہے۔ نقل کرتے وقت "سُنَن" کی منقولہ بالا حدیث کے نیچے عین اسی صفحے پر "شَرحِ سُیُوطِی" کا مندرجہ بالا مقام بھی یقیناً ان کی باریک بین آنکھوں کے سامنے کھلا پڑا تھا، جہاں "سُنَن" میں بیان کی گئی حدیثِ اُمَیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا باقی ماندہ حصّہ، جو کہ پیشابِ مُبارک کے پینے کے واقعے پر مشتمل ہے، بھی مرقوم تھا۔ اس سے ناقد صاحب کی عمداً چشم پوشی و پہلو تہی، اور پھر یہ شکایت کہ "اس میں بھی پیشاب کے پینے کا ذکر نہیں" سخت حیرت کا باعث ہے۔

کہیں یہ، حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے فضائل کی احادیث پر جان بوجھ کر پردہ ڈالنے کی کوشش تو نہیں؟ کیا یہ عمداً کتمانِ حق کی سعی تو نہیں؟

امام ابنِ عبدُالبَرّ المالکیؒ سے، حدیث کی تکمیل

اب ملاحظہ ہو حدیثِ زیرِ بحث کا مکمل مضمون، اور وہ اسناد جس کے ساتھ امام ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمّد بن عبدالبرّ المالکی نے اسے "الاِستِیعَاب" میں روایت کیا ہے۔ چنانچہ امام موصوف فرماتے ہیں:

"أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ قَاسِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ أَخْبَرَتْنِي حُكَيْمَةُ بِنْتُ أُمَيْمَةَ، عَنْ أُمَيْمَةَ أُمِّهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ فِيْ قَدَحٍ مِّنْ عَيْدَانٍ، وَيُوْضَعُ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ۔ فَبَالَ فِيْهِ لَيْلَةً، فَوُضِعَ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ، فَجَآءَ فَإِذَا الْقَدَحُ لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ۔ فَقَالَ لِامْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بَرَكَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، كَانَتْ تَخْدِمُ لِأُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَآءَتْ مَعَهَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، اَلْبَوْلُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ هٰذَا الْقَدَحِ مَافَعَلَ؟ فَقَالَتْ شَرِبْتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ" (١)

"ہم سے احمد بن قاسم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد بن معاویہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے

---

(١) "الاستيعاب في معرفة الاصحاب": ابن عبدالبر "كتاب النساء، وكناهن، - باب الباء الموحدة، بركة بنت ثعلبة" بهامش "الاصابة" (٢٥٤/٤)، طبع مطبعة السعادة، بجوار محافظة مصر.

احمد بن الحسن بن عبدُ الجبار الصُوفی نے بیان کیا، انہوں نے
کہا ہم سے یحییٰ بن مُعین نے بیان کیا، انہوں نے ابنِ جُرَیج
سے رِوایت کیا، انہوں نے کہا مجھے حُکیمہ بنتِ اُمَیمَہ نے
بتایا، وہ اپنی ماں اُمَیمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ :
نبیِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسلّم لکڑی کے
ایک پیالے میں پیشاب فرمایا کرتے تھے، اور وہ پیالہ حضور
کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا تھا۔ تو ایک رات کو آپ نے
اس میں پیشاب فرمایا، تو اسے حضور کی چارپائی کے نیچے
رکھ دیا گیا۔ حضور پھر تشریف لائے تو اچانک، پیالہ میں
کچھ بھی نہ تھا۔ تو آپ نے ایک عورت سے فرمایا جسے
''بَرَکَۃ'' رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، جو اُمِّ حَبِیبَہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہُما کے یہاں خادمہ تھیں، جو سرزمینِ حَبشہ سے
ان کے ہمراہ آئی ہوئی تھیں، کہ اس پیالے میں جو پیشاب
تھا، کہاں گیا؟ خاتون نے عرض کیا یَارَسُولَ اللہ! صلّی
اللہ تعالیٰ عَلیہ وآلہٖ وَسَلّمَ! میں نے اسے پی لیا ہے۔''

دیکھ لیجئے! اس اسناد میں بھی ''ابو مالک نخعی'' موجود نہیں ہے۔ اور
حدیث میں صحابیہؓ کے بَولِ مُبارَک کے پینے کا قِصّہ بھی موجود ہے۔ اور اس

حدیث کے جملہ راوی اَئمۂ ثِقات ہیں، کوئی راوی ضعیف یا معمولی شخصیت نہیں، چنانچہ :

پہلے راوی محدّث احمد بن قاسم، عَبدِ صَالح، اور حَافظُ المَغرب و مُسنَدُ الاُندلُس، امام ابن عبدُ البَرّ المالکی کے کِبارِ شُیُوخ میں سے ہیں۔ (۱)

دُوسرے محمد بن مُعاویہ محدّثُ الاُندُلس، اور ثِقاتِ اَثبات میں سے ہیں۔ (۲)

تیسرے راوی احمد بن حسن بن عبد الجبّار الصُّوفی مُسنِدِ بَغداد (۳)، اور ثِقاتِ مُحدّثین میں سے ہیں۔(٤)

اور یحییٰ بن مُعین، حجّاج بن محمد، اور ابنِ جُرَیج اَشہرُ المَشاہیر اَئمۂ مُحدّثین، اور صحاحِ سِتّہ کے مَرکزی راویوں میں سے ہیں۔ اور حُکَیمَہ، واُمَیمَہ رَضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ثِقہ و حُجّت ہونے کا تذکرہ پیچھے مفصّل گذر

---

(۱) "العبر في خبر من غبر": الذهبي "سنة ٣٩٥هـ، والتاهرتي" (١٨٤/٢)، طبع، دارالكتب العلمية، بيروت.

(۲) "العبر في خبر من غبر" : الذهبي "سنة ٣٥٨هـ، وفيها محدث الاندلس" الخ (١٠٣/٢)، طبع دارالكتب العلمية، بيروت.

(۳) "تذكرة الحفاظ": الذهبي "الطبقة العاشرة، رقم: ٦٠٩، ٥٥/١٠ عبدان، وفيها مات فقيه العراق.....ومسند بغداد ابوعبدالله احمد بن الحسن" الخ (٦٨٩/٢)، داراحياء التراث العربي، بيروت.

(٤) "شذرات الذهب في اخبار من ذهب": ابن العماد "سنة ٣٠٢هـ، وفيها توفي احمد بن الحسن" الخ (٢٣٤/٢)، طبع دارالفكر للطباعة والنشر، بيروت.

پڑتا ہے۔

مزید ملاحظہ فرمائیے!

امام مناوی و امام ہیثمی سے، نیز نصف درجن کبارِ
حُفّاظ محدّثین کی سندوں سے، حدیث کی تکمیل

امام جلال الدین السُّیُوطی نے بھی ابُوداوٗد، نَسائی، نیز حاکم کے حوالے سے اسی حدیثِ اُمَیمہ بنتِ رُقَیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مختصراً نقل کیا، اور اس پر "صَحِیحُ الاِسْنَاد" ہونے کی رَمز "صَحّ" ثبت فرمائی۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"كَانَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ، يَبُوْلُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ (د ن ك) عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا (صَحّ)۔" (۱)

"رسُولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے یہاں ایک لکڑی کا پیالا تھا، جو حضور کی چارپائی کے نیچے ہوتا تھا، آپ رات کے وقت اس میں پیشاب فرمایا کرتے تھے۔
(ابوداوٗد، نَسائی، حاکم) اُمَیمہ بنتِ رُقَیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۱) "الجامع الصغیر من احادیث البشیر والنذیر": السیوطی "حرف الکاف، باب کان" (۲/۱۱۰)، طبع المکتبۃ الاسلامیۃ، سمندری۔

ہے (صَحِيْحٌ)۔"

اس کی شرح کرتے ہوئے امام محدث عبدُ الرَّؤُف المناوِی فرماتے ہیں:

"(يَبُوْلُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ) تَمَامُهُ، كَمَا عِنْدَ الطَّبْرَانِيّ، بِسَنَدٍ قَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ: فَقَامَ وَطَلَبَهُ فَلَمْ يَجِدْهُ." (۱)

"اس حدیث کا باقی ماندہ حصّہ، جیسا کہ طَبرانی کے یہاں ہے، اُیسی سَند کے ساتھ کہ جس کے راوی امام ہیثمی کے ارشاد کے مطابق رجالِ صحیح ہیں، یہ ہے: تو آپ اٹھے اور پیالے کو طلب فرمایا۔"

اس کے بعد امام مناوی نے پوری حدیث نقل فرمائی، جس میں صحابیّہ کے پیشابِ مُبارک نبوی کو پینے کا واقعہ موجود ہے۔ احادیثِ طَبرانی پر اعتراضات کے جواب میں اسے تفصیل سے ہم بھی نقل کر آئے ہیں۔

امام مُناوِی کی تصریح کے مطابق بھی یہ ثابت ہوا کہ "حدیثِ اُمَیمہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اندر پیشابِ مُبارک کے پینے کا واقعہ بلاشبہ موجود ہے۔ لیکن ابُوداوٗد، نسائی اور حاکم نے پوری حدیث بیان نہیں کی۔

---

(۱) "فیض القدیر شرح الجامع الصغیر": المناوی "حرف الکاف، باب کان" (۵/۱۷۷)، طبع دار المعرفة للطباعة والنشر، بیروت.

انہوں نے مُحدّثین کی عادت کے مطابق باب و مقام کی مناسبت سے صرف حدیث کے ابتدائی حصے پر اکتفاء کرتے ہوئے اسے مختصراً بیان کردیا۔ جبکہ دیگر حفاظ مُحدّثین مثل ابن عبدالبَر، طَبرانی، بیہقی(۱)، ابو نُعیم(۲)، ابن مندہ(۳)، نیز محدّث عبدالرّزّاق(٤) وغیر ہم نے مناسب جگہوں پہ، اسے ثقہ راویوں اور قوی اسانید کے ساتھ پورا بھی بیان کردیا ہوا ہے۔ اور ان کے یہاں اس حدیث میں پیشاب مُبارک کے پینے کاواقعہ بھی موجود ہے۔ فَانظُرْ اِلٰی آثَارِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَلٰی نَوَالِہٖ۔

دیدۂ کور کو کیا آئے نظر ؟ کیا دیکھے ؟

اب اگر ان جلیل و کثیر و روشن شواہد سے کوئی آنکھیں ہی بند

(۱) "ابن عبدالبر، طبرانی وبیہقی" کی قوی سندوں کے ساتھ امیمہ رضی اللّٰہ تعالی عنہا کی مکمل حدیث مع حوالہ جات پیچھے گزر چکی ہے.

(۲) "اسد الغابة فی معرفة الصحابة": عزالدین ابن الاثیر الجزری "کتاب النساء، حرف الهمزة، امیمة بنت رقیقة" (۵/۴۰۳)، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت.

(۳) ایضـــــــــــــــــــــــــــــــــا

(٤) "تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعیّ الکبیر": العسقلانی "کتاب الطهارة، باب بیان النجاسات والماء النجس، حدیث: ۲۱" (۱/۳۱)، طبع المکتبة الاثریة، سانگله هل.

و "نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار": الشوکانی "کتاب الطهارة، ابواب المیاه، باب البول فی لاوانی للحاجة، حدیث: ۱" (۱/۱۰۶)، طبع دارالجیل، بیروت.

کرلے، اور یہی کہتا رہے کہ اِس حدیث مُبارک میں پیشاب مُبارک کے پینے کا ذکر فلاں، فلاں، اور فلاں کتاب میں نہیں ہے، تو اس کا علاج ہمارے پاس کیا ہو سکتا ہے؟ ہم تو اس کے حق میں دعائے خیر ہی کر سکتے ہیں، اور بس۔ وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔

"مستدرک حاکم" کی حدیثوں پر جرح، اور اس کا جواب

"حدیثِ اُمّ اَیمن" کی روایتِ حاکم پر تنقید

حاکم کی "حدیثِ اُمّ ایمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رِوایت پر تنقید کرتے ہوئے ناقِد صاحب رقمطراز ہیں :

> حاکم میں یہ روایت موجود ہے جس میں پیشاب کے پینے کا ذکر بھی موجود ہے لیکن اس سند میں وہ ہی مخدوش اور ضعیف راوی ابو مالک نخعی موجود ہے۔
>
> (مستدرک حاکم۔ جلد ۴ صفحہ ۶۳)

ایک اور اِعتراض، جس تک چالاک نَاقِد کی رسائی نہ ہو سکی

جنابِ ناقِد نے اس روایت پہ بہت تھوڑی تنقید فرمائی۔ حالانکہ امامِ طَبرانی (۱)، و حاکم (۲) کے یہاں اسے "اُمّ اَیمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہما

---

(۱) "المعجم الكبير": الطبراني "مسند النساء، ام ايمن، ما اسندت ام ايمن، حديث: ۲۳۰" (۲۵/۸۹)، طبع مكتبة ابن تيمية، القاهرة.

(۲) "الصحيح المستدرك على الصحيحين": الحاكم "كتاب معرفة الصحابة، ذكر ام ايمن، شرب ام ايمن بول النبي ﷺ واثره" (۴/۶۳)، طبع دار الكتاب العربي، بيروت.

سے روایت کرنے والا شخص "نُبیح العَنَزِی الکُوفِی" ہے۔ جس کے بارے میں حفّاظِ محدّثین کا مقولہ مشہور ہے کہ "نُبیح لَمْ یَلْحَقْ اُمَّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا۔" (۱) یعنی "نُبیح کی، اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملاقات نہیں ہوئی۔" لہٰذا اعتراض "یک نہ شُد، دو شُد" کا مصداق ہوگیا۔ اگر ناقِد صاحب یہ اعتراض بھی کر دیتے تو ان کی تنقید دوبالا ہو جاتی۔ بہر حال جواب درجِ ذیل ہے۔

جواب

ایک سند کے ضُعف سے حدیث دیگر اَسانید کے اعتبار سے ضعیف نہیں ہو جاتی

امام حاکم (و طَبرانی) کی اس سند میں "ابو مالک نَخَعی" کے وُجود اور "نُبیح العنزی" و "اُمّ اَیمَن" رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان پائے جانے والے اِنقطاع کی وجہ سے "حدیثِ اُمّ اَیمَن" رَضِی اللہ تعالیٰ عنہما، مُطلقاً کیسے ضعیف ہوگئی؟ جبکہ امام دار قطنی وغیرہ کبارِ محدّثین کے اِرشادات سے ثابت ہے کہ اس کی اور بھی سندیں موجود ہیں، جن میں نہ تو "ابو مالک نَخَعی" ہے اور نہ کہیں اِنقطاع، جن کی بناء پر انہوں نے اسے "صحیح" فرمایا ہے۔ اس کا

(۱) "تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر"، العسقلانی "کتاب الطہارۃ، باب النجاسات والماء النجس، حدیث: ۳۰" (۳۱/۱)، طبع المکتبۃ الاثریۃ، سانگلہ ہل.

تفصیلی جواب طبرانی کی "حدیثِ اُمِّ ایمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت پر تنقید کے جواب میں گزر چکا ہے۔وہاں پر ملاحظہ فرمالیا جائے!

امام ذہبی کا سکوت معنیٰ خیز امر ہے

تاہم یہاں ایک بات مزید قابلِ توجّہ ہے۔اور وہ یہ ہے کہ جس طرح حاکم کا تصحیح احادیث میں تساہُل مشہور ہے، اسی طرح امام ذہبی کی تضعیفِ احادیث میں تشدید بھی معروف ہے۔بایں ہمہ حاکم کی سند میں جرح کے دو عدد مواقع پاکر، پھر بھی ذہبی کا اعتراض اٹھانے اور جرح فرمانے سے پرہیز کرنا اور خاموشی سے آگے چلے جانا(۱)، ضرور معنیٰ خیز امر ہے۔

ہمارے خیال میں اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ امام ذہبی نے "حدیثِ اُمِّ ایمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کثرتِ اسانید، اور بعض اسانید کے صحیح ہونے کی بناء پر حاکم کی سند پر جرح کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی، اور اس پر سکوت فرمایا۔ورنہ حسبِ عادت ضرور جرح فرماتے۔ تاہم اس سکوت کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ "حدیثِ اُمِّ ایمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہا فضائل نبوی میں سے ایک فضیلت پر مشتمل ہے، اور بابِ فضائل

---

(۱) "تلخیص الصحیح المستدرك علی الصحیحین للحاکم": الذھبی، بذیل المستدرك "کتاب معرفة الصحابة، ذکر ام ایمن" (۶۳/۴)، طبع دارالکتاب العربی، بیروت.

میں ایسی سند سے مروی حدیث بھی مقبول ہوتی ہے۔ اس لئے اُنہوں نے اس پہ جُرح کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

روایتِ حاکم پر مزید تنقید

اس کے بعد صاحبِ تنقید مزید فرماتے ہیں :

> امام حاکم اس روایت کو اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ بھی لائے ہیں لیکن وہاں پیشاب کے پینے کے الفاظ موجود نہیں بلکہ صرف رات کو آپ کے پیشاب کرنے کا ذکر موجود ہے۔ امام حاکم اور امام ذہبی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ (مستدرک حاکم۔ جلد اول۔ صفحہ ۹۹)

جواب

اس پر ہماری گزارشات یہ ہیں :

۱۔ حَدیثِ نبوی میں تحریف و تلبیس

جس روایت کو امام حاکم نے "مُسْتَدْرَك" ج ۴ میں بیان کیا ہے، وہ حضرت اُمِّ اَیْمَن رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے (۱)، اور جسے

---

(۱) "الصحیح المستدرك علی الصحیحین"؛ الحاکم "کتاب معرفة الصحابة، ذکر ام ایمن، شرب ام ایمن بول النبی ﷺ و الرد" (۴/۶۳)، طبع دارالکتاب العربی، بیروت.

"مُستَدرَک" ج ۱ میں لائے ہیں، وہ حضرت اُمَیمَہ بنتِ رُقَیقَہ رَضِی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے(۱)۔ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ حدیثیں ہیں۔ اب تنقیدِ بالا کے ابتدائی جملے پہ ذرا غور فرمایئے! تو صاف واضح ہے کہ جناب ناقد نے ان دو مختلف حدیثوں کو خلطِ مَبحث کر کے ایک بنادیا ہوا ہے۔ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ احادیثِ نبویّہ میں یہ تحریف و تلبیسِ مُدّعیانِ علم و تحقیق کو، آیا زیب دیتی ہے؟

۲. بے جا تنقید

امام سُیوطی نے امام حاکم کے حوالے سے صرف "حدیثِ اُمّ اَیمن" رَضِی اللہ تعالیٰ عنہا کو نقل کیا تھا۔ اس پر ناقد کی جَرح، اور اس کا جواب آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ امام سیوطی نے "حدیثِ اُمَیمَہ" رَضِی اللہ تعالیٰ عَنہا کو حاکم کے حوالے سے نقل ہی نہیں کیا تھا۔ تو ناقد کی طرف سے اس میں "پیشابِ مُبارَک پینے کا ذِکر" نہ ہونے کی شکایت کرنا بالکل بے جا، اور محض بے معنیٰ ہے۔

۳. حاکم کے اِختصار کی، اکابرِ مُحدّثین نے تکمیل کر دی ہُوئی ہے

امام حاکم نے مُحدّثین کی عادت کے مطابق یہاں "برتن میں

(۱) "الصحیح المستدرك علی الصحیحین": الحاکم "کتاب الطہارۃ، البول فی القدح باللیل" (۱/۱۶۷)، طبع دار الکتاب العربی، بیروت

پیشاب کرنے کے باب" میں باب و مقام کی مناسبت سے "حدیثِ اُمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مختصر کر کے بیان کیا ہے۔ اور باقی ماندہ حصے کو طبرانی وغیرہ اکابرِ مُحدّثین نے نقل کر کے، اِسے پورا بھی بیان کر دیا ہوا ہے، جس میں پیشابِ مُبارک کو پینے کا ذکر بھی موجود ہے۔

الغرض پُوری حدیث کو ذرا آنکھیں کھول کر ملاحظہ فرمایئے! تو اس میں "پیشابِ مُبارک کو پینے کا ذکر" ماہِ نیم ماہ و روزِ نیم روز سے بڑھ کر روشن موجود ہے۔ اسے حدیث دانی نہیں کہتے کہ طویل حدیث کے ایک ٹکڑے کو دیکھ کر تنقید کا بھوت سر پر سوار ہو جائے۔ بلکہ تحمُّل کے ساتھ ذرا محنت کر کے حدیث کے تمام ضروری اَطراف کا تتبُّع، پھر ان میں تدبُّر و تفکُّر کرنے کے بعد لَب کُشائی کرنا چاہیے۔

٤. ایک فروگذاشت پر تنبیہ

ناقد نے "مُسْتَدْرِك" ج ۱ کا صفحہ غلط لکھا ہے۔ رات کو برتن میں پیشاب کرنے کی حدیث ص ۹۹ پہ نہیں ہے، بلکہ ص: ۱٦۷ پہ ہے۔ ناقد صاحب اسے درست کر لیں!

—— وَاللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

نتیجہ تنقید

آخر میں ساری تنقید کا خلاصہ نتیجہ بیان کرتے ہوئے ناقد صاحب لکھتے ہیں:

> لہذا صحیح صورت جو سامنے آئی وہ یہ ہے کہ صحیح روایات میں آپ کے رات کے وقت پیشاب کرنے کا ذکر تو صحیح ہے لیکن اسے پینے کا ذکر صحیح نہیں۔

خلاصۂ جواب

اس کے جواب میں ہماری گزارش یہ ہے:

وہابی مُحقق کی واضح غلط بیانی

یہ ناقد کی واضح غلط بیانی، مغالطہ آفرینی اور کھلا جھوٹ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ "مُعْجَمِ کَبِیْر طَبْرانی" (۲۴/ ۲۰۵،۲۰۶)، "سُنَنِ بَیْہَقِی" (۷/ ۶۷) اور "اَلْاِسْتِیْعَاب" (بِہامِشِ الْاِصَابَۃ: ۴/ ۲۵۱) میں نہایت قوی سندوں اور ثقہ راویوں کے ساتھ "حدیثِ اُمَیمہ" موجود ہے۔ جس میں پیشابِ مُبارک کے پینے کا ذکر بھی بالکل صحیح و موجود ہے۔ نیز اَجِلّہِ مُحدِّثین: دار قطنی، قاضی عیاض، نَوَوِی اور علی القاری وَغیرُہُم

رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے بعض اَسانیدِ صحیحہ کی بناء پر "حدیثِ اُمِّ اَیمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی صحیح فرمایا ہے۔ اس میں بھی "پیشابِ مُبارک کو پینے کا ذکر" صحیح و ثابت ہے۔ دیکھئے! "الشِّفَا" (۱/۴۱)، "شَرْحُ الْمُھَذَّب" (۱/۲۳۴)، "جَمْعُ الْوَسَائِلِ فِیْ شَرْحِ الشَّمَائِل" (۲/۳)، اور "اَلْمَوَاھِبُ اللَّدُنِّیَّۃ مَعَ شَرْحِ الزُّرْقَانِی" (۴/۲۳۴)، وغیرہا۔ اور اس کی مدلّل تفصیل ہم اوراقِ گزشتہ میں بیان کر آئے ہیں۔

علاوہ ازیں حضرت اُمَیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے ایک اور حدیث بھی اَسانیدِ قویّہ کے ساتھ متعدّد مُحدّثین کے یہاں موجود ہے۔ جس کا تفصیلی بیان بوجہ عدم ضرورت ہم نے نہیں کیا۔ اس میں بھی "پیشابِ مُبارک کے پینے کا ذکر" صحیح و صریح موجود ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَم۔

وہابی ناقد کی آخری بات: حدیث شُربُ البَول کا ابومالک نخعی پر انحصار

خلاصۂ نتیجہ بیان کرتے ہوئے صاحب ناقد نے آخری بات یہ لکھی ہے کہ:

> اس کی تمام تر ذمہ داری ابو مالک نخعی پر عائد ہوتی ہے جو ایک ضعیف انسان ہیں۔ ھذا ما عندی۔ واللہ اعلم بالصواب

یہ بھی سفید جھوٹ

ناقد کی یہ بات بھی غلطِ محض، اور سفید جھوٹ ہے۔

چنانچہ حضرت اُمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک حدیث متعدّد سندوں کے ساتھ ہم گزشتہ اوراق میں تفصیل سے بیان کر آئے ہیں۔ اس کی چند اور قوی اَسانید مزید ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ اس کے علاوہ اُمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک اور حدیث بھی متعدّد قوی سندوں کے ساتھ موجود ہے۔ نیز "حدیثِ اُمِّ اَیمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی بعض قوی اَسانید کی بناء پر دَار قطنی وَغیرُہٗ نے صحیح قرار دیا ہے۔ ان سب میں "پیشابِ مُبارک کے پینے کا ذکر" دوپہر کے سورج کی طرح روشن موجود ہے۔ اور ان کی پون درجن سندوں میں "ابو مالک نخعی" کا کہیں نام و نشان تک نہیں پایا جاتا۔

تو ان حالات میں "پیشابِ مُبارک کے پینے کے واقعہ" کی تمام تر ذمّہ داری بے چارے "ابو مالک نخعی" پر ڈال دینا کیونکر درست ہو سکتا ہے؟ بہر حال یہ ناقد صاحب کی فاش غلطی، اور صریح کذب بیانی ہے۔ حفِظَنَا

اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْہُ، وَھَدَانَا وَاِیَّاہُ اِلٰی سَوَاءِ السَّبِیْلِ۔

صحیح صورتحال

لہٰذا در حقیقت صحیح صورت جو سامنے آئی وہ یہ ہے کہ صحیح و قوی روایات میں آپ ﷺ کے رات کے وقت پیشاب فرمانے کا ذکر بھی صحیح ہے، اور صحابیات کے اسے پینے کا ذکر بھی صحیح ہے۔ اور فضائل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ خواہ مخواہ تعصب کے سلوک، حق پوشی، مغالطہ آفرینی، خلطِ مبحث، اور صریح کذب بیانی نیز محض بے جا اور لایعنی تنقید کی تمام تر ذمہ داری جنابِ ناقد پر عائد ہوتی ہے، جو اپنے اوصاف مذکورہ کی بناء پر "ابو مالک نخعی" سے کہیں زیادہ ضعیف و مخدوش انسان ہیں۔

فَقَط ________ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ، وَرَسُوْلُہُ الْحَبِیْبُ الْاَکْرَمُ۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔

حـــــــرّرہٗ

محمد اشرف القادری
عَفَا عَنْہُ رَبُّہُ الْخَفِیُّ الْقَوِیُّ

مہر

دار الافتاء

الجامعة القادرية العالمية

خانقاہ نیک آباد، گجرات

۲۷ صفر المظفر ۱٤۱۳ھ

کتابیات

(مراجع ومآخذ)

اسماء کتب ومصنفین

١. الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان.

تصنیف: ابو حاتم محمد بن حبان، البستی، المتوفیٰ ٣٥٤ھ

ترتیب: الامیر علاء الدین، ابو الحسن علی بن بلبان الفارسی، المصری، المتوفیٰ ٧٣٩ھ

٢. الاستیعاب فی معرفة الاصحاب.

ابو عمر، یوسف بن عبداللّٰہ بن عبدالبر، النمری، القرطبی، المتوفیٰ ٤٦٣ھ

٣. اسد الغابة فی معرفة الصحابة.

ابوالحسن، عزالدین، علی بن محمد، ابن الاثیر، الجزری، المتوفیٰ ٦٣٠ھ

٤. البدایة والنھایة.

ابوالفداء، اسماعیل بن عمر بن کثیر، الدمشقی، المتوفیٰ ٧٧٤ھ

٥. تاریخ بغداد.

ابوبکر، احمد بن علی، الخطیب البغدادی، المتوفیٰ

۴۶۳ھ

۶۔ تذکرۃ الحفاظ۔

ابوعبداللہ، شمس الدین، محمد الذہبی، المتوفیٰ

۷۴۸ھ

۷۔ التعلیق علی شرح السنۃ للبغوی۔

۸۔ التعلیقات السلفیۃ علی سنن النسائی۔

محمد عطاء اللہ، حنیف، بھوجیانی، لاہوری، المتوفیٰ۔۔۔۔

۹۔ تقریب التہذیب۔

ابو الفضل، احمد بن علی بن حجر، العسقلانی، المتوفیٰ

۸۵۴ھ

۱۰۔ تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر۔

ابو الفضل، احمد بن علی بن حجر، العسقلانی، المتوفیٰ

۸۵۴ھ

۱۱۔ تلخیص الصحیح المستدرک علی الصحیحین۔

ابوعبداللہ، شمس الدین، محمد، الذہبی، المتوفیٰ

۷۴۸ھ

۱۲۔ تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ۔

ابوالوزیر، احمد حسن، المحدث الدھلوی، المتوفیٰ

۱۳۳۸ھ

۱۳۔ تنقیدی فتویٰ۔

محمد یعقوب قریشی، مفتی جامعہ اثریہ جہلم

۱۴۔ تہذیب التہذیب.

ابوالفضل، احمد بن علی بن حجر، العسقلانی، المتوفیٰ

۸۵۴ھ

۱۵۔ الجامع الصغیر من احادیث البشیر والنذیر.

جلال الدین، عبدالرحمن بن ابی بکر، السیوطی، المتوفیٰ

۹۱۱ھ

۱۶۔ جمع الوسائل فی شرح الشمائل.

علی بن سلطان محمد القاری، الهروی، المکی، المتوفیٰ

۱۰۱۴ھ

۱۷۔ الخصائص الکبریٰ.

جلال الدین، عبدالرحمن بن ابی بکر، السیوطی، المتوفیٰ

۹۱۱ھ

۱۸۔ خلاصۃ تذهیب تہذیب الکمال فی اسماء الرجال.

صفی الدین، احمد بن عبداللہ الخزرجی، الانصاری،

المتوفیٰ بعد ۹۲۳ھ

۱۹۔ زھرالربیٰ فی شرح المجتبیٰ من سنن النسائی.

جلال الدین، عبدالرحمن بن ابی بکر، السیوطی، المتوفیٰ

۹۱۱ھ

۲۰۔ السنن.

ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، السجستانی، المتوفیٰ

۲۷۵ھ

۲۱۔ السنن الکبریٰ۔

ابوبکر، احمد بن الحسین، البیهقی، المتوفیٰ ۴۵۸ھ

۲۲۔ شذرات الذهب فی اخبار من ذهب۔

ابوالفلاح ، عبدالحی بن عماد، الحنبلی، المتوفیٰ ۱۰۸۹ھ

۲۳۔ شرح السنة۔

محی السنة، ابومحمد، الحسین بن مسعود بن الفرآء، البغوی، المتوفیٰ ۵۱۶ھ

۲۴۔ شرح الشفاء۔

علی بن سلطان محمد القاری، الهروی، المکی، المتوفیٰ ۱۰۱۴ھ

۲۵۔ شرح المهذب۔

محی الدین، ابو زکریا، یحی بن شرف، النواوی، المتوفیٰ ۶۷۶ھ

۲۶۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ۔

ابوالفضل، عیاض بن موسیٰ، الیحصبی، الاندلسی، المتوفیٰ ۵۴۴ھ

۲۷۔ صحیح الجامع الصغیر وزیادته الفتح الکبیر۔

محمد ناصر الدین، الالبانی، لبنان/بیروت

۲۸۔ صحیح سنن ابی داود۔

محمد ناصر الدین، الالبانی، لبنان/بیروت

۲۹۔ صحیح سنن النسائی.

محمد ناصر الدین، الالبانی، لبنان/بیروت

۳۰۔ الصحیح المستدرک علی الصحیحین.

ابوعبداللّٰہ، محمد بن عبداللّٰہ، الحاکم، النیسابوری، المتوفیٰ ۴۰۵ھ

۳۱۔ العبر فی خبر من غبر.

ابوعبداللّٰہ، شمس الدین، محمد، الذھبی، المتوفیٰ ۷۴۸ھ

۳۲۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر.

محمد عبد الرؤف، المناوی، المتوفیٰ ۱۰۳۱ھ

۳۳۔ کتاب الثقات.

ابوحاتم، محمد بن حبان، البستی، المتوفیٰ ۳۵۴ھ

۳۴۔ المجتبیٰ من السنن.

ابوعبد الرحمن، احمد بن شعیب بن علی، النسائی، المتوفیٰ ۳۰۳ھ

۳۵۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد.

نورالدین، ابوالحسن، علی بن ابی بکر، الھیثمی، المتوفیٰ ۸۰۷ھ

۳۶۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح.

علی بن سلطان محمد، القاری، الھروی، المکی، المتوفیٰ

١٠١٤ھ

٣٧ . المعجم الكبير.

ابوالقاسم، سليمان بن احمد بن ايوب، اللخمي، الطبراني، المتوفى ٣٦٠ھ

٣٨ . موارد الظمآن الى زوائد ابن حبان.

نور الدين، ابوالحسن، علي بن ابي بكر، الهيثمي، المتوفى ٨٠٧ھ

٣٩ . المواهب اللدنية بالمنح المحمدية.

احمد بن محمد بن ابي بكر، الخطيب القسطلاني، المتوفى ٩٢٣ھ

٤٠ . نشر الطيب فی ذکر النبی الحبیب.

اشرف علی التھانوی ، المتوفی ١٣٦٢ھ

٤١ . نيل الاوطار شرح منتقى الاخبار.

القاضي، محمد بن علی بن محمد، الشوكاني، المتوفى ١٢٥٥ھ

احادیث شرب بول مبارک نبوی

جزء

فی

احادیث شرب البول النبوی

تالیف

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مولانا مفتی محمد اشرف القادری

مکتبہ قادریہ عالمیہ نیک آباد گجرات
(پاکستان)

ابتدائیہ

بِسْمِ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. وَاَزْکَی الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِنَا وَسَیِّدِ الْاَنَامِ رَسُوْلِہِ الْحَبِیْبِ الْکَرِیْمِ الْعَظِیْمِ. لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ. فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ، عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ. وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ، وَاَصْحَابِہِ الطَّاھِرِیْنَ، وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمٍ عَظِیْمٍ.

اَمَّا بَعْدُ! یہ "جُزء" بندۂ گنہ گار کی طرف سے اربابِ محبت کی خدمت میں ایک خوبصورت تحفہ ہے۔ صحابۂ کرام کی طرف سے والہانہ تعظیم ومحبّت نبوی کے اظہار کے تعلق سے، اس حسین وجمیل گلدستے کو میں نے گلستانِ احادیثِ نبویّہ سے جمع ومرتب کیا۔ اس کی احادیث کی تخریج وروایت اور تصحیح وتوثیق مشہور ومستند اور متداول کتبِ حدیث میں، اکابر ائمّہ وحُفّاظِ محدّثین نے فرمائی۔

● اس "جُزء" میں اُنّیس احادیث ہیں۔ پہلی سترہ حدیثوں میں صراحۃً فرمایا گیا کہ تین خوش نصیب صحابیہ خواتین نے بَول مُبارک نبوی کو نوش فرمایا۔ جس پر اُنھیں بارگاہ نبوی سے، امراض سے شفایابی اور جہنّم سے

آزادی کے پروانے ملے۔ ان مقدس خواتین کے اسماء گرامی یہ ہیں: (۱) بی بی اُمِّ اَیمن برکت (۲) بی بی اُمِّ یوسف برکت (۳) بی بی بُرّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُنَّ۔ حدیث: ۱۸ میں سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر میں ایک کنوئیں کا ذکر ہے۔ جس میں حضور جانِ رحمت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے پیشاب مُبارک فرمایا۔ جس کی برکت سے کنوئیں کا پانی نہایت ہی خنک وشیریں وخوش گوار ہو جانے میں مشہور ہوا۔ حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کنوئیں کا پانی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پلایا کرتے تھے۔ حدیث: ۱۹ میں تین عظیم الشان مُعجزاتِ نبویّہ کا بیان ہے۔ اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کتنے اشتیاق سے بغرضِ تبرّک، بول وبرازِ مبارک نبوی کو تناول فرمانے کی آرزو فرمائی؟

● ہم نے اِن احادیث کو حَتّی الاِمکان ان کے مُخرِّجین اکابر ائمّہ محدّثین کی روایت سے انکی سندوں کے ساتھ نقل کیا ہے۔ البتہ حدیث: ۹ و ۱۹ کو بلا سند بیان کرنے پر اکتفا کیا۔ کیونکہ ان کی سندیں دستیاب نہ ہو سکیں۔

● فنّی لحاظ سے یہ احادیث بفضلہٖ تعالیٰ صحیح وحسن کے درجے کی ہیں۔ مگر جن کی سند میں "ابو مالک نخعی" ضعیف راوی پایا جاتا ہے، وہ فی نفسہٖ اگرچہ

ضعیف ہیں، لیکن اُصولاً ان کا ضعف مضر نہیں۔ اوّلاً اس لیے کہ وہ دیگر صحیح وقوی اَسانید سے بھی مَروی ہیں، جن میں ابُو مالک نخعی نہیں پایا جاتا۔ ثانیاً اس لئے کہ انکی تائید و تقویت دُوسری صحیح وقوی احادیث سے بھی ہو رہی ہے۔ تو اَب ضُعف کہاں رَہ گیا؟ اور حدیث :۱۹ کی اَسناد دستیاب نہیں ہو سکی۔ لیکن چونکہ اس کی تخریج وروایت خطیبِ بغدادی جیسے عظیم مُحدّث نے کی، پھر امام جلالُ الدّین السیُوطی نے اسے خصائص نبویہ میں نقل کیا، اوراس سے اِستدلال بھی کیا، لہٰذا اس حدیث کے بارے میں حُسنِ ظن ہی مناسب ہے۔ تاہم جب تک اِسناد سامنے نہ ہو وثوق کے ساتھ اس پہ کوئی حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

- ہر حدیث کے نیچے حاشیہ میں اس کتاب کا مکمل و تفصیلی حوالہ بھی تحریر کردیا ہے، جس سے ہم نے حدیث کو نقل کیا۔
- ہر حدیث کے بعد اس کا سلیس وبامُحاورہ اُردو ترجمہ بھی لکھ دیا ہے۔ تاکہ اُردو خوان طبقہ بھی اس سے مستفید ہو سکے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قلوبِ اہلِ ایمان میں، اپنے حبیب رسُول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تعظیم ومحبّت میں اِزدیاد و ترقّی، اور منکرین کے لئے ہدایت کا باعث بنائے! آمین! وماتوفیقی الا باللّٰہ۔ علیہ توکلت والیہ انیب۔ وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی سیدنا احمد النبی الامی وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

حدیث

﴿1﴾

امام، حافظ، ابو القاسم، سلیمان بن احمد، الطبرانی نے فرمایا:

"حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادٍ الْحَذَّاءُ الرَّقِّيُّ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ حَدَّثَتْنِي حُكَيْمَةُ بِنْتُ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ، [عَنْ اُمِّهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهَا اَنَّهَا] قَالَتْ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ فِيْ قَدَحِ عِيْدَانٍ، ثُمَّ يُرْفَعُ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ۔ فَبَالَ فِيْهِ۔ ثُمَّ جَاءَ فَاَرَادَهٗ، فَاِذَا الْقَدَحُ لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ۔ فَقَالَ لِامْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بَرَكَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهَا، كَانَتْ تَخْدُمُ اُمَّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُمَا، جَاءَتْ بِهَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، اَيْنَ الْبَوْلُ الَّذِيْ كَانَ فِي الْقَدَحِ؟ قَالَتْ شَرِبْتُهٗ۔ فَقَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ!" (۱)

"ہم سے احمد بن زیاد، الحذاء، الرقی نے حدیث

(۱) "المعجم الكبير": الطبراني "النساء، من اسمه اميمة: اميمة بنت رقيقة بنت صيفي، حديث: ۴۷۷" (۲۴/۱۸۹)، طبع مكتبة ابن تيمية، القاهرة.

بیان کی، انھوں نے کہا ہم سے حجاج بن محمد نے بیان کیا، انھوں نے ابن جریج سے روایت کیا، انھوں نے کہا ہم سے حکیمہ بنت امیمہ بنت رقیقہ نے بیان کیا، انھوں نے اپنی والدہ حضرت امیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا کہ

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رات کو لکڑی کے پیالے میں پیشاب فرماتے۔ پھر اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ ایک بار آپ نے اس میں پیشاب فرمایا۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ تشریف لائے اور اس کا ارادہ کیا، تو پیالے میں کوئی چیز نہ تھی۔ ایک خاتون جن کو "برکہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، جو کہ بی بی اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ تھیں، جن کو وہ سرزمین حبشہ سے لائی ہوئی تھیں، سے آپ نے فرمایا: "وہ پیشاب جو پیالے میں تھا، کہاں ہے؟" خاتون نے عرض کیا میں نے اسے پی لیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا "یقیناً تو نے ایک مضبوط حصار کے ساتھ جہنم سے اپنا بچاؤ کر لیا ہے۔"

حدیث

﴿۲﴾

حافظُ المغرب، امام، حُجّہ، ابُو عمر، یوسف بن عبداللہ بن محمد عبدُالبرّ، النمری، القرطبی فرماتے ہیں:

"اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ قَاسِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ مَعِينٍ ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ اَخْبَرَتْنِي حُكَيْمَةُ بِنْتُ اُمَيْمَةَ عَنْ اُمَيْمَةَ اُمِّهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهَا:

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ فِي قَدَحٍ مِنْ عَيْدَانٍ، وَيُوضَعُ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ۔ فَبَالَ فِيْهِ لَيْلَةً فَوُضِعَ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ۔ فَجَآءَ فَاِذَا الْقَدَحُ لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ۔ فَقَالَ لِامْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بَرَكَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهَا، كَانَتْ تَخْدِمُ لِاُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُمَا، جَآءَتْ مَعَهَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، اَلْبَوْلُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ هٰذَا الْقَدَحِ مَا فَعَلَ؟ فَقَالَتْ شَرِبْتُهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم! "(۱)

"ہمیں احمد بن قاسم نے خبر دی، انہوں نے کہا ہمیں محمد بن معاویہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں احمد ابن الحسن بن عبد الجبار الصوفی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن مُعین نے بیان کیا، انہوں کہا ہم سے حجاج (بن محمد) نے بیان کیا، وہ ابن جُرَیج سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ مجھے حُکیمہ بنت اُمیمہ نے خبر دی، وہ اپنی والدہ اُمیمہ (بنت رُقیقہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ:

نبیِّ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم (شب کے وقت) ایک لکڑی کے پیالے میں پیشاب فرماتے تھے، اور اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ تو ایک شب آپ نے اس میں پیشاب فرمایا، پھر اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا گیا۔ بعد ازاں آپ تشریف لائے تو پیالے میں کوئی چیز نہ تھی۔ تو آپ نے ایک خاتون، جسے "بَرَکة" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، جو

---

(۱) "الاستیعاب فی معرفة الاصحاب": ابن عبدالبر "کتاب النسآء وکناهن، باب الباء الموحدة، برکة بنت ثعلبة" بهامش "الاصابة" (۲۵۱/۴)، طبع مکتبة المثنیٰ، بغداد.

کہ حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خادمہ تھیں،
جو ان کے ہمراہ سرزمین حبشہ سے آئی ہوئی تھیں، سے
فرمایا: اس پیالے میں جو پیشاب تھا کہاں ہے؟ انہوں
نے عرض کیا یارسُول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم! میں نے اسے پی لیا ہے۔"

حدیث

﴿۴﴾

امام، حافظ، ابوبکر، احمد بن حسین، البیہقی فرماتے ہیں:

"اَخْبَرَنَا اَبُو نَصْرٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، ثَنَا اَبُوالْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ ابْنِ حَامِدِ الْعَطَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا یَحْیَی ابْنُ مُعِیْنٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، قَالَ اَخْبَرَتْنِی حُکَیْمَةُ بِنْتُ اُمَیْمَةَ، عَنْ اُمَیْمَةَ اُمِّهَا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَبُوْلُ فِی قَدَحٍ مِنْ عَیْدَانٍ، ثُمَّ وُضِعَ تَحْتَ سَرِیْرِهٖ۔ فَبَالَ فَوُضِعَ تَحْتَ سَرِیْرِهٖ۔ فَجَآءَ فَاَرَادَهُ، فَاِذَا الْقَدَحُ لَیْسَ فِیْهِ شَیْءٌ۔ فَقَالَ لِامْرَاَةٍ یُقَالُ لَهَا بَرَکَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا، کَانَتْ تَخْدِمُهٗ لِاُمِّ حَبِیْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا، جَآءَتْ مَعَهَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، اَیْنَ الْبَوْلُ الَّذِیْ کَانَ فِی هٰذَا الْقَدَحِ؟ قَالَتْ شَرِبْتُهٗ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ!" (۱)

"ابو نصر عمر بن عبد العزیز بن عمر بن قتادہ نے ہمیں بتلایا، انہوں نے کہا ہمیں ابوُالحسن محمد بن احمد بن حامد العطّار نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہمیں احمد ابن الحسن بن عبدُ الجبّار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں یحییٰ بن معین نے بیان کیا، وُہ حجّاج سے رَاوی، انہوں نے ابن جُرَیج سے روایت کیا، انہوں نے کہا مجُھے حکیمہ بنت اُمیمہ نے خبر دی، انہوں نے اپنی والدہ حضرت اُمیمہ رَضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ :

نبیِّ اکرم صلّی اللہ تعَالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم (بوقتِ شب) ایک لکڑی کے پیالے میں پیشاب فرماتے تھے، اسکے بعد اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ ایک مرتبہ آپ نے (اس میں) پیشاب فرمایا، اور اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا گیا۔ بعد ازاں سرکار تشریف

---

(۱) "السنن الكبرى": البيهقي "كتاب النكاح، جماع ابواب ماخص به رسول اللّٰه ﷺ دون غيره، باب تركه الانكار على من شرب بوله ودمه" (۶۷/۷)، طبع مطبعة مجلس دائرة المعارف النظامية، حيدر آباد، دكن۔

لائے اور اس کا ارادہ فرمایا، تو پیالے میں کوئی چیز نہ تھی۔
آپ نے ایک خاتون سے، جنہیں "بَرَکَۃ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، جو حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ تھیں، اور حضور کی خدمت کرتی تھیں، جو کہ انکے ہمراہ سر زمین حبشہ سے آئی ہوئی تھیں، فرمایا: اس پیالے میں جو پیشاب تھا کہاں ہے؟ بی بی "بَرَکَۃ" رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یارسُولَ اللہ! صلی اللہ تعالیٰ عَلَیہِ وآلہٖ وَسلّم! مَیں نے اسے پی لیا ہے۔"

حدیث

﴿٤﴾

مُسْنَدُ الیمن، امام، حافظ، ابوبکر، عبدالرزاق بن ہمام، الصنعانی نے اپنی سند سے حدیث کی تخریج کرتے ہوئے فرمایا:

”عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، قَالَ اُخْبِرْتُ:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَبُوْلُ فِیْ قَدَحِ عَیْدَانٍ، ثُمَّ یُوْضَعُ تَحْتَ سَرِیْرِہٖ۔ فَجَاءَ فَاِذَا الْقَدَحُ لَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ۔ فَقَالَ: لِامْرَاَۃٍ یُقَالُ لَھَا بَرَکَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، کَانَتْ تَخْدِمُ اُمَّ حَبِیْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا، جَاءَتْ مَعَہَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَۃِ، اَیْنَ الْبَوْلُ الَّذِیْ کَانَ فِی الْقَدَحِ؟ قَالَتْ شَرِبْتُہٗ۔ قَالَ: صِحَّۃٌ یَا اُمَّ یُوْسُفَ! وَکَانَتْ تُکْنٰی اُمَّ یُوْسُفَ۔ فَمَا مَرِضَتْ قَطُّ حَتّٰی کَانَتْ مَرَضُہَا الَّذِیْ مَاتَتْ فِیْہِ۔“

قَالَ ابْنُ دِحْیَۃَ: ”ھٰذِہٖ قَضِیَّۃٌ اُخْرٰی غَیْرُ قَضِیَّۃِ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا۔ وَبَرَکَۃُ اُمُّ یُوْسُفَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا غَیْرُ بَرَکَۃَ اُمِّ اَیْمَنَ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنهُمَا" (هٰذَا لَفظُ السُّيُوطِيّ)

وَقَالَ الحَافِظُ ابنُ حَجَرٍ: وَصَحَّحَ ابنُ دِحيَةَ أَنَّهُمَا قَضِيَّتَانِ وَقَعَتَا لِامرَأَتَينِ، وَهُوَ وَاضِحٌ مِنِ اختِلَافِ السِّيَاقِ." (۱)

"ابن جُرَیج سے روایت ہے کہتے ہیں مجھے خبر دی گئی کہ:

نبیّ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم (شب کے وقت) ایک لکڑی کے پیالے میں پیشاب کرتے تھے، پھر اسے حضور کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ ایک بار سرکار تشریف لائے تو پیالے میں کچھ نہ تھا۔ تو آپ نے ایک خاتون سے، جنہیں "بَرَکت" رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، جو کہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ

(۱) "الاصابة فی معرفة الصحابة": العسقلانی "کتاب النساء، حرف الباء الموحدة، القسم الاول، ترجمة: ۱۲۵، برکة الحبشية" (۲۵۰/۳)، طبع مکتبة المثنی، بغداد.

و "الخصائص الکبری": السیوطی "باب الاستشفاء ببوله ﷺ" (۸۱/۱)، طبع المکتبة النوریة الرضویة 'لائلپور.

و "تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر": العسقلانی "باب بیان النجاسات والماء النجس، حدیث: ۳۰" (۳۱/۱، ۳۲)، طبع المکتبة الاثریة، سانگله هل.

تعالٰی عنہا کی خادمہ تھیں، اور ان کے ساتھ سرزمین حبشہ سے آئی ہوئی تھیں، فرمایا: پیشاب جو پیالے میں تھا کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا میں نے اسے پی لیا ہے۔ سرکار صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اے اُمِّ یوسف! رضی اللہ تعالٰی عنہا تم ہمیشہ تندرست رہو گی! بی بی "برکۃ" رضی اللہ تعالٰی عنہا کی کنیت "اُمِّ یُوسف" تھی۔ تو اس کے بعد یہ خاتون مرضُ الموت تک کبھی بیمار نہ ہوئیں۔"

شیخ ابن دحیہ نے کہا: "یہ اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالٰی عنہا کے قصّے سے علیحدہ قصّہ ہے۔ "برکت اُمِّ یُوسف" رضی اللہ تعالٰی عنہا اور ہیں، اور "برکت اُمِّ ایمن" رضی اللہ تعالٰی عنہا اور ہیں۔" (یہ سیُوطی کے الفاظ ہیں) اور حافظ ابن حجر نے کہا: "ابن دحیہ نے صحیح قرار دیا ہے کہ یہ (شُربِ بولِ مُبارک کے) دو الگ الگ واقعے ہیں، جو کہ دو عورتوں کو پیش آئے۔ اور الفاظ کے مختلف ہونے سے یہ بات واضح ہے۔"

میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس قسم کا ایک تیسرا واقعہ بھی صحت

کے ساتھ مروی ہے، جو کہ حضرت اُمِ سَلَمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ حضرت ''بَرَّہ'' رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے متعلق ہے۔ اسکی حدیث آگے آرہی ہے۔ تو یہ دو صحابیہ خاتونوں کے واقعے نہیں، بلکہ تین صحابیہ خواتین کے تین واقعات ہیں۔

حدیث

﴿۵﴾

امام، حافظ، ابو نُعیم، احمد بن عبدُاللہ، الاصبہانی نے اپنی سند کے ساتھ حدیث کی تخریج کرتے ہوئے فرمایا:

"حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ أُمَيْمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ يَبُولُ فِيهِ، يَضَعُهُ تَحْتَ السَّرِيرِ. فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ اسْمُهَا بَرَكَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَشَرِبَتْهُ. فَطَلَبَهُ فَلَمْ يَجِدْهُ. فَقِيلَ: شَرِبَتْهُ بَرَكَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا. فَقَالَ: لَقَدِ احْتَظَرَتْ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ." (۱)

"حجاج بن محمد نے ابن جُریج سے روایت کی، اور وہ حُکیمہ بنت اُمیمہ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنی والدہ حضرت اُمیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

(۱) "اسد الغابة في معرفة الصحابة": عز الدين ابن الاثير "كتاب النساء، حرف الهمزة، اميمة بنت رقيقة" (۵/۴۰۳)، طبع دار احياء التراث العربي، بيروت.

کرتی ہیں، انہوں نے کہا کہ:

نبی پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے یہاں ایک لکڑی کا پیالہ تھا، جس میں حضور (شب کو) پیشاب کرتے، اور اسے چارپائی کے نیچے رکھ دیتے۔ تو ایک مرتبہ ایک خاتون جس کا نام بی بی برکت تھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے آکر اسے پی لیا۔ بعد ازاں حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے پیالے کو طلب فرمایا تو اس (میں پیشاب) کو نہ پایا۔ تو آپ سے عرض کیا گیا: اسے بی بی برکت رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پی لیا ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اس نے ایک مضبوط حصار کے ساتھ دوزخ سے اپنا بچاؤ کر لیا ہے۔"

حدیث

﴿٦﴾

امام، حافظ، ابو عبد اللہ، محمد بن اسحاق "ابن مندہ" الاصبہانی نے اپنی کتاب "مَعْرِفَةُ الصَّحَابَة" میں اپنی سند کے ساتھ فرمایا:

"حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ أُمَيْمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمَيْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهَا بِنْتِ رُقَيْقَةَ، قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ يَبُوْلُ فِيْهِ، يَضَعُهُ تَحْتَ السَّرِيْرِ۔ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ اِسْمُهَا بَرَكَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهَا فَشَرِبَتْهُ۔ فَطَلَبَهُ، فَلَمْ يَجِدْهُ۔ فَقِيْلَ: شَرِبَتْهُ بَرَكَةُ۔ فَقَالَ: لَقَدِ احْتَظَرَتْ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ۔" (١)

"حجاج بن محمد نے ابن جُرَیج سے روایت کیا، انہوں نے حُکیمہ بنت اُمیمہ سے روایت کیا، انہوں نے اپنی والدہ اُمیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا کہ:

---

(١) "اسد الغابة في معرفة الصحابة": عز الدين ابن الاثير "كتاب النساء، حرف الهمزة، اميمة بنت رقيقة" (٥/٤٠٣)، طبع دار احياء التراث العربي، بيروت.

حضور نبی پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے
یہاں ایک لکڑی کا پیالہ تھا۔ آپ (بوقتِ شب) اس میں
پیشاب فرماتے، اور اسے چارپائی کے نیچے رکھ دیتے۔
ایک بار بَرَکت رضی اللہ تعالیٰ عنہا نامی ایک خاتون نے
آکر اسے پی لیا۔ تو حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے
پیالہ طلب فرمایا، تو اس (میں پیشاب) کو نہ پایا۔ تو عرض
کیا گیا: اسے بَرَکت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہا نے پی لیا ہے۔
آپ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اس نے ایک مضبُوط حِصار
کے ساتھ دوزخ سے اپنا بچاؤ کر لیا ہے۔"

حدیث

﴿۷﴾

امام، حافظ، ابو القاسم، سلیمان بن احمد، الطبرانی فرماتے ہیں:

"حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَايَحْيَى ابْنُ مُعِيْنٍ، ثَنَاحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ اُمَيْمَةَ، عَنْ اُمِّهَا اُمَيْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا، قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عَيْدَانٍ يَبُوْلُ فِيْهِ، وَ يَضَعُهٗ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ۔ فَقَامَ فَطَلَبَ، فَلَمْ يَجِدْهُ۔ فَسَأَلَ اَيْنَ الْقَدَحُ؟ قَالُوْا: شَرِبَتْهُ بَرَّةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا، خَادِمُ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا، الَّتِيْ قَدِمَتْ مَعَهَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: لَقَدِ احْتَظَرَتْ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ۔"(۱)

"ہم سے امام احمد بن حنبل کے صاجزادے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے یحیٰ

---

(۱) "المعجم الکبیر": الطبرانی "النساء، باب الباء، برة خادم ام سلمة ام المؤمنین، حدیث: ۵۲۷" (۲۰۶،۲۰۵/۲۴)، طبع مکتبة ابن تیمیة، القاهرة.

ابن معین نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حجاج بن محمد نے بیان کیا، وُہ ابن جُرَیج سے روایت کرتے ہیں، وہ حُکیمہ بنت اُمیمہ سے، اور وہ اپنی والدہ اُمیمہ رَضِی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں، وُہ فرماتی ہیں کہ :

حضور نبیِّ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے یہاں ایک لکڑی کا پیالہ تھا۔ حضور اس میں (شب کے وقت) پیشاب فرماتے، اور اسے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیتے۔ تو ایک مرتبہ سرکار صلّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلّم اٹھے، اور اسے طلب فرمایا، مگر اسے نہ پایا۔ تو آپ نے پوچھا اور فرمایا: وہ پیالہ کہاں ہے ؟ گھر والوں نے بتایا کہ اسے اُمّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ بی بی بَرَّہ رضی اللہ تعالیٰ عَنْھا نے پی لیا ہے، جو ان کے ہمراہ سرزمینِ حبشہ سے آئی ہوئی تھیں۔ تو نبیِّ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اس نے ایک مضبُوط حِصار کے ساتھ دوزخ سے اپنا بچاؤ کر لیا ہے۔"

حدیث

﴿۸﴾

امام، حافظ، ابوبکر، احمد بن حسین، البیہقی نے اپنی سند صحیح کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا:

• "عَنْ حُکَیْمَۃَ بِنْتِ اُمَیْمَۃَ، عَنْ اُمِّھَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھا، قَالَتْ:

کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَیْدَانٍ یَبُوْلُ فِیْہِ، وَیَضَعُہٗ تَحْتَ سَرِیْرِہٖ۔ فَقَامَ فَطَلَبَہٗ، فَلَمْ یَجِدْہُ۔ فَسَأَلَ عَنْہُ، فَقَالَ: اَیْنَ الْقَدَحُ؟ قَالُوْا شَرِبَتْہُ بَرَّۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھَا، خَادِمُ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا، الَّتِیْ قَدِمَتْ مَعَھَا مِنْ اَرْضِ الْحَبْشَۃِ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: لَقَدِ احْتَظَرَتْ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ۔" (۱)

"حُکیمہ بنت اُمیمہ سے روایت ہے، وہ اپنی والدہ

---

(۱) "الخصائص الکبری": السیوطی "ذکر الخصائص التی اختص بھا عن امتہ الخ، قسم الکرامات، باب اختصاصہﷺ بطھارۃ دمہ وبولہ غائطہ" (۲/۲۵۲)، طبع المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ، لائلپور۔

حضرت اُمیمہ رَضی اللہ تعالیٰ عَنہا سے روایت کرتی ہیں،

اُنہوں نے فرمایا کہ :

نبیِّ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے یہاں ایک لکڑی کا پیالہ تھا، جس میں حضور صلّی اللہ تعالیٰ عَلَیہ واٰلہٖ وسلّم (شب کے وقت) پیشاب فرماتے، اور اسے اپنی چارپائی کے نیچے رکھاتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ اٹھے، اور اسے طلب فرمایا، مگر نہ پایا۔ تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں پوچھا، اور فرمایا: وہ پیالہ کہاں ہے؟ اہلِ خانہ نے عرض کیا کہ اسے حضرت اُمِّ سَلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ بی بی بَرّہ رضی اللہ تعالیٰ عَنہا نے، جو ان کے ہمراہ ملکِ حبشہ سے آئی ہوئی ہیں، پی لیا ہے۔ تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اس نے ایک مضبوط حِصار کے ساتھ جہنّم سے اپنا بچاؤ کر لیا ہے۔"

حدیث

﴿۹﴾

امام، حافظ، ابو الحسن، علی بن عمر، الدَّارَقُطنی نے اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا:

"عَنْ اُمِّ اَيْمَنَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُمَا قَالَتْ:

قَامَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ اِلىٰ فَخَّارَةٍ، فَبَالَ فِيهَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا عَطْشَانَةٌ، فَشَرِبْتُ مَافِيهَا۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَخْبَرْتُهٗ۔ فَضَحِكَ، وَقَالَ: اَمَا اِنَّكِ لَا يَتَّجِعَنَّ بَطْنُكِ اَبَدًا!" (۱)

"حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

ایک رات نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ایک مٹّی کے برتن کے پاس اُٹھ کر تشریف لائے، اور

(۱) "الخصائص الکبریٰ": السیوطی "ذکر الخصائص التی اختص بہا عن امتہ الخ، قسم الکرامات، باب اختصاصہ ﷺ بطہارۃ دمہ وبولہ غائطہ" (۲/۲۵۲)، طبع المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ، لائلپور۔

اس میں پیشاب فرمایا۔ اسی رات میں اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو میں نے جو کچھ اس میں تھا پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے آپ ﷺ کو اس قصے کی خبر دی۔ تو آپ نے ہنس کے فرمایا: خبردار! بیشک تم آج کے بعد ہرگز کبھی اپنے پیٹ میں بیماری نہ پاؤ گی!"

امام، محدث، ملّا علی بن سلطان محمدؒ، القاری نے اسے زیادہ تفصیل سے، اور زیادہ مکمل بیان کیا۔ چنانچہ امام علی القاری کا بیان کردہ مضمونِ حدیث درج ذیل ہے:

"صَحَّ عَنْ بَرَكَةَ الْاُوْلیٰ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا، قَالَتْ:

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ لَیْلَةٍ اِلیٰ فَخَّارَةٍ فِیْ جَانِبِ الْبَیْتِ، فَبَالَ فِیْهَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا عَطْشَانَةٌ، فَشَرِبْتُ مَا فِیْهَا وَ اَنَا لَا اَشْعُرُ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ ﷺ قَالَ: یَا اُمَّ اَیْمَنَ! قُوْمِیْ! فَاَهْرِیْقِیْ مَا فِیْ تِلْكَ الْفَخَّارَةِ! فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ شَرِبْتُ مَا فِیْهَا۔ فَضَحِكَ ﷺ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔ ثُمَّ قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَا یَتَّجِعَنَّ بَطْنَكِ

أَبَدًا " (۱)

"حضرت بَرَکت اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحت کے ساتھ مروی ہے، فرماتی ہیں:

رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسلّم ایک رات اٹھ کر گھر کے کونے میں ایک مٹّی کے پیالے کے پاس تشریف لائے، اور اس میں پیشاب فرمایا۔ بعد ازاں اسی رات، میں اُٹھی، اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو جو کچھ اس میں تھا میں نے اسے بے خبری میں پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسلّمَ نے فرمایا: اے اُمِّ اَیمَن! اٹھو! اور جو کچھ اس مٹّی کے برتن میں ہے اسے بہادو! تو میں نے عرض کیا اللہ کی قسم! جو کچھ اس میں تھاوہ تو میں نے پی لیا ہے۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسلّم اتنا ہنسے کہ آپ کی داڑھیں کھل گئیں۔ پھر ارشاد فرمایا: خبردار! اللہ کی قسم! تمہارے پیٹ میں کبھی بھی بیماری نہ ہوگی!"

(۱) "جمع الوسائل في شرح الشمائل": علي القاري "باب ما جاء في تعطر رسول الله ﷺ" (۲/۲)، طبع دار المعرفة للطباعة والنشر، بيروت.

حدیث

﴿۱۰﴾

امام، حافظ، ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن المثنیٰ، الموصلی نے فرمایا:

"ثنا محمد بن ابی بکر المقدمی، ثنا مسلم ابن قتیبۃ، عن الحسین بن حرب، عن یعلی بن عطاء، عن الولید بن عبدالرحمن، عن أم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت:

کان لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فخارۃ یبول فیھا۔ فکان اذا اصبح یقول: یا أم ایمن صبی ما فی الفخارۃ! فقمت لیلۃ وانا عطشیٰ، فشربت ما فیھا۔ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: یا أم ایمن! صبی ما فی الفخارۃ! فقالت: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! قمت و انا عطشیٰ، فشربت ما فیھا۔ فقال: انک لن تشتکی بطنک بعد یومک ھذا ابدا!" (۱)

---

(۱) "البدایۃ والنھایۃ": ابن کثیر "السیرۃ النبویۃ، فصل فی ذکر عبیدہ وإمائہ ﷺ، واما إمائہ، ومنھن برکۃ ام ایمن" (۳۲۲/۵)، طبع مکتبۃ المعارف، بیروت.

"ہم سے محمد بن ابی بکر المُقدّمی نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے مسلم بن قُتَیبَہ نے بیان کیا، وہ حُسَین بن حَرب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے یعلیٰ ابن عطاء سے، انہوں نے ولید بن عبدالرحمٰن سے، اور انہوں نے ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ:

رسولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کے یہاں ایک مٹّی کا برتن تھا، جس میں آپ ﷺ پیشاب فرمایا کرتے تھے۔ پھر صبح کے وقت فرماتے: اے اُمّ اَیمَن! جو کچھ مٹّی کے برتن میں ہے اسے پھینک دو! تو ایک بار مَیں رات کو اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو برتن میں جو پیشاب (مُبارک) تھا میں نے اسے پی لیا۔ تو (صبح کو) رسولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ عَلَیہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے اُمّ اَیمَن! جو کچھ مٹّی کے برتن میں ہے اسے پھینک دو! اُمّ اَیمَن نے عرض کیا یارسُولَ اللہ! صلّی اللہ تعالیٰ علَیہِ واٰلہٖ وسلّم مَیں (رات کو) اٹھی حالانکہ مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو مَیں نے وہ پیشاب (مُبارک) جو اس میں تھا، پی

لیا۔ تو آپ نے فرمایا: آج کے بعد ہر گز کبھی بھی
تمہارے پیٹ میں تکلیف نہ ہو گی!"

حدیث

﴿۱۱﴾

امام، حافظ، ابو عبداللہ، محمد، المعروف "الحاکم" النیسابوری نے فرمایا:

"اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ کَامِلِ ن الْقَاضِیُ، ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوْحِ ن الْمَدَائِنِیُّ، ثَنَا شَبَابَةُ، ثَنَا اَبُو مَالِكِ ن النَّخْعِیُّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ نُبَیْحِ ن الْعَنَزِیِّ، عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا، قَالَتْ:

قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ اِلٰی فَخَّارَةٍ مِّنْ جَانِبِ الْبَیْتِ، فَبَالَ فِیْهَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا عَطْشٰی، فَشَرِبْتُ مَافِی الْفَخَّارَةِ وَ اَنَا لَا اَشْعُرُ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: یَا اُمَّ اَیْمَنَ! قُوْمِیْ اِلٰی تِلْكَ الْفَخَّارَةِ! فَاَهْرِیْقِیْ مَافِیْهَا! قُلْتُ: قَدْ وَاللّٰهِ! شَرِبْتُ مَافِیْهَا۔ قَالَتْ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی علیه وآلهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ

نَوَاجِذُهٗ، ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنَّهٗ لَا يَفْجَعُ بَطْنُكِ اَبَدًا! ‘‘ (۱)

’’ہمیں احمد بن کامل القاضی نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم سے عبد اللہ بن رَوح المدائنی نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا ہم سے شَبابہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو مالک نَخعی نے بیان کیا۔ انہوں نے اَسود بن قیس سے، اُنہوں نے نُبَیح العَنَزی سے، اور انہوں نے حضرت اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، فرماتی ہیں کہ:

نبیِّ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم رات کے وقت گھر کے کونے میں ایک مٹّی کے برتن کی طرف اُٹھ کر تشریف لائے، تو اس میں پیشاب فرمایا۔ بعد ازاں رات کو مَیں اٹھی اور مَیں پیاسی تھی، تو جو کچھ برتن میں تھا میں نے اسے بے خبری میں پی لیا۔ صبح کے وقت نبیِّ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا:

---

(۱) ’’الصحیح المستدرک علی الصحیحین‘‘: الحاکم ’’کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر ام ایمن مولاۃ رسول اللہ ﷺ وحاضنتہ‘ شرب ام ایمن بولہ واثرہ‘‘ (۴/ ۱۳، ۱۴)، طبع دار الکتاب العربی، بیروت۔

اُے اُمّ اَیمن! رضی اللہ تعالٰی عنھا اٹھ کر مٹی کے برتن کی طرف جاؤ! اور جو کچھ اس میں ہوا سے بہادو! میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! جو کچھ اس میں تھا میں نے اسے پی لیا ہے۔ کہتی ہیں تو رسُول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ پھر ارشاد فرمایا: خبردار! بے شک تمہارے پیٹ میں کبھی تکلیف نہ ہو گی!"

حدیث

﴿۱۲﴾

امام، حافظ، حسن بن سفیان نے اپنے "مُسْنَد" میں اپنی سند کے ساتھ "ابو مالک النَّخَعِی" کی حدیث کو روایت کیا کہ:

"عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، قَالَتْ:

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ إِلٰى فَخَّارَةٍ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ، فَبَالَ فِيْهَا. فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَ أَنَا عَطْشَانَةٌ. فَشَرِبْتُ مَا فِيْهَا وَ أَنَا لَا أَشْعُرُ. فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا أُمَّ أَيْمَنَ! قُوْمِيْ! فَأَهْرِيْقِيْ مَا فِيْ تِلْكَ الْفَخَّارَةِ! قُلْتُ: قَدْ وَاللّٰهِ! شَرِبْتُ مَا فِيْهَا. قَالَتْ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ. ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ! إِنَّهٗ لَا يَتَجَعَّنَّ بَطْنُكِ أَبَدًا! " (۱)

(۱) "تلخيص الحبير في تخريج احاديث الرافعي الكبير": العسقلاني "كتاب الطهارة، باب بيان النجاسات والماء النجس، حديث: ۲۰" (۳۱/۱)، طبع المكتبة الاثرية، سانگله هل.

"انہوں نے اسود بن قیس سے، انہوں نے نبیح العنزی سے، اور انہوں نے حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، فرماتی ہیں کہ:

ایک رات حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم گھر کے کونے میں پڑے ایک مٹی کے برتن کے پاس اٹھ کے تشریف لائے، اور اس میں پیشاب فرمایا۔ رات کو میں اٹھی، اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو میں نے بے خبری میں جو کچھ اس میں تھا اسے پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اے اُمِ ایمن! رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُٹھو! اور جو کچھ اس مٹی کے برتن میں ہے اسے بہادو! میں نے عرض کیا: واللہ! جو کچھ اس میں تھا وہ تو میں نے پی لیا ہے۔ کہتی ہیں یہ سن کر حضور نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اتنا ہنسے کہ آپ کی مبارک داڑھیں کھل گئیں۔ پھر فرمایا: خبردار! خدا کی قسم! اس میں شک نہیں کہ آئندہ کبھی بھی تمہارے پیٹ میں تکلیف نہ ہو گی!"

ابو مالک نخعی تک حسن بن سفیان کی سند یہ ہے:

"حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بُهْلُوْلٍ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ حُسَيْنٍ أَبُو مَالِكٍ النَّخَعِيُّ۔" (۱)

"ہم سے اسحاق بن بہلول نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے شبابہ بن سوّار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبدالملک بن حسین ابو مالک النخعی نے بیان کیا۔"

(۱) "حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء": ابو نعیم الاصبہانی "النساء الصحابیات، ام ایمن، ترجمۃ: ۱۳۵" (۲/۶۷)، طبع دار الفکر، بیروت۔

حدیث

﴿۱۴﴾

حافظ، امام، ابو احمد، الحسن بن محمد بن عبداللہ، العسکری نے اپنی سند کے ساتھ "ابو مالک نخعی" سے روایت کیا:

"عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ نُبَیْحٍ الْعَنَزِیِّ، عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَتْ:

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ اِلٰی فَخَّارَۃٍ فِیْ جَانِبِ الْبَیْتِ، فَبَالَ فِیْھَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ وَ اَنَا عَطْشَانَۃٌ۔ فَشَرِبْتُ مَافِیْھَا وَ اَنَا لَا اَشْعُرُ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: یَا اُمَّ اَیْمَنَ! قُوْمِیْ! فَاَھْرِیْقِیْ مَافِیْ تِلْکَ الْفَخَّارَۃِ! قُلْتُ: قَدْ وَاللّٰہِ شَرِبْتُ مَافِیْھَا۔ قَالَتْ: فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ۔ ثُمَّ قَالَ: لَنْ تَشْتَکِیْ بَطْنَکِ! " (۱)

---

(۱) "تلخیص الحبیرفی تخریج الرافعی الکبیر": العسقلانی "کتاب الطہارۃ، باب بیان النجاسات والماء النجس، حدیث: ۲۰" (۳۱/۱)، طبع المکتبۃ الاثریۃ، سانگلہ ہل.

"وہ اَسوَد بن قیس سے، وہ نبیح العنزی سے، اور وہ حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، فرماتی ہیں کہ :

رسولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسَلَّم ایک رات اٹھے اور گھر میں ایک طرف پڑے ہوئے مٹّی کے برتن کے پاس تشریف لائے، اور اس میں پیشاب فرمایا۔ بعد ازاں رات کو مَیں اٹھی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی، تو جو کچھ اس برتن میں تھا اسے بے خبری میں مَیں نے پی لیا۔ جس وقت صبح ہوئی تو نبیِٔ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا : اے اُمِّ اَیمن! رضی اللہ تعالیٰ عنہا اٹھو! اور جو کچھ اس مٹّی کے برتن میں ہے اسے بہادو! مَیں نے عرض کیا وَاللہ! برتن میں جو کچھ تھا اسے تو میں نے پی لیا ہے۔ کہتی ہیں یہ سُن کر حضور نبیِّ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسَلَّم ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا : آئندہ کبھی بھی تمہارے پیٹ میں بیماری نہ ہو گی!"

حدیث

﴿۱٤﴾

امام، حافظ، ابو نُعَیم، احمد بن عبد اللہ الاصبہانی نے فرمایا:

"حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ، قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اسْحَاقَ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ، قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ النَّخعِیُّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ نُبَیْحٍ الْعَنَزِیِّ، عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَتْ:

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ اِلٰی فَخَّارَةٍ فِیْ جَانِبِ الْبَیْتِ، فَبَالَ فِیْهَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا عَطْشَانَةٌ، فَشَرِبْتُ مَا فِیْهَا وَاَنَا لَا اَشْعُرُ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: یَا اُمَّ اَیْمَنَ! قُوْمِیْ! فَاَهْرِیْقِیْ مَا فِیْ تِلْكَ الْفَخَّارَةِ! قُلْتُ: قَدْ وَاللّٰهِ! شَرِبْتُ مَا فِیْهَا۔ قَالَتْ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔ ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنَّكِ لَا تَتَّجِعِیْنَ بَطْنَكِ اَبَدًا! "(۱)

---

(۱) "دلائل النبوة"، ابو نعیم الاصبہانی "الفصل السابع والعشرون" (۲/۳۸۰،۳۸۱)، طبع دار الباز، مكة المكرمة.

"ہم سے احمد بن سُلیمان نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے حسن بن اسحاق نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شَبابَہ بن سَوّار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو مالک نخعی نے بیان کیا، انہوں نے اَسْوَد بن قیس سے، اُنہوں نے نُبیح العَنَزی سے، اور انہوں نے حضرت اُمّ اَیمَن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا کہ:

ایک رات رسُولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اٹھ کر گھر کی ایک طرف پڑے ہوئے مٹّی کے ایک برتن کے پاس تشریف لائے، اور اس میں پیشاب فرمایا۔ پھر رات کو مَیں اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو جو کچھ اس میں تھا میں نے بے شُعُوری میں اسے پی لیا۔ تو جب صبح ہوئی تو نبیِّ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اے اُمّ اَیمَن! اٹھو! اور جو کچھ اس برتن میں ہے اسے بہادو! میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! جو کچھ اس برتن میں تھا اسے میں نے پی لیا ہے۔

کہتی ہیں: تو رسولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ پھر ارشاد فرمایا: خبردار! آئندہ کبھی بھی تمہارے پیٹ میں بیماری نہ ہو گی!"

حدیث

﴿۱۵﴾

امام، حافظ، ابو نُعیم، احمد بن عبد اللہ، الاصبہانی نے فرمایا:

”حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ، ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بَهْلُوْلٍ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ حُسَيْنٍ اَبُوْمَالِكِ النَّخْعِيُّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنْزِيِّ، عَنْ اُمِّ اَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ:

بَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ، فَقَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَبَالَ فِيْ فَخَّارَةٍ۔ فَقُمْتُ وَاَنَا عَطْشٰى، لَمْ اَشْعُرْ مَا فِي الْفَخَّارَةِ؟ فَشَرِبْتُ مَا فِيْهَا۔ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَالَ لِيْ: يَا اُمَّ اَيْمَنَ! اَهْرِيْقِيْ مَا فِي الْفَخَّارَةِ! قُلْتُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ شَرِبْتُ مَا فِيْهَا۔ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔ ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنَّهٗ لَا يَتَّجِعَنَّ بَطْنُكِ اَبَدًا! “ (۱)

---

(۱) ”حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء“: ابو نعیم الاصبہانی ”النساء الصحابیات، ام ایمن، ترجمۃ: ۱۳۵“ (۲/۶۷)، طبع دار الفکر، بیروت۔

''ہم سے ابُو عَمرو بن حَمدان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حَسن بن سُفیان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اِسحاق بن بُہلول نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شَبابہ بن سَوّار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبدُ المَلِک بن حُسَین ابُو مالک النَّخعی نے بیان کیا، وہ اَسْوَد بن قَیس سے، وہ نبیح العَنَزی سے، اور وہ حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، فرماتی ہیں کہ:

''رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسَلَّمَ نے گھر میں رات گزاری، تو رات کو اٹھ کر ایک مٹّی کے بر تن میں پیشاب فرمایا۔ پھر میں اٹھی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی۔ میں نے نہ سمجھا کہ مٹّی کے بر تن میں کیا ہے؟ تو میں نے جو کچھ اس میں تھا پی لیا۔ تو عَلَی الصَّبَاحْ سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اے اُمّ ایمن! جو کچھ اس بر تن میں ہے اسے بہادو! میں نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! جو کچھ بر تن میں تھا اسے میں نے پی لیا ہے۔ تو رَسُولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ عَلَیہٖ وآلہٖ

وسلّم اتنا ہنسے کہ آپ کی مُبارک ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔
پھر ارشاد فرمایا: خبردار! بے شک تمہارے پیٹ میں
کبھی بھی بیماری نہ ہو گی!"

حدیث

﴿۱۶﴾

امام، حافظ، ابو القاسم، سلیمان بن احمد، الطبرانی نے فرمایا:

"حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ النَّخَعِيُّ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، قَالَتْ:

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ إِلٰى فَخَّارَةٍ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ، فَبَالَ فِيْهَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَ أَنَا عَطْشَانَةٌ، فَشَرِبْتُ مَافِيْهَا وَأَنَا لَا أَشْعُرُ۔ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا أُمَّ أَيْمَنَ! قُوْمِيْ! فَأَهْرِيْقِيْ مَا فِيْ تِلْكَ الْفَخَّارَةِ! قُلْتُ: قَدْ وَاللّٰهِ شَرِبْتُ مَا فِيْهَا۔ قَالَتْ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔ ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّكِ لَا تَتَّجِعِيْنَ بَطْنَكِ أَبَدًا! " (۱)

---

(۱) "المعجم الکبیر": الطبرانی "النساء، ام ایمن، ما اسندت ام ایمن، حدیث: ۲۳۰" (۲۵/۸۹، ۹۰)، طبع مکتبۃ ابن تیمیۃ، القاھرۃ۔

''ہم سے حُسین بن اسحاق التُستری نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شَبابَہ بن سَوَّار نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے ابو مالک النخعی نے بیان کیا، وہ اَسوَد بن قیس سے، وُہ نُبیح العَنَزی سے، اور وہ حضرت اُمِّ اَیمَن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا:

''ایک رات جناب رسُولُ اللہ صلّی اللہُ تعالیٰ علیہ والٰہٖ وسلَّمَ اٹھ کر گھر میں ایک طرف پڑے ہوئے ایک مٹّی کے برتن کے پاس تشریف لائے، اور اس میں پیشاب فرمایا۔ پھر رات کے وقت میں اٹھی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی، تو مَیں نے جو کچھ اس میں تھا بے خبری میں اسے پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو نبیِ کریم صلّی اللہُ تعالیٰ علیہ والٰہٖ وسلَّمَ نے فرمایا: اے اُمِّ اَیمَن! اُٹھو! اور جو کچھ اس مٹّی کے برتن میں ہے اسے بہادو! میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! جو کچھ برتن میں تھا اسے میں نے پی لیا ہے۔ کہتی ہیں تو رسُولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والٰہٖ وسلّم اتنا ہنسے کہ آپ کی مُبارک داڑھیں کُھل گئیں۔

پھر حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
خبردار! آئندہ تمہارے پیٹ میں کبھی تکلیف نہ ہوگی!"

حدیث

﴿۵۷﴾

حافظ، ابو علی، سعید بن عثمان بن السکن کی حدیث کو نقل کرتے ہوئے امام، حافظ، ابو الفضل، احمد بن حجر، العسقلانی نے فرمایا:

"وَاَخْرَجَ ابْنُ السَّکَنِ مِنْ طَرِیْقِ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ حُسَیْنٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَطَآءٍ، عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا، قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَخَّارَةٌ یَبُوْلُ فِیْهَا بِاللَّیْلِ۔ فَكُنْتُ اِذَا اَصْبَحْتُ صَبَبْتُهَا۔ فَنِمْتُ لَیْلَةً وَ اَنَا عَطْشَانَةٌ، فَغَلِطْتُ فَشَرِبْتُهَا۔ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔ فَقَالَ: اِنَّكِ لَاتَشْتَكِیْ بَطْنَكِ بَعْدَ یَوْمِكِ هٰذَا! "(۱)

"ابن السکن نے اپنی سند کے ساتھ بطریق

---

(۱) "الاصابة فی معرفة الصحابة": العسقلانی "کتاب النساء، فصل فیمن عرف بالکنیة من النساء، حرف الالف، القسم الاول، ام ایمن مولاة النبی ﷺ وحاضنته، ترجمة: ۱۱۴۵" (۴/۴۳۲)، طبع مکتبة المثنی، بغداد.

عبد الملک بن حسین روایت کیا، انہوں نے نافع بن عطاء سے، انہوں نے ولید بن عبد الرحمٰن سے، اور انہوں نے حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا، آپ نے فرمایا کہ:

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے یہاں ایک مٹی کا برتن تھا جس میں حضور رات کو پیشاب فرمایا کرتے۔ تو جب صبح ہوتی تو میں اسے گرا دیا کرتی۔ ایک رات میں سوئی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی، تو میں نے اٹھ کر غلطی سے اسے پی لیا۔ پھر میں نے اس کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم سے کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس میں کچھ شک نہیں کہ آج کے بعد کبھی بھی تمہارے پیٹ میں بیماری نہ ہوگی!"

حدیث

﴿۱۸﴾

امام، حافظ، ابو نُعَیم، احمد بن عبداللہ، الاَصبہانی نے فرمایا:

"حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَارُوْنَ، ثَنَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّعْمَانِ الْمِنقَرِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ۔ وَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَالَ فِيْ بِئْرٍ فِيْ دَارِهٖ۔ قَالَ: فَلَمْ يَكُنْ فِي الْمَدِيْنَةِ بِئْرٌ اَعْذَبَ مِنْهَا۔ قَالَ: وَكَانُوا إِذَا حَضَرُوْا اسْتَعْذَبَ لَهُمْ مِنْهَا، وَكَانَتْ تُسَمّٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ "الْبَرُوْدَ"۔" (۱)

"ہم سے علی بن ہارون نے حدیث بیان کی،
انہوں نے کہا ہم سے موسیٰ بن ہارون نے بیان کیا،

(۱) "دلائل النبوة": ابونعیم الاصبہانی "الفصل الثانی والعشرون" (۲/۳۸۱)، طبع دار الباز، مکة المکرمة.

انہوں نے کہا ہم سے عبید اللہ بن نعمان المنقری نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد بن عبد اللہ الانصاری نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، وہ ثمامہ سے راوی، اور وہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نماز پڑھتے تو دیر تک قیام فرماتے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے گھر کے اندر ایک کنوئیں میں پیشاب فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ٹھنڈے میٹھے خوشگوار پانی میں اس کنوئیں سے بڑھ کر پورے مدینہ میں کوئی کنواں نہ رہا۔ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام جب ہمارے گھر تشریف لاتے تو میں اس کنوئیں کے خنک وشیریں پانی سے ان کی تواضع کرتا۔ زمانۂ جاہلیت میں اسے ٹھنڈے پانی والا کنواں کہا جاتا تھا۔"

حدیث

﴿۱۹﴾

حافظ، علّامہ، ابُوبکر، احمد بن علی، الخطیب البغدادی نے ”رُوَاةُ مَالِك“ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، آپ نے فرمایا:

”رَأَيْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم ثَلَاثَةَ اَشْيَآءَ لَوْلَمْ يَاْتِ بِالْقُرْآنِ لَاٰمَنْتُ بِهٖ۔ تَصَحَّرْنَا فِيْ جَبَّانَةٍ تَنْقَطِعُ الطُّرُقُ دُوْنَهَا۔ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم الْوُضُوْءَ، وَرَأٰى نَخْلَتَيْنِ مُتَفَرِّقَتَيْنِ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: يَاجَابِرُ! اِذْهَبْ اِلَيْهِمَا! فَقُلْ لَهُمَا اجْتَمِعَا! فَاجْتَمَعَتَا حَتّٰى كَاَنَّهُمَا اَصْلٌ وَّاحِدٌ۔ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، فَبَادَرْتُهُ بِالْمَاءِ۔ وَقُلْتُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّطْلِعَنِيْ عَلٰى مَاخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ، فَاٰكُلُهُ، فَرَاَيْتُ الْاَرْضَ بَيْضَآءَ۔ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ! اَمَا كُنْتَ تَوَضَّاْتَ؟ قَالَ: بَلٰى! وَلٰكِنَّا مَعْشَرَ النَّبِيِّيْنَ اُمِرَتِ الْاَرْضُ اَنْ تُوَارِيَ مَايَخْرُجُ مِنَّا

مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ۔ ثُمَّ افْتَرَقَتِ النَّخْلَتَانِ۔ فَبَيْنَا نَسِيْرُ إِذْ أَقْبَلَتْ حَيَّةٌ سَوْدَاءُ ثُعْبَانٌ ذَكَرٌ، فَوَضَعَتْ رَأْسَهَا فِيْ أُذُنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، وَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم فَمَهُ عَلٰى أُذُنِهَا، فَنَاجَاهَا۔ ثُمَّ لَكَأَنَّمَا الْأَرْضَ ابْتَلَعَتْهَا۔ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ! لَقَدْ أَشْفَقْنَا عَلَيْكَ۔ قَالَ هٰذَا وَفْدُ الْجِنِّ، نَسُوْا سُوْرَةً، فَأَرْسَلُوْهُ إِلَيَّ فَفَتَحْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ۔ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلٰى قَرْيَةٍ۔ فَخَرَجَ إِلَيْنَا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ مَعَ جَارِيَةٍ كَأَنَّهَا فِلْقَةُ الْقَمَرِ حِيْنَ تَمَحّٰى عَنْهُ السَّحَابُ، حَسْنَاءُ مَجْنُوْنَةٍ۔ فَقَالَ أَهْلُهَا: احْتَسِبْ فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ! فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ! وَقَالَ: لِجِنِّيِّهَا وَيْحَكَ! أَنَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ! خَلِّ عَنْهَا! فَتَنَقَّبَتْ، وَاسْتَحْيَتْ وَرَجَعَتْ صَحِيْحَةً۔" (۱)

---

(۱) "الخصائص الكبرى": السيوطي "ذكر المعجزات التي وقعت عند وفادة الوفود، باب ماوقع في وفد الجن" (۲/۳۰)، طبع المكتبة النورية الرضوية، لائلپور.

رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سے میں
نے تین چیزیں ایسی دیکھی ہیں کہ اگر آپ قرآن کو لے
کر نہ آتے تو میں پھر بھی حضور پہ ایمان لے آتا۔ ہم ایک
بے درخت بلند وہموار زمین میں جنگل کی طرف اتنی دور
تک چلے گئے کہ راستے اس سے پہلے ہی مُنقطع ہو جاتے
ہیں۔ تو رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسُلّم نے وضو
کے لئے پانی لیا، اور دو علیحدہ علیحدہ کھجور کے درخت
دیکھے۔ تو نبیِّ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسُلّم نے
فرمایا: اے جابر! ان دونوں کے پاس جاؤ! اور ان سے
کہو: دونوں اکٹھے ہو جائیں! چنانچہ وہ دونوں اس طرح
اکٹھے ہو گئے گویا کہ ایک ہی مُڈھ کی دو شاخیں ہیں۔ تو
رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسُلّم نے وضو فرمانا
چاہا، تو میں جلد جلد آپ کے پاس پانی لے کر حاضر ہو
گیا۔ اور میں نے (دل میں) کہا: جو کچھ (پاخانہ مبارک)
آپ کے پیٹ سے نکلا ہو شاید اللہ تعالیٰ مجھے اس پر مُطلع
فرما دے تو میں اسے کھا لوں۔ تو میں نے (قضائے
حاجتِ نبوی کی) زمین کو صاف پایا۔ تو میں نے عرض

کیا: یَارَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ واٰلہٖ وَسَلَّمَ! (آپ نے قضائے حاجت نہیں فرمائی، اور وُضو کر لیا) کیا پہلے حضور نے وضو کیا ہوا نہ تھا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! کیوں نہیں؟ (ہم نے قضائے حاجت کر لی ہے) اور لیکن ہم گروہِ انبیاء عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ (کے پیٹ) سے جو پیشاب و پاخانہ نکلے، زمین کو حکم دیا گیا ہے کہ اسے چھپا لیا کرے۔ پھر کھجور کے دونوں درخت علیحدہ علیحدہ ہو گئے۔ تو اس اثناء میں کہ ہم چل رہے تھے ناگہاں ایک سیاہ رنگ کا سانپ جو کہ نَر اژدھا تھا، سامنے آگیا۔ تو اس نے اپنا مُنہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلَّمَ کے کان مُبارک میں رکھ دیا، اور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا دَہنِ اَقدس اس کے کان پہ رکھ دیا۔ پھر حضُور صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے اس کے ساتھ سَرگوشی کی۔ اس کے بعد (سانپ غائب ہو گیا) ایسا معلوم ہوتا تھا گویا زمین نے اسے نِگل لیا ہو۔ تو میں نے عرض کیا: یَارَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ واٰلہٖ وَسَلَّمَ! ہم آپ کے بارے میں خوفزدہ ہو گئے ہیں۔

آپ نے فرمایا یہ جِنّوں کا نمائندہ تھا، وہ ایک سُورت کو
بھول گئے تو اُنہوں نے اسے میرے پاس بھیجا۔ چنانچہ
میں نے انہیں قرآن سکھایا۔ پھر ہم ایک بستی کے پاس
پہنچے، تو لوگوں کی ایک جماعت ایک حَسِین و مُجنُون
نوجوان لڑکی کے ہمراہ ہمارے پاس آئی۔ وہ لڑکی گویا چاند
کا ٹکڑا تھی، جس سے بادل چھٹ گئے ہوں۔ تو اس کے
گھر والوں نے عرض کیا: یارَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی
علیہ وآلہٖ وَسَلَّمَ! اسے تَندُرستی دِلا کر ثواب حاصل کیجئے!
تو رسُولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ عَلَیہِ وآلہٖ وَسَلَّم نے دُعا فرمائی،
اور اس کے (اندر اثر اَنداز ہونے والے) جِن سے فرمایا:
ہلاکت تیرے لئے! مَیں اللہ کا رَسُول مُحَمَّد صلّی اللہ تعالیٰ
عَلَیہِ وآلہٖ وَسَلَّم ہوں۔ اسے چھوڑ دے! تو لڑکی (فورا
تَندُرُست ہو گئی اور اس) نے اپنے اوپر نقاب ڈالا، اور حَیا
کرنے لگی، اور شفایاب ہو کر واپس لوٹ گئی۔"

کتابیات

(مراجع ومآخذ)

اسماء کتب ومصنفین

١. الاستيعاب فی معرفة الاصحاب.

ابو عمر، یوسف بن عبداللّٰہ بن عبدالبر، النمری، القرطبی، المتوفیٰ ٤٦٣ھ

٢. اسد الغابة فی معرفة الصحابة.

ابوالحسن، عزالدین، علی بن محمد، ابن الاثیر، الجزری، المتوفیٰ ٦٣٠ھ

٣. الاصابة فی معرفة الصحابة.

ابوالفضل، احمد بن علی بن حجر، العسقلانی، المتوفیٰ ٨٥٤ھ

٤. البداية والنهاية.

ابوالفداء، اسماعیل بن عمر بن کثیر، الدمشقی، المتوفیٰ ٧٧٤ھ

٥. تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر.

ابو الفضل، احمد بن علی بن حجر، العسقلانی، المتوفیٰ ٨٥٤ھ

٦. جمع الوسائل فی شرح الشمائل.

علی بن سلطان محمد القاری، الهروی، المکی، المتوفیٰ ۱۰۱۴ھ

۷. حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء.

ابونعیم، احمد بن عبداللّٰہ الاصبھانی، المتوفیٰ ۴۳۰ھ

۸. الخصائص الکبریٰ.

جلال الدین، عبدالرحمن بن ابی بکر، السیوطی، المتوفیٰ ۹۱۱ھ

۹. دلائل النبوۃ.

ابونعیم، احمد بن عبداللّٰہ الاصبھانی، المتوفیٰ ۴۳۰ھ

۱۰. السنن الکبریٰ.

ابوبکر، احمد بن الحسین، البیھقی، المتوفیٰ ۴۵۸ھ

۱۱. الصحیح المستدرک علی الصحیحین.

ابوعبداللّٰہ، محمد بن عبداللّٰہ، الحاکم، النیسابوری، المتوفیٰ ۴۰۵ھ

۱۲. المعجم الکبیر.

ابوالقاسم، سلیمان بن احمد بن ایوب، اللخمی، الطبرانی، ۳۶۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہار تشکر

بیلنگ سرجیکل کارپوریشن، سیالکوٹ
اور
عطّار جیولرز، سیالکوٹ والوں نے

محض حسبۃً للہ، خالص دینی جذبے سے سرشار ہوکر، حضرات شہداءِ کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایصالِ ثواب کی خاطر، اس کتاب کی طباعت کے تمام اخراجات برداشت کئے۔ اگر یہ حضرات اپنا دستِ تعاون آگے نہ بڑھاتے تو شاید اس کتاب کے مَنظرِ عام پر آنے کا خواب ابھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوتا۔ اس خصوصی تعاون پر ہم نہایت شکر گذار ہیں۔

فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحْسَنَ الْجَزَآء.

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے وسیلہ سے یہ دینی خدمت قبول فرماتے ہوئے انہیں برکاتِ دارین سے نوازے! دنیا میں دینی جذبے میں ترقّی، اور آخرت میں حضور شفیعُ المذنبین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت سے بہرہ وَر فرمائے! آمین

دُعاگو: (مُفتی) محمّد اشرف القادری

اہلِ سُنّت اکیڈمی خانقاہِ قادریہ عالیہ، نیک آباد، گجرات

۱۷ ماہ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ